50/-

مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن توجہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی کڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون لوہاری دروازہ ملتان

ce Rs 6.5

50/-

مجموعہ

فوائد عثمانیہ

ملفوظات مکتوبات معمولات

حضرت خواجہ خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

حضرت مولینا مفتی عطا محمد صاحب سکنہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

بحسن توجہ

حضرت مولینا حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی کرڑی افغاناں ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان

اجازت نامہ

باسمہ تعالیٰ

فقیر محمد زاہد ابن خواجہ محمد سراج الدین مرحوم ساکن موسیٰ زئی شریف بطور ولی جائز و وارث حقیقی کے مجاز ہوتے ہوئے اس امر کا اختیار و اجازت طبع کرائی مجموعہ فوائد عثمانی بحق حافظ محمد نصر اللہ خان صاحب خاکوانی ساکنہ ملتان کے دیتا ہوں کہ موصوف مذکور دوبارہ اس مجموعہ کو بمع ایزادی حالات حضرات مابعد کے طبع کرائے چونکہ یہ متبرک رسالہ اب سابقہ طبع شدہ ختم ہو چکا ہے جو کہ حضرت والد مرحوم کے امر سے مرتب ہو کر طبع ہوا تھا۔ اس لئے اب اس کو دوبارہ طبع کرانے کی اہم دینی ضرورت ہے۔ فقط المرقوم ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۹ ۸/۶۱ء بروز منگل۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فقیر عطا محمد عفی عنہ بقلم خود	محمد زاہد عفی عنہ	احقر فضل محمود خاکوانی بقلم خود

گواہ شد

(حافظ) عبد الاحد بقلم خود

مجموعہ فوائد عثمانیہ

تعداد طبع ثانی ۱۵۰۰

طابع صدیقیہ پریس ملتان

ناشر حافظ محمد یوسف خان خاکوانی ولد حافظ محمد نصر اللہ خان

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

ایمانیات کے سلسلہ میں ایک مشہور حدیث ہے کہ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے روبرو حضور سے کچھ سوالات کئے اور حضور نے ان کے جواب عنایت فرمائے۔ جب وہ واپس تشریف لے گئے تو حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا جانتے ہو یہ کون تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ ورسولہٗ اعلم، حضور نے فرمایا یہ جبریل تھے جو ان سوالات وجوابات کے ذریعہ آپ لوگوں کو ایمان سکھانے آئے تھے۔ جو سوالات جبریل علیہ السلام نے پوچھے تھے۔ ان میں سے ایک سوال وجواب یہ تھا۔

سوال: احسان کیا چیز ہے؟

جواب: احسان یہ ہے کہ تم اپنے پالنہار کی اس طرح محویت سے عبادت کرو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مرتبہ پیدا نہ ہوسکے تو کم از کم یہ درجہ ہونا چاہیئے کہ یہ تصور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہ احسان کا مرتبہ پیدا کرنے کی خاطر اخلاق وعادات میں جو محاسن پیدا کرنے پڑتے ہیں اور نفس کو جس طریقہ پر اعمال وافعال میں ریاض کرنا پڑتا ہے۔ اس طریقہ کا نام بعد کی زبان میں تصوف پڑ گیا۔ اور اس طریقۂ عالیہ کو تصوف کی زبان میں سلوک اور طریقت کہا جاتا ہے۔

سلوک وطریقت کے جس قدر سلسلہ ہائے عالیہ ہیں ان میں پاک وہند میں چار سلسلے سب سے زیادہ معروف ہیں (۱) سلسلۂ چشتیہ (۲) سلسلۂ سہروردیہ (۳) سلسلۂ قادریہ (۴) سلسلۂ نقشبندیہ۔

سلسلۂ نقشبندیہ کے اکابر سنتِ سنیہ اور ظاہر شریعت کی متابعت پر سب سے زیادہ زور دیتے رہے خصوصًا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ اور ان کے متبعین نے مسالکِ تصوف میں جس قدر تجدیدی

کارنامے کئے وہ اظہر من الشمس ہیں اس لئے علماء وفضلاء کی توجہ اس طریقہ عالیہ کی طرف زیادہ رہی اور ان حضرات نے علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کا صحیح اشتراک عملی طریقہ پر ظاہر کرکے دنیا کے سامنے جو راہِ عمل متعین فرمائی اس پر چلنا بہت ہی آسان اور بہت ہی سہل ہے۔

نقشبندی مجددی سلسلہ کے حضرات میں سے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمہ اللہ اور ان کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان صاحب کے اسمائے گرامی مہر و ماہ کی طرح روشن و منور ہیں۔ حضرت حاجی صاحب قندھار، موسیٰ زئی اور خانقاہ شاہ احمد سعید صاحب دہلی کے سربراہ تھے۔ اور تینوں مقامات پر ان کا فیض ضیا فگن رہا۔ وفات کے وقت انہوں نے خواجہ محمد عثمان صاحب کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ خواجہ صاحب کا وطن چونکہ خانقاہ موسیٰ زئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قریب تھا۔ اسلئے آپ کا زیادہ تر قیام موسیٰ زئی رہا۔ مگر آپ بھی تینوں مقامات کی خانقاہوں کے سربراہ رہے۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے قصبہ لونی کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد عالم و فقیہ تھے۔ آپ نے بھی سب سے پہلے علم ظاہر حاصل فرمایا اور اس کے بعد حضرت حاجی صاحب کے ہاتھ پر حصولِ علم طریقت کی خاطر بیعت کی اور پھر عمر بھر ان کی خدمت میں رہے۔

حاجی صاحب قدس سرہ العزیز نے بوقت وفات اہلیت کی بنا پر انہیں اپنا نائب اور خلیفہ بنایا۔ مگر حضرت تواضع کی بنا پر ہمیشہ یہ فرمایا کرتے تھے میں درویش ہوں، اپنے پیر کے مزار کا جاروب کش ہوں اور خانقاہ کا خدمتگزار۔ اور صرف زبانی ہی یہ دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ عمر بھر عمل سے بھی یہی ظاہر فرمایا، نہ کسی قسم کی کوئی جاگیر بنائی نہ اپنے اور اپنی اولاد کیلئے عالیشان مکان بنوائے اور نہ کسی قسم کا کوئی دوسرا ایسا انتظام کیا جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہ آج کی بجائے کل کیلئے کچھ کر رہے ہیں۔ جس قدر آمدنی ہوتی اور جو کچھ توکلاً علی اللہ مل جاتا وہ سب خانقاہ کے لنگر پر خرچ کر دیتے۔ خانقاہِ خراسان میں ایک قبیلہ نے ایک کاریز اور اس کی جملہ متعلقہ زمین دینی چاہی مگر آپ نے قبول نہ فرمائی۔ چودھوال کے حاجی غلام نبی خان بابڑ موسیٰ زئی نے ایک باغ ایک سکونتی مکان خراس کا ایک حصہ اور کچھ

زمین دینی چاہی جن کی مجموعی قیمت اُس زمانے میں گیارہ ہزار روپے کے قریب تھی، اور تحریر کیا کہ میں خود خانقاہ نشین ہونا چاہتا ہوں تو آپ نے تحریر فرمایا کہ ہمارے حضرات کا طریقہ تقوی و توکل کا ہے باغ وغیرہ کے قبول کرنے سے تو مجھے معذور سمجھا جائے البتہ خانقاہ میں رہائش کی ہر طرح اجازت ہے۔ آمدنی کا کوئی ظاہری ذریعہ نہیں تھا مگر خانقاہ میں چالیس پچاس آدمی مستقل رہائش رکھتے تھے اور اتنے ہی آدمیوں کی علی العموم آمد و رفت بھی رہتی تھی اور عرس یا دوسرے مخصوص اوقات میں لوگ زیادہ بھی ہو جاتے تھے مگر کبھی خرچ میں کمی کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ اور اسی بنا پر لوگ آپ کو کیمیا گر یا عمل تسخیر کا عامل سمجھتے تھے۔ ملا عبدالمجید اخوندزادہ نے اسی سوءِ ظن کی بنا پر تسخیر یا دست غیب کیلئے تعویذ یا وظیفہ مانگا۔ تو حضرت نے جواب دیا:

"نزد فقیر ایں چنیں تعویذ نیست و نہ فقیر عامل است، نزد عاملاں ورد و تعویذ بسیار باشند دریں بارہ کہ استدعائے شماست نزد فقیر ہیچ نیست۔"

ایک اور صاحب کو اسی قسم کے سوالات پر تحریر فرمایا:

"فقیر نے حزب البحر کبھی نہیں پڑھیں کیونکہ یہ دوسرے عالموں کا کام ہے۔ مجددؒ کے درویشانِ طریقت کا کام اور ہے۔"

آپ پیر طریقت اور عالمِ کامل ہی نہ تھے بلکہ ایک خوش ذوق شاعر بھی تھے۔ میر صاحب قلندر کے نام آپ کا ایک پشتو کا منظوم خط موجود ہے، اسی طرح مولانا محمود شیرازی کو بھی تین شعر تحریر فرمائے تھے مگر شاعری کی طرف زیادہ توجہ نہیں تھی۔ اتباعِ سنت کا یہ اہتمام تھا کہ جس شخص کو بھی کچھ تحریر فرماتے اتباعِ سنت کی تاکید ضرور فرماتے تھے۔ جو لوگ بھی آپ کو یہ لکھتے کہ ہمیں بھلائیگا نہیں اسکے جواب میں تحریر فرماتے:

"فقیر ہرگز شمارا فراموش نخواہد کرد، مگر حتی الوسع خود از مخالفات شرعی اجتناب دارند۔"

اور یہ اہتمام اس واسطے تھا کہ لوگ عمل بالشریعۃ سے بے پروا اور پیر کی دعاؤں ہی پر اعتماد کر کے بے عمل ہو کر نہ رہ جائیں۔ اپنے صاحبزادہ صاحب کو تحریر فرمایا:

خاک شو خاک تا بروید گل ․․․ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

نیز تحریر فرمایا:

"صاحبزادگی کو طاق میں رکھو اور شکستگی و عجز کی ٹوپی سر پر اوڑھو، تب کام چلے گا۔"

یہی عاجزی جو اپنے صاحبزادہ والاتبار میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ خود اپنے اندر بھی موجود تھی اور بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ آپ سے دعا طلب ہوتے تھے ان سے آپ اپنے لئے اور اپنے صاحبزادہ کیلئے دعائیں طلب فرماتے تھے

ملا امان اللہ کو لکھا: "بہ دعائے حسن خاتمہ یاد فرمانید۔"

اور ملا جاناں اخوندزادہ کو تحریر فرمایا: "برخوردار محمد سراج الدین نے فلاں فلاں کتاب پڑھ لی ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دلی مطلب کو پہنچائیں۔"

مولوی نور الحق صاحب شاہ پوری نے ایک قصیدہ مدحیہ لکھ کر آپ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے دیکھتے ہی کس قدر جچا تلا جواب عنایت فرمایا:

"قصیدہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا۔ خوشی آپ کے اشتیاق پر ہوئی اور رنج اس پر ہوا کہ آپ نے میری مدح لکھ کر وقت ضائع کیا اور ایک ممنوع معاملے میں کوشاں رہے۔ ایسی مدح مادح اور ممدوح دونوں کیلئے مضر ہے۔ مادح کیلئے اسلئے کہ ایک نااہل اور غیر مستحق مدح کی تعریف کی اور ممدوح کیلئے اسلئے کہ اُس میں مدح سُن کر طبعی طور پر حظ اور استکبار کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی مدح کے لئے حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

قطعت عنق اخیك ․․․ تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ لی

آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مشغول رہیں۔

یہی اعتدال اور یہی پاسداریٔ شریعت ہی نقشبندی حضرات کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ایسی ہی تربیت وہ اپنے متبعین اور متعلقین کی کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کے ملفوظات و معمولات کو عوام تک پہنچانا ایک اسلامی و اشاعتی فریضہ ہے۔ خواجہ محمد عثمان صاحب کے ملفوظات آپ کے محبوب خلیفہ میر اکبر علی صاحب دہلوی نے جمع کئے جو بیس سال تک حضور کے ساتھ سفر و حضر میں رہے اور کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے

آپ انہیں اپنی اولاد کی طرح سمجھتے تھے اور ان کا کھانا بھی ہمیشہ گھر سے بھجواتے تھے۔ میر اکبر علی صاحب کے والد حاجی حافظ میر احمد علی صاحب دہلوی تھے ان کے آبا و اجداد محمد شاہ کے زمانہ میں خراسان سے آکر دہلی میں آباد ہوئے اور "سرچوکی خواصان" کے عہدہ پر مامور ہے۔ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں، ان میں سے اکثر انگریزوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے والد حاجی صاحب سے بیعت ہو کر اہل و عیال سمیت موسیٰ زئی شریف میں آکر مقیم ہو گئے۔ اور حاجی صاحب کے بعد حضرت خلیفہ محمد عثمان صاحب قدس سرہٗ سے مراحل سلوک طے کئے۔ میر اکبر علی صاحب بھی ساتھ تھے اور وہ بھی خلیفہ صاحب سے بیعت ہو گئے۔ اور حضرت خلیفہ صاحب کے ملفوظات مکتوبات اور معمولات کی ترتیب کی سعادت انہیں نصیب ہوئی۔ مدت ہوئی یہ کتاب طبع ہوئی تھی جس کی حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ نے حضرت مولینا حسین علی مرحوم ساکن وان بچھراں سے تصحیح کروائی تھی مولینا مرحوم نے اس متبرک کتاب پر متعدد جگہ پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور ایک تقریظ بھی ثبت کی مولینا مرحوم کے حواشی اور تقریظ اصل کے ساتھ طبع ہوئے ہیں۔ مدتوں سے اب یہ کتاب ناپید تھی۔ اس خانوادہ کے ایک مخیر متوسل مولوی حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ اس مبارک کتاب کو مکرر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے تو انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب کی خدمت میں اس کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اس خانوادے کے بزرگ ترین فرد اور بزرگوں کے باقیات الصالحات میں سے ہیں انہوں نے انتہائی مسرت کے ساتھ اسکے دوبارہ طبع کرنے کی اجازت عنایت فرمائی اور ساتھ ہی ایک اجازت نامہ بھی عنایت فرمایا جو تبرکاً اس اشاعت میں بھی مندرج ہے اور اصل حافظ صاحب کے پاس بھی محفوظ ہے

کتاب کی تصحیح کا کام زیادہ تر حضرت مفتی عطا محمد صاحب نے اور کمترین راقم الحروف نے کیا۔ قارئین کرام سے التجا ہے کہ وہ کتاب سے استفادہ کے وقت حافظ صاحب، مفتی صاحب اور راقم کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کے طفیل ہم سب کا خاتمہ ایمان پر کرے اور آخرت میں ان حضرات کے دامن پناہ میں جگہ عنایت فرمائے آمین ثم آمین ؎ رحم اللہ عبداً قال آمینا

ملتان ۳۰ رمضان ۱۳۸۲ھ "طالوت"

آہ علّامہ "طالوت"

علاّمہ "طالوت" صاحب نور اللہ مرقدہٗ فوائد عثمانیہ کی کتابت وطباعت کے منتظم تھے جبکہ کتاب کی کتابت کا کام مکمل ہو گیا اور صرف مقدمہ ہی باقی تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کے مساعی جمیلہ کے مقبولیت کے آثار ظاہر فرمائے۔ چنانچہ مولینا مرحوم بمعیت حافظ محمدؐ نصر اللہ خان کے ۲۷ ر رمضان المبارک کو چودھواں تشریف لے آئے۔ اور نماز جمعہ میں شریک ہوئے بعد ادائے نماز کے حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر نہایت مسرور ہوئے۔

۲۸ ر رمضان کو واپس ملتان ہو کر مقدمہ ہذا تحریر فرمایا جب فقیر گھر سے واپس ہوا مقدمہ ہذا کو دیکھا تو مولانا مرحوم سے تکمیل طباعت کی استدعا کی۔ تقریباً ۲۰ ر شوال کو یہ مقدمہ مولانا ابوسعید خیر محمد کاتب کے حوالہ کرنے کو لے گئے۔ کاتب جو کہ ان کے خاص دوست ہیں موجود نہ تھے۔ گھر والوں کے سپرد کر کے کہہ آئے کہ بھائی صاحب کو کہہ دینا یہ آخری کاپی ہے۔

مشیت ایزدی نے ۲۳ ر شوال ۸۲ھ بروز بدھ کی شام کو ظاہر کیا کہ واقعی مولینا مرحوم کی یہ آخری کاپی ہے۔ اور مولینا بیٹھے بیٹھے اس دار فانی کو ہمیشہ کیلئے الوداع کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا سجاد رشید آٹھ سال کی عمر میں ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ مرحوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے جوار قرب ورحمت میں نزول مکرمت عنایت فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل سے نوازے۔ اور ان کی برکت ان کی اولاد میں رکھے۔ آمین

فقیر عطا محمدؐ عفی عنہ

کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ

۱ر — مفتی عطا محمد موضع قدیر آباد ڈاکخانہ اسٹیشن تخت محل ضلع بہاول نگر

۲ر — حافظ محمدؐ نصر اللہ خاں معرفت دکان حاجی غلام حیدر خان مرحوم غلہ منڈی بہاولنگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل اللیل والنہار خلفۃ لمن اراد ان یذکر اوارادشکوراً ورفع عن الذاکرین الحجاب ولقّٰھم نضرۃ وسروراً والصلوٰۃ والسلام علی نبینا محمدؐ سید الذاکرین وسند العارفین الذی کان صباراً شکوراً وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ الذین بذلوا اموالھم و انفسھم فی طاعتہٖ وسقٰھم ربھم شراباً طھوراً ۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر پر تقصیر لاشی اکبر علی سید نسباً والحنفی مذہباً ونقشبندی مجددی العثمانی مشرباً ودہلی موطناً عفی عنہ ایں رسالہ ایست در فوائد جناب خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلماء رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزماں حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمدؒ عثمان صاحب قلبی وروحی واھلی ومالی فداہ

تنبیہ ۱۔ باید دانست کہ جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب وال بچھراں کہ مصحح اند وقت معائنہ از اول تا آخر شانزدہ جا حاشیہ از یاد خویش نوشتہ اند وعلامت آن در آخرش ح نوشتہ شد وہر جا کہ حاشیہ مؤلف کتاب ہذا مندرج است علامت آن در آخرش لفظ منہ ثبت کردہ شد ۱۲ (مادرین طبع بجائے علامت مکمل رسم شریف مولانا درج شدہ است ۱۲ عطا محمد۔

متعنا اللہ تعالےٰ بادامتہ افاضاتہ یا ارحم الراحمین آمین، چونکہ این ہیچمداں ہیچ عمل از اعمالِ حسنہ ندارد لہذا جمع آوری این اوراق در حق خویش وسیلہ جزیلہ پنداشتہ باوجود عدم لیاقت کمرِ ہمت بربست۔ بیت

ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہگارم

موسوم شد **مجموعۂ فوائد عثمانی** مشتمل بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ مرتب گشت واللہ الموفق والمعین وبہٖ نستعین ؕ

مقدمہ:۔ در بیان کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان مبتدیان کہ منتسب اند لطریقہ علیہ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علی العالمین انوارہا۔

فصل اوّل در ملفوظات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ، **فصل دوم** در مکتوبات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل سوم** در عبارات عجیبہ وغریبہ نصیحت آمیز حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل چہارم** در بیان خوارق وکرامات ومکشوفات حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ **فصل پنجم** در بیانِ معمولات حضرت ما قلبی وروحی فداہ **فصل ششم** در بیانِ خلفاء حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ۔

خاتمہ در بیان بعضی حالات وکیفیات امراض وانتقال وتجہیز وتکفین وتدفین حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ معہ احوال تاریخی ونقشہ کل عمر شریف واحوال اجازت نامہ وتحصیل علوم ودستار بندی فضیلت وبعد وصال حضرت ایشاں بر مسندِ ارشاد نشستہ اجرائے طریقہ فرمودن جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادۂ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہٗ وعمرہٗ ورشدہٗ مع احوالِ تاریخی ونقشہ عمر شریف ازوقتِ ولادت باسعادت تا وقت جلوس بر مسندِ ارشاد وہفت سلاسل ودنیات مراقبات مقامات مجددیہ وختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم۔

مقدمہ در بیانِ کیفیت مشغولی بذکر حق سبحانہٗ وبیان بعض اوراد وآداب برائے طالبان

مبتدیان کہ منتسب اند بطریقۂ عالیۂ نقشبندیہ احمدیہ افاض اللہ علے العالمین انوارہا باید دانست کہ ایں طریقۂ شریفہ مبنی است بر اتباعِ سنتِ سنیہ واجتنابِ بدعت غیر مرضیہ در عقائد بر آنچہ مقرر کردہ است اہلسنت و جماعت شکر اللہ سعیہم ودر فروع بر آنچہ مقرر کردہ است اہلِ ہر مذہبی از حنفیہ وشافعیہ ومالکیہ وحنبلیہ ممکن نیست حصول معرفت الٰہیہ مگر باتباع شریعت غراسنیہ وتخلق باخلاقِ شریفہ نبویہ ومحبت مشائخ کرام کہ وسائل اند بحق تعالےٰ وباستمداد بایشان پس واجب است بر مریدے کہ بخدمت یکے از دوستان خدارسیدہ باشد وباخذ بیعت وتلقین ذکر از و مشرف گشتہ باشد کہ برخیز د آخر شب برائے تہجد ووقتی کہ بیدار شود از خواب بگوید استغفراللہ وسبحان اللہ والحمدللہ واللہ اکبر دہ دہ بار بعد ازان طہارت کند ونمازِ تہجد بخواند وادنایش دو رکعت واعلائیش دوازدہ رکعت اند بعد ازان مشتغل شود بذکر قلبی کہ شیخ اور تلقین کردہ باشد وآن ذکر اسم ذات است بایں طریق کہ زبان را بکام چسپانیدہ ودل را از خواطر ووساوس تہی ساختہ بخیال صرف بیحرکت زبان و بیحرکت ہیچ عضوی از اعضائے از لطیفۂ قلب کہ محلش زیر پستانِ چپ است بفاصلۂ دو انگشت مائل بہ پہلوئے بگوید اللہ اللہ ومفہوم آں کہ ذاتِ پاک است کہ بران ایمان آوردہ ایم در لحاظ دارد بے تکیف وبے تمثیل وبی تکلف بند نمودن نفس وفرو گذاشتن او وبی تلفظ بزبانِ ظاہری تا کہ جاری شود قلب بذکر یعنی راسخ شود تخیل اسم ذات در قلب و وقتیکہ متوجہ شود باآن واگر شیخ اور الطائف دیگر ہم تعلیم کردہ باشد ازان ہم ذکر بکند بہمین دستور وآن لطیفہ روح است ومحل آن زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلوئی است ولطیفۂ سر ومحل آن برابر پستانِ چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بوسط سینہ ولطیفۂ خفی ومحل آن برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت مائل بوسطِ سینہ ولطیفہ اخفی ومحل آن وسطِ سینہ است ولطیفۂ نفس ومحل آن وسطِ پیشانی است ولطیفۂ قالب وآن تمام بدن است تا از ہر بن موی ذکر ہویدا گردد واین را سلطان الاذکار نامند وباید کہ صرف کند مُرید اوقات خود را در ذکر تا دریابد اسرار آن راز ودو اقل ذکر از ہر لطیفہ یک ہزار است در روز وشب وگر فرصت بیابد ذکر

ذکر قلب[1] را بجز از تکمیل کند بسیار بهتر است و اگر شیخ او را مراقبه احدیت تعلیم کرده باشد با آن
مشتغل بشود زیرا که مقصود از ذکر مراقبه است و آن ملاحظه ورود فیض است از ذات که موصوف
است بجمیع صفات کمال و منزه است از جمیع نقائص بر لطیفهٔ قلب بواسطهٔ شیخ و درین مراقبه
حضور با حق تعالے و غفلت از ماسوائے او را حاصل می شود پس اگر مرید را بعنایتِ خداوند جل شانه
این دولتِ حضور میسر گشت و باقی ماند تا دو ساعت شیخ او[2] را مراقبهٔ معیتِ تعلیم کرده باشد با آن هم
مشتغل بشود و آن انتظار ورود فیض است از ذاتیکه همراه او و همراه هر ذرّه از ذراتِ عالم است
بر قلب بواسطهٔ شیخ و مواظبت کند بر آن تا که او را حضور با حق تعالے علی الدوام حاصل شود و معنی
حضور این است که بر دل او نگذرد خطرهٔ که مزاحم باشد او را از توجه بحق سبحانه پس اگر ظاهر او
مشتغل بخلق بود باطن او مشتغل بحق تعالے باشد و ذکر نفی[3] و اثبات هم بکند فائدهٔ عظیم می دهد برائے
دفعِ خواطر و تهذیب اخلاق و تحصیل فنا و طریقش اینکه نفسِ خود از زیر ناف بند کند بزبان خیال کلمهٔ
لا را از ناف بدماغ خود رساند و لفظ اِلٰهَ را بر دوش راست فرود آرد لفظ اِلّا الله را بر همه
لطائف گزرانیده بر دل ضرب کند و شرط است درین لحاظ معنی که نیست هیچ موجود یا مقصود یا
معبود[4] بجز ذاتِ پاک حق تبارک و تعالے و هیچ عضوی از اعضاء را حرکت ندهد بلکه مشغول باشد
بخیال صرف بے تکلف و در وقت گذاشتن نفس مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ بگوید و آن هم بزبان خیال و
اوّل سه بار در یک نفس گفته باشد چند روز بعد ازاں پنجبار در یک نفس گفته باشد چند روز بعد ازان
هفت بار بعد ازان نه بار همچناں دو دو زیاده کرده شود برعایتِ عدد طاق تا که برسد به بست و یک بار
و معتاد شود بر آن و این اوّل درجاتِ ذکر است که بر آن آثار مترتب می شوند از ذوق و شوق و حرارت

---

[1] مدار عدد بر فرموده پیر است حضرت قبلهٔ ما فرموده اند پیر را مناسب که مرید را التزام عدد نماید که در مخالفت خوف نقصان است ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[2] حضرت ما درمیان احدیت و معیت مراقبه مشارب فرمایند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[3] این را حضرت ما قدس سره قبل مراقبه احدیت فرموده اند و در وقت مراقبات تهلیل لسانی فرموده اند ۱۲ (مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

[4] حضرت قبله فرموده اند معنے لا موجود در طریق حضرات ما نیست معنی لا مقصود مراد است منتهی حتی لا معبود می کند ۱۲
(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

در باطن و استغراق در مراقبہ و این ذکر را یازدہ صد بار در روز و شب در یک وقت یا در اوقات متفرقہ کردہ باشد و وقتیکہ حضور بر مرید غالب گردد پس او را تہلیل لسانی نفع مید ہد برائے دوام حضور و طریقش اینکہ بگوید بزبان کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پنجہزار بار بلحاظ معنی و نفی وجود خود و اثبات حق سبحانہ و باید کہ تصور کند در اثناء ذکر و مراقبہ خصوصًا در وقت ورود خواطر صورت شیخ خود را روبروے خود بکمال تعظیم و محبتہ و این مسمّٰی است برابطہ و از اہم اشیاء است و انفع آنہا و بگوید بخیال بعد از ہر صد بار از ہر ذکرے کہ باشد بکمال تضرع و زاری بحق سبحانہ و تعالیٰ الٰہی مقصودِ من توئی و رضائی تو محبّت و معرفت خود بدہ باز ذکر کند ہمچنان تا کہ صبح بدمد پس بخواند سنت و فرض را بجماعت در اوّل وقت و بعد از ادائے ہر فریضہ بگوید سُبْحَانَ اللہِ سی و سہ بار و اَلْحَمْدُ لِلہِ سی و سہ بار اَللہُ اَکْبَرُ سی و چہار بار بگوید بعد ازیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ و اگر بگوید این را دہ بار بعد از نمازِ صبح و دہ بار بعد از نمازِ شام قبل از آن کہ بگرداند پائے خود را بہتر است و بگوید اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ہفت بار بعد از نمازِ صبح و ہفت بار بعد نماز مغرب بعد ازاں مشتغل شود بذکر قلبی و رابطہ و دعا تا طلوع آفتاب پس بخواند سنتِ اشراق را اولیٰ خواندن چہار رکعت است بعد ازاں کسیکہ اشتغال بعلم دارد بآن مشتغل شود و کسیکہ صنعت دار باشد یا بیع و شرامی کند بآن مشتغل شود با مراعات آداب آن از حسنِ نیت و صدق و دروغ نگفتن و سوگند نخوردن و غافل نشود از خدائے تعالےٰ بالکلیہ بلکہ یاد کردہ باشد او را سبحانہ در اثناء و ہر گاہ کہ فراغت بیابد ازاں استغفار کند بست و پنج بار و ہیچ صحبتہ معلول نکند با غیارے طلب حق تعالیٰ ندارند و با آنکہ منکران مشائخ طریقت مستند خصوصًا با کسی کہ منکرِ شیخ او باشد یا معترض بود بر و یا دوست ندارد او را با شیخ محترز باشد ازو کہ صحبت با اینہمہ سمِ قاتل است پس باید کہ اجتناب کند ازاں ہر قدر کہ تواند و باید کہ در حضور شیخ بی اختیار باشد مانند مردہ در دست زندہ و ممتثل باشد امر و نہی او را و متادب بود

ؔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ بندہ را فرمودہ اند یازدہ ہزار ذکر اسمِ ذات بر قلب و دو ہزار بر روح و دو ہزار بر سر و دو ہزار بر خفی و دو ہزار بر اخفی و سہ ہزار بر نفس و یک ہزار بر قالب صد بار نفی اثبات و پنجہزار تہلیل ۔۱۲

(مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں)

بآداب ظاہرہ و باطنہ والتماس کردہ باشد رضائے اور درغیب او تشخیص کند صورت مبارک
اورا و ببند د دل را بآن واعتقاد کند معیتہ معنویہ روحانیہ اوراو التفات نکند ہیچ بسوی مشائخ
دیگر و یقین کند شیخ خودرا دروازۂ وصول بحق سبحانہ و باید مرید را کہ روزہ بدارد سہ روز از ہر ماہ در
ایام بیض و شش روز از ماہِ شوال و نہ روز از اول ذی الحجہ و روزِ عاشورہ و اگر تواند روزہ داشتن
یک روز و افطار کردن دو روز بہتر از ان صوم حضرتِ داؤد علیہ السلام است روزہ داشتن یک
روز و افطار نمودن یک روز و بآن تصفیہ عظیمہ حاصل شود و کوشش بکند در ماہِ رمضان باشتغال
بانواعِ عبادات تا بود در تمام ماہ بحضور تام زیرا کہ جمعیتہ دریں ماہ مبارک موجب جمعیتہ است
در تمام سال و تفرقۂ باطن دریں ماہ موجب تفرقہ است در تمام سال و وقتیکہ برائے خوردن برود
باید کہ مراعات آداب کردہ باشد از شستن دو دست در اول و تسمیہ و غیرہ آن و غافل نشود از
حق تعالیٰ در اثناء خوردن بلکہ حق تعالے را یاد کردہ باشد و اگر بخواند سنّت چاشت را دوازدہ
رکعت بقراءۃ خفیفہ بہتر است و اوسط آن ہشت رکعت است و ادنیٰ چہار رکعت و قبل از ظہر اندکی
قیلولہ کردہ باشد تا اعانت دہد اورا بر تہجد و بخواند سنّت زوال را چہار رکعت بطول قنوت قبل
از ظہر باز بخواند ظہر را با جماعت بسنن و آداب بعد ازاں چیزی را از قرآن شریف بخواند بنظر بکمال تادب
و ترتیل و تدبر معنی پس ازان کسیکہ کار دارد مشتغل بآن شود و کسیکہ ندارد مشتغل بذکر شود تا کہ
وقتِ عصر رسد پس بخواند سنّتہ عصر را چہار رکعت بعد ازان فریضہ را در اول وقت با جماعت بسنن و
آداب آن باز کسیکہ کار دارد کار خود بکند و کسیکہ ندارد کتب تصوف خصوصاً مکتوبات قدسی آیات
حضرت امامِ ربّانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت خواجہ محمّد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دیا دیگر رسائلِ سلوک حضرات کرام نقشبندیہ احمدیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین مطالعہ
نماید و غرّہ نشود بانچہ واقع میشود اورا از مکشوفات و ظہورات کہ اینہا از مقاصد نیستند مقصود
استقامت است بر اتباعِ سنّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ظاہر و در باطن یعنی در ظاہر بتہذیب
کردن اخلاق خود باتصاف بحلم و تواضع و خاکساری و شفقت خصوصاً بر عیال و احسان و مدارات

و ایثار و خدمت خصوصًا بافقراء و عفو و صفح و سخا و حیا و صدق و امانت و وفا بعہد و حسنِ ظن
و تصغیر نفس و استحقار آنچہ نزد خود است و استعظام آنچہ نزد غیر است و باجتناب از دروغ و خیانت
و غضب و جنگ و غیبت و سخن چینی و دشنام و فحش و اہانت و اذیت و ظلم و در باطن باتصاف بتوبہ
و انابت و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و رضا و اخلاص و رجا و خوف و اجتناب از حرص و بخل و
حقد و حسد و بغض و تکبّر و عجب و ریا و سمعہ و غیرہ آن و باید کہ مشتغل شود اوّل روز و آخر او بہ تسبیح و
تہلیل و تحمید و تکبیر و استغفار و درود بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و چونکہ داخل شود وقت مغرب ادا
کند فرض را بلا تاخیر با جماعت بسنن و آداب آن و اگر بخواند سنت اوابین را و اعلائی او بست رکعت
است و وسطاو دوازدہ و ادنائی او شش است و بہتر باشد کہ باز مشتغل شود بذکر و مراقبہ تا خفتن پس
بخواند سنّت عشاء و فرض او را با جماعت بسنن و آداب آن و تسبیح بگوید قبل از خواب سی و سہ بار و تکبیر
سی و سہ بار و تکبیر گوید سی و چہار بار و مشتغل نشود در این وقت بغیر حق تعالےٰ تا کہ بخواب رود و باید کہ
بخوابد بطہارت دراز کشیدہ بر پہلوئے راست روئے بجانب قبلہ آمادہ برائے تہجد بر بستر پاک بلکہ لازم
مُرید را دوام طہارت در ہمہ اوقات زیرا کہ طہارت ظاہر را تاثیر عظیم است در طہارتِ باطن و باید مُرید
را کہ توسل کند[1] بحق تعالیٰ بمشائخ کرام خود در یک وقت از روز و شب و اولیٰ بعد از فراغت از تہجد
است و اگر دو وقت کند اولیٰ تر است و طریقش اینکہ بخواند فاتحہ را یک بار و اخلاص را سہ بار باز گوید
الٰہی برسان ثواب آنچہ خواندہ ام بروحِ مقدس حضرت سیّد المرسلین و شفیع المذنبین سیّدنا محمّد صلے اللہ علیہ
وسلم و بارواح علیہ جمیع انبیاء والمرسلین و ملائکہ مقربین و صحابہ و تابعین و اولیاء صالحین خصوصًا بارواح
حضرات نقشبندیہ احمدیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ بعد ازان بگوید۔

الٰہی بحرمتِ[2] شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمّد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، الٰہی

---

[1] حضرت قبلۂ ما فرمودند بعد از نماز ہر فرضی دعائے از حق تعالےٰ بواسطہ حضرات قدس اللہ تعالیٰ بخواہد ۱۲

(مولانا حسین علی صاحب واں بچھراں)

[2] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ سید المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین انیس ارواح العاشقین حضرت محمّد بن عبد اللہ بن

(باقی حاشیہ ص۱۶ پر ملاحظہ)

بحرمتِ خلیفۂ رسول اللہؐ حضرت ابوبکر الصدّیقؓ رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہؐ حضرت سلمانؓ فارسی رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت قاسمؓ بن محمدؒ بن ابی بکر الصدّیق رضی اللہ عنہم الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادقؓ رضی اللہ عنہ، الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسنؒ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵) عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ و والدۂ مکرمہ بی بی آمنہ بنت وہب ولادت باسعادت شش صد سال بعد رفع حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات دوازدہم ربیع الاولیٰ روزِ دوشنبہ نبوت در عمر اربعینؓ ہجرت در عمر ثلثہ وخمسین وفات شریف در عمر ثلث وستین علی ارجح اقوال روز دوشنبہ فی الشہر ربیع الاولی دوازدہم وقیل غیر ذلک تاریخ رحلۃ صلے اللہ علیہ وسلم قال من قال فی شانہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ رباعی چگویم وصفِ تو ایشاہ لولاک ؛ کہ شانت برتر است از فہم وادراک ؛ کلیم اللہ برطور و تو بر عرش ؛ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛

لہ خلیفۂ اول وجانشین افضل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم شریف عبد اللہ بن عثمان بن عامر از بنی تمیم بن مرّہ نسب شریف ایشاں در جہ ہفتم بسید الثقلین ملحق میشود و والدہ شان سلمیٰ بنت صخر ولادت شان بعد واقعہ فیل دو سال وچہار ماہ افضل الناس بود ند بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات شریف شصت وسہ سال دوم جمادی الاولیٰ یا بست وسوم جمادی الاخری وقیل غیر ذلک فی ۱۳ ہجری قبرِ مبارک متصل بر قدِ مقدس نبوی علی ساکنہ الف الف صلوٰۃ ورحمۃ وبرکات ۱۲

لہ صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سلمانؓ فارسی در شان ایشان وارد است سلمان منا اہل البیت از اصحاب صفہ اند با وجود شرفِ صحبت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اخذ طریقت از حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمودہ با حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ صحبت داشتہ عمر شریف ایشان دو صد وپنجاہ سال یا سہ صد وپنجاہ سال در سال سی وشش از ہجرت در مدائن وفات یافتند ۱۲

لہ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از فقہائے سبعہ مدینہ اند کسب فیوض از خدمت سلمان فارسی نمودہ در طابطیبہ بست وچہارم جمادی الاولیٰ در سنہ یکصد و یک ہجری رحلت فرمودند۔ ۱۲

لہ کنیت ابو عبد اللہ لقب صادق در علوم ظاہر و باطن بے ہمتا آیتہ من آیات اللہ بود ند ولادت ووفات ایشان در مدینہ منورہ سنین عمر شصت وہشت سال ولادت ہشتادم سال ہجرت ووفات در یکصد وچہل وہشتم سال شریف در جنت البقیع در مقبرہ اب وجد حضرت امام را انتساب در طریقت ہم با بائے کرام است وآن را سلسلۃ الذہب گویند وہم انتساب از حضرت قاسم کہ جد مادری ایشان ہستند ۱۲

لہ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام ایشان طیفور است در مجاہدات و ریاضات وکرامات آیتی بود ند از حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ بایزید در میان ما چوں جبرئیل است در میان ملائکہ عمر ایشان ہفتاد وسہ سال پانزدہم شعبان سال دو صد وشصت ویک در بسطام وفات یافتند وقیل در سنہ ۲۳۴ھ ۱۲

لہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ انتساب ایشان در طریقت بطریق روحانیت واویسیت بحضرت بایزید است از کلمات ایشان است کہ صوفی بمرقع وسجادہ صوفی نبود صوفی برسوم وعادات صوفی نبود صوفی آن بود کہ نبود در شب شنبہ عاشورہ وقیل سہ شنبہ در سنہ ۴۲۵ھ رحلت نمودند ۱۲

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم[1] گرگانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابو علی[2] فارمدی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ ابویوسف[3] ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق[4] غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عارف[5] ریوگری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ محمود[6] انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ،

ف۱ حضرت شیخ ابوالقاسم قدس سرہ العزیز از گرگان طوس اند و در وقت خود قطب ربانی و عارف سبحانی بودہ در ۴۵۰ھ چہارصد و پنجاہ ہجری رحلت یافتند و نسبتہ ارادت ایشان بدو طریق است یکے بحضرت خواجہ ابی الحسن خرقانی بترتیب متن مذکور و دیگری بشیخ ابوعثمان مغربی و ایشان را بابو علی رودباری و او را بسید الطائفہ جنید بغدادی قدست اسرارہم و از انجا بحضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ میرسند ۱۲

ف۲ حضرت خواجہ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب عصر بودند و ولادت ایشان در ۴۳۴ھ چہارصد و سی و چہار و وفات ایشان در ۵۱۱ھ پانصد و یازدہ تاریخ وفات چہارم ربیع الاولی استفادہ باطنی بطریق اویسیت از خواجہ ابی الحسن خرقانی نیز داشتند ۱۲۔

ف۳ حضرت خواجہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کنیت ایشان ابویعقوب مدتے در کوہ آذربیجان بودند صاحب کرامات قدس سرہ مردم اصفہان و عراق و خراسان سمرقند و بخارا از لوامع انوار ایشان منور بودند سنین عمر نود و پنجسال ولادت ایشان در ۴۴۰ھ چہارصد و چہل وفات در ۵۳۵ھ و قیل در ۵۵۵ھ پانصد و پنجاہ و پنج مدفن ایشان مرو شاہجہان است از توابع ہرات ۱۲۔

ف۴ سر سلسلۂ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ گفتہ اند حضرت خضر پیر سبق ایشانند و حضرت خواجہ ابویوسف پیر صحبت و خرقہ و در اتباع سنن و اجتناب بدعت بغایت ملتزم بودند و این مصطلحات ہشت کلمہ کہ بنائے طریقۂ خواجگان بر آنست ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یادکرد، بازگشت، نگاہداشت، یادداشت (منقول از نشان اند) دوازدہم ربیع الاولی ۶۱۶ھ و قیل ۶۱۵ھ بملاء اعلیٰ پیوستند غجدوان بکسر غین معجمہ ۱۲

ف۵ حضرت خواجہ عارف ریواگری رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عبدالخالق اند رحمۃ اللہ علیہ فیض باطن از آنجناب یافتہ در ۶۱۶ھ ششصد و شانزدہ غرہ شوال بعالم ملکوت شتافتند مولد و مدفن ریوگر است ۱۲

ف۶ حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ از کبار خلفائے حضرت خواجہ عارف اند بخلافت و ارشاد ممتاز و حسب مصلحت زمانہ ذکر جہر فرمودہ اند و بکسب گلکاری وجہ معاش مے ساختند مولد شان انجیر فغنہ است تاریخ رحلت ہفتدہم ربیع الاول [illegible] و سال غیر معلوم ۱۲

ف در سلسلۂ حضرات کرام ما نام شریف ایشان درج نشدہ است ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

(حاشیہ صفحہ ۱۸)

ع حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت بودند مذہب حنفی داشتند ہر کہ یک روز در صحبت شریف بودے بحقیقت [illegible] و چون مزدورے برائے مزدوری بگاہ آمدے شام بحضورے برگشتے در شب دوشنبہ ذی قعدہ ۷۱۵ھ و قیل ۷۲۱ھ و قیل [illegible] رحلت نمودہ۔ مولد فی رامیتن قصبۂ بزرگ از ولایت بخارا است و مرقد در خوارزم است ۱۲

الٰہی بحرمتِ حضرت خواجہ عزیزان علی[۱] رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت سید امیر[۲] کلال رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت سید بہاؤ[۳] الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرتِ خواجہ علاء الدین[۴] عطار رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب[۵] چرخی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید[۶] اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد[۷] رحمۃ اللہ علیہ

---

[۱] حضرت خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ بحضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نظر عنایت قبل از ولادت مبارک افگنده اند ہنگام کہ گذر بر قصر ہندوان می نمودند میفرمودند زود باشد کہ ایں کوشک ہندوان قصر عارفان گردد تاریخ وفات دہم جمادی الاولی سال غیر معلوم مولد و مدفن قریہ سماس از قری رامتین ۱۲

۲ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے عصر و منہائے دہر بودند و کلال و اسگر باشد ایشان کسب زراعت میکردند ہنگام بودن شان در شکم اگر اتفاقاً والدہ ایشان لقمہ مشتبہ بگلو فرو بردی درد شکم پیدا شدے روز شنبہ یازدہم جمادی الآخری بجوار رحمت پیوستند مولد و مسکن قریہ سوخاری است ۱۲

۳ حضرت خواجہ امام الطریقۃ مجدد الشریعۃ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ بصورت از سید امیر کلال تربیت یافتہ اند و بمعنی از روحانیت حضرت خواجہ عبد الخالق رح کسب فیوض و برکات نمودہ اند بہ مراتب و مقامات ولایت مثل خواجگان کسے فائز شدہ باشد سکہ کہ در شرب و تطہار زند ؎ نوبت آخر بہ بخارا زدند ؛ لقب شریف نقشبند از آنست کہ از کرام آباء ایشاں کسب قالین بافی بود و در آن نقشبندی می نمودند ولادت شریف ایشان در ۷۱۸ھ ہفت صد و ہژدہ ماہ محرم وفات سوم ربیع الاولی ۷۹۱ھ سن عمر ہفتاد و سہ سالی و دو ماہ و قبل ۶۲، و قیل ۷۷۱ھ ۱۲

۴ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ اول و جانشین اکمل حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اند و فرزندان خواجہ نیز منسوب بایشان شدند و حضرت خواجہ بایشان بشارت دادند کہ گرد مدفن تو شصت فرسنگ ترا اذن شفاعت خواہند داد بعد عشا شب چہار شنبہ بستم رجب ۸۰۲ھ ہشت صد و دو رحلت فرمودند ۱۲

۵ حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نقشبندیہ را رکنِ رکین بودند کہ بظہور وجود باجود ایشان ایں طریقۂ شریفہ رواج تمام و شیوعی عام یافتہ تاریخ رحلت پنجم صفر سال غیر معلوم اصل شان از چرخ است کہ دیہیست از توابع غزنین ۱۲

۶ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ قطب وقت و مجدد مائۃ تاسع بودہ نسبت نقشبندیہ از خدمت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ حاصل نمودہ اند و از مشائخ دیگر ہم فیضہا یافتہ شب دوشنبہ بست و نہم ربیع الاولی ۸۹۵ نہصد و نود و ہشت بعالم ملکوت پیوستندمی فرمودہ اند مرا برائے ترویج شریعت و توہین بدعت مامور ساختہ اند تاریخ وفات ہم مطابق آن آمدہ و قائم (باقی حاشیہ برص۱۹)

۷ (حاشیہ صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمادیں)

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش[۱] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی[۲] امکنگی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ[۳] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد[۴] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم[۵] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت سلطان الاولیا

(بقیہ صفحہ ۱۸) وخلافت عبث بودہ مدفن سمرقند است ۱۲ -

۶ حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ خرقۂ ارادت از خواجہ عبید اللہ احرار پوشیدہ وہمین توجہات عالیہ بمرتبہ خلافت رسیدہ اند غرۂ ربیع الاول داعی اجل را لبیک اجابت فرمودہ اند ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

---

۱ حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ نسبت وخلافت از خال خود مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ دارند بتاریخ نوزدہم محرم الوصل الحبیب الی الحبیب را عبور فرمودند ۱۲

۲ حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ خرقۂ ارادت وخلافت از والد ماجد خویش مولانا محمد درویش پوشیدہ رعایت اصل طریقہ شریعہ را بغایت التزام می فرمودند از مخترعات ومبتدعات مثل ذکر جہر وغیرہ اجتناب کلی می داشتند قدم بر قدم خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ می رفتند سنین عمر قریب بہ نود سال بود وفات در ۱۰۰۹ ایکہزار ونہ بست ودوم شعبان منہج کنہ

۳ حضرت ایشان سمرقندی الاصل کابلی المولد خلیج بودند از جانب والد بحضرت شیخ محمد عمر یا ختانی کہ جد ادیب خواجہ احرار اند میرسند تلمذ علوم ظاہری بمولانا صادق حلوائے دارند وکمالات باطنی بہ تربیت معنوی خواجہ احرار نمودہ وبحکم بشارت بیعت ظاہری از مولانا خواجگی امکنگی نمودہ تا سہ ماہ افاضہ صحبت وبرکات کردہ اند در دہلی رسیدہ مرجع طالبان خدا شدند عمر شریف چہل سال بست وپنجم جمادی الاخری روز شنبہ ۱۰۱۲ھ ازرحمت حق پیوستند مدفن در دہلی ۱۲

۴ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی شیخ احمد فاروقی سہرندی رحمۃ اللہ علیہ در فروع مذہب حنفی داشتند در اعتقادیات مجتہد بودند تحصیل بعض علوم از والد ماجد خود ودیگر علمائے سہرند کردہ پس بسیالکوٹ رفتہ بعضے کتب معقول از مولانا کمال کشمیری وکتب حدیث از شیخ یعقوب کشمیری سند کردہ ونیز اجازت بعضے تفاسیر واحادیث وغیرہ از قاضی بہلول بدخشانی یافتند وکتب اخلاق بر والد خود سند کردہ واجازت اکثر سلاسل صوفیہ از والد ماجد خود دارند ونسبت نقشبندیہ از حضرت خواجہ محمد باقی باللہ استفاضہ فرمودند باین مرتبہ رسیدند کہ حضرت خواجہ میفرمودند کہ شیخ احمد آفتابیست کہ مثل ما ہزاران ستارہ در سایۂ او گم اند مثل ایشان دریں وقت زیر فلک نیست خوارق وکرامات ایشان از حد احصا بیرون است روز سہ شنبہ موافق عمر نبوی رسیدہ بودند کہ از دار الفنا بدار البقا سفر ختیار نمودند وقبر مبارک در سہرند است ۱۲

۵ حضرت ایشان فرزند ثالث حضرت مجدد اند در سن نہ سالگی متکلم بکلام توحید وجودی میشدند در یکماہ حفظ قرآن

(حاشیہ برصفحہ ۲۰)

حضرت شیخ سیف الدّین[۱] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت حافظ[۲] محمد محسن[۳] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت سیّد نور محمد بداؤنی[۳] رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدّین حبیب اللہ حضرت میرزا جانِ جاں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) مجید نمودند و در شانزدہ سالگی تحصیل جمیع علوم فرمودند و در یازدہ سالگی طریقۂ ذکر و مراقبہ از والد بزرگوار خود اخذ نمودند حضرت مجددؒ میفرمودند کہ حال محمد معصوم در تحصیل نسبتہائے مثل صاحب شرح وقایہ است کہ حیدش ہر قدر کہ تالیف می کرد او یاد می گرفت و مروّج طریقۂ مجددیہ حضرت ایشانند نہم ربیع الاول ۱۰۷۹ھ رحلت فرمودند مدفن ایشان در سرہند است ۱۲

---

۵ فرزند پنجم قیوم زمان عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کہ فرزندِ ثالث حضرت مجدد و منور رحمۃ اللہ علیہ اند نسبت باطن از والدِ ماجد خود تحصیل کردہ اند در عنفوانِ شباب کاملِ و مکمل بودند و در ترویجِ شریعت محمدیہ و اشاعت طریقہ مجددیہ لغایت اہتمام می فرمودند و در امر معروف و نہی منکر کوششِ بلیغ می نمودند ولادت ایشان در ۱۰۵۰ھ ایک ہزار پنجاہ و پنج واقع شدہ و در شب بستم جمادی الثانی ۱۰۹۵ھ داعیٔ اجل را لبیک اجابت گفتہ جان بجانان سپردند سنین عمر ایشان چہل و ہفت و قبۂ مرقد ایشان در سرہند است عند جدہ رحمۃ اللہ علیہم ۱۲

۲ حضرت خواجہ حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکی از اولیائے کرام اند و از فیوض باطن ایشان ہزارہا مستفید شدہ اند مزار پر انوار ایشان در کشمیر است در ۱۲۱۹ھ وفات یافتند ۱۲

۳ حضرت سید نور محمد بداؤنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ و بخدمت حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ خلیفہ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سالہا تحصیل فیوض نمودہ بکمالات و ارادات بلند رسیدند و صاحبِ استغراق قوی کہ تا پانزدہ سال بجز وقت نماز بہوش نمی آمدند و بغایت اتباع شریعت می داشتند یکبار در بیت الخلاء پائے راست نہادند تا سہ روز قبض در فیض باطن شد. بعد از استغفار بسیار مرتفع شد یازدہم ذی قعدہ ۱۱۳۵ھ بملاء اعلیٰ ملحق گردیدند مزار در دہلی بجوار محبوب الاولیاء است رحمۃ اللہ علیہم

۴ حضرت ایشان مصافحہ و بیعت این طریقہ شریفہ در ہژدہ سالگی از حضرت سید نور محمد بداؤنی رحمۃ اللہ علیہ نمودند و بآخر بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ حاضر شدہ نسبت احمدیہ از اول با تمام رسانیدند و ذی حضرت میرزا صاحب فرمودند کہ معلومات و بشارات شما ہمہ صحیح است اگر گویید بہر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سجل کنانم شب دہم محرم ۱۱۹۵ شربت شہادت نوشیدند تاریخ انتقال حضرت ایشان ازین رباعی ظاہر است۔ رباعی

نسبت بیتی از پیغمبر ❊ صلے اللہ علیہ الاکبر ❊ عاش حمیدا مات شہیدا ❊ سالِ وفات مرزا مظہر ❊

مزارِ پر انوار حضرت ایشان در شاہجہان آباد است جنبی قبر در خانقاہِ خود ۱۲ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

در سلسلہ شریفہ این کرام نام شریف حافظ صاحب درج نکردہ اند ۱۲ (عطا محمد عفی عنہ)

مجدّدؒ مائتہ الثلث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروّج شریعت مصطفےٰؐ حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، الہٰی بحرمت غوثِ اوان قطبِ زمان حضرت شاہ ابوسعید[۲] احمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، الہٰی بحرمت غوثِ اوان محبوب رحمٰن حافظِ قرآن وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعید[۳] احمدی

---

[۱] حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ از اولاد حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ اند ولادت آنجناب در ۱۱۵۶ھ در موضع بٹالہ از دیار پنجاب بظہور آمدہ ودر ہژدہ سالگی در ۱۱۷۴ھ بخدمت حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ رسیدہ شرفِ بیعت حاصل کردہ مستفیض فیوض باطنی شدند تا پانزدہ سال التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقۂ مجددیہ طے کردند وحال فیض اشتمال آنجناب اظہر من الشمس است کہ صدہا بلکہ ہزارہا کس از دیار ودر فائز شدند و مرتبۂ کمال وتکمیل میرسیدند از ملفوظات شریفہ است کہ در طریقۂ مجددیہ چہار دریائے فیض جمع اند دریائے نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ واز طیبات آنجناب ست کہ روزے گفتم یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ ندا آمد کہ بگوئیم یا ارحم الراحمین شیئاً للہ روز شنبہ بست ودوم ماہ صفر ۱۲۴۰ھ بدار القرار انتقال فرمودند مزار مبارک حضرت ایشاں در خانقاہ شریف دہلی کہ منسوب بآنحضرت است ؎

سال تولید وحیات وفوت آں سلطانِ پاک　　　مظہر جود وامام مظہر یزدانِ پاک

[۲] حضرت شاہ ابو سعید صاحب اولاد حضرت مجدد بواسطۂ حضرت ایشان اند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم ولادت شریف دوم ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ در بلدۂ رام پور واقع شد تاریخ ولادت از مصرع حافظ وعالم ولی بادا ٭ ظاہر است حافظ وقاری وحاجی محدث بودند ٭ اول از شیخ درگاہی علیہ الرحمۃ کہ از خلفائے طریقہ مجددیہ زبیریہ بودند کسب نسبت نمودند بعدہ بحضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پیوستند او شان بجائے خود نشانیدند و مردمان مشرق ومغرب رو بایشان آوردند بعد دہ سال از وفات پیر بزرگوار در سفر حج وقت مراجعت یوم عید الفطر ۱۲۵۰ھ بجوار رحمت حق پیوستند تابوت شریف ایشان نقل کردہ بدہلی آوردند ودر جنب پیر ایشان دفن کردند تاریخ وفات ۶ بی یُنْسِقِہُ اللہُ مَضْجَعَہٗ امام ومرشد ما شاہ بوسعید سعید ٭ بروز عید چو شد واصل جناب خدا ٭ دل شکستہ ومغموم گفت تاریخش ٭ ستون محکم دین نبی فتادہ زپا ٭

[۳] حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ولادت باسعادت ایشان در غرہ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ در بلدۂ مصطفےٰ آباد عرف رامپور است وبیعت از حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ در عمر دہ سالگی کردند وآغاز کسب سلوک نمودند واکثر کتب تصوف وحدیث شریف بعضے بقراءۃ وبعضے بسماعت در خدمت حضرت قبلہ شاہ صاحب استفادہ نمودند عمر شریف بہ بست سال رسیدہ بود کہ از تحصیل علوم معقول ومنقول فارغ شدہ دستار فضیلت بستند وبعد از انتقال والد ماجد خویش بر مسند ارشاد حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ نشستند ودر سال ۱۲۷۳ھ آخر ماہ محرم از دہلی شریف مع اہل وعیال ہجرت فرمودند در مدینہ استقامت فرمودند ودران بلدۂ طیبہ طریقۂ شریفہ را شیوعی ورواجی بخشیدند وبسیارے کسان از خدمت ایشان جام معرفت نوشیدند چون عمر شریف بہ شصت رسید بعارضہ حمی شدیدہ واسہال مفرط بیمار شدہ مین الظہر والعصر روز سہ شنبہ ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ شربت وصال ووزال نوشیدند وبموجب وصیت بجنب قبہ حضرت سیدنا عثمانؓ بجانب قبلہ در جنت البقیع مدفون شدند

رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد[1] قندہاری رحمۃ اللہ علیہ، الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ مشکلکشا سیّد الاولیا، سند الاتقیا، زبدۃ الفقہا، راس العلما، رئیس الفضلا، شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفت شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان[2] صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

---

[1] حضرت حاجی دوست محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ از قوم افغان یوسف زئی اند مولد شریف الیشان از توابع قندہار است دنشو ونما در بلاد دواق یافتہ در فنون علم ظاہر سرآمد آفاق بودند ہم از زمان خوردی آثار فیض وکرامت بر جبہہ استقامت عالمگیر نی داشتند وشہرت خرق عادات وقوت عزائم عبادات از عہد صبی پیشیر وبادصبا بود وقبل از سلک سلاسل صوفیہ لقوۃ جذبیہ شہر بند حقائق ملکوتیہ را بقبضۂ تسخیر آمدہ باستحقاق زادہ نگ یکتائی آفاق باکلیل خلیل قبولیت خاص وعام سرافراختہ ایام بودند وبعد از حضور صحبت شیخ فرد وحید خدمت حافظ شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ وحلیت برکاتہ بحکم قوت استعداد خویش وحسن تاثیر ارشاد شیخ افاضت کیش. در اندک مدتی در جمیع سلاسل مشہورہ منشور خلافت عظمےٰ یافتہ بہدایت عامہ شتافتند ودر سرعت تاثیر وتسہیل تسلیک متفق علیہ دہر ونزدیک بودند ودر کثرت ارشاد ضرب المثل بلاد گشتند مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسنیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان واقعیست وتاریخ ولادت باسعادت حضرت الیشان ۱۲۱۶ھ ووفات شب دوشنبہ بست ودویم ماہ شوال المکرم ۱۲۸۴ھ ہجریست ۱۲

[2] حضرت حاجی محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولادت شریف الیشان در ۱۲۴۴ ہجری در موضع لونی علاقہ تحصیل کلاچی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان متعلق سرحد پنجاب است بخدمت جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری حاضر شدہ شرف بیعت حاصل کردہ مستفیض فیوض باطنی شدند تا ہیجدہ سال چہار ماہ سیزدہ یوم التزام صحبت شریف داشتہ جمیع مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ طے کردند باوجودیکہ جناب حاجی دوست محمد صاحب قندہاری ہزارہا خلفا خود میداشتہ وقت وفات خویش الیشان را مخصوص قائم مقام خود کردہ وخلیفہ مطلق ونائب مناب برحق خویش نمودہ بجائی خود نشانیدند وحالات فیوضات باطنی الیشان مشہور جہانست کہ ہزارہا مردمان از خراسان ودامان ودیگر بلادہائی پنجاب ہند وسندھ بدست مبارک بیعت کردہ فیضیاب گردیدند بست ونہ سال ودو ماہ بر مسند ارشاد نشستہ اجرائی طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ فرمودہ وقت اشراق یوم سہ شنبہ بست ودویم یوم شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ وفات یافتند مزار مبارک در خانقاہ شریف واقع موضع موسیٰ زئی کہ قریب دامن کوہ کسنیر کہ از توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان زیر قدم حضرت پیر ومرشد خویش واقع است ۱۲

فصل اوّل

در ملفوظات حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ

ملفوظِ اوّل

روزی فدوی بحضورِ والا حاضر گردیده عرضی چیزے از عرضِ حال باطنِ خویش نوشته پیش حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداه گذرانیدم بعد یک لحظه با بندۂ مخاطب شده ارشاد فرمودند که احوال فقیری که بزرگان در کتب ها نوشته اند درین زمانه که بآخر رسیده است یافته نمی شود و هر کس بقدرِ حوصلۂ خود می کوشد و بحسبِ استعداد خویش سعی می نماید موافق حال زمانه این هم غنیمت است و این طائفه پیران دوکان داران که الحال رواج گرفته اند ازین چنین پیری حق تعالیٰ مسلمان را نگاه دارد۔ باز فرمودند که روز بروز کثرت جہال زیاده میشود و یوماً فیوماً حال زمانه ابتر می گردد محض اسمِ فقیری باقیست ورنه فقیری کجاست۔

ملفوظِ دوم

روزی در حضورِ فیض گنجور حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداه حاضر شدم در آنوقت مولوی سعد الله صاحب نبیرۂ جناب حقائق و معارف آگاه حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم دیروی نیز حاضر آمد پیش حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداه حال شکایت زمانه و تنگیٔ معاشِ خویش ظاهر نمود ارشاد فرمودند که حق تعالیٰ شمارا با خود دارد و بغیرِ خود نگذارد و کار شما از غیب الغیب سر انجام سازاد و ببرکت حضرت قبلۂ نور الله مرقده الشریف شمارا ضائع نخواهند گذاشت باز حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداه اشاره بایں عاصی پرمعاصی کرده ارشاد فرمود که این سیّد که اہلِ دہلی است چندین سال شده که در خانقاهِ شریف است و لسبب عیال داری خانه درین شهر موسیٰ زیئی میدارد با وجود ناداری و غربت تعلق باکسی ندارد و گاہی ذکر

تنگی معاش پیش ما نیاورده با با ہر کس کہ بتوکل وقناعت کمر بست حق تعالےٰ برائے او سبب خیر مہیّا می سازد و ایں مصرعہ فرمودند ع

خدا خود میر سامانست ارباب توکل را

ملفوظ سوم

روزے در حضور پر نور حاضر شدہ مشرف بشرف آستان بوسی گردیدم خط ملا محمد رسول آخوندزادہ صاحب کہ یکی از خلفائے حضرت قبلہ اند از خراسان آمدہ دران مندرج بود کہ من برائے استقامت زمستان جائے در تنگ[1] ساختہ ام کہ درینجا آسائش گرمی است چندان شدت گرمی نیست و در تعمیر مکانات و حجرہا مشغول ہستم حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ یک لحظہ سکوت فرمودہ ارشاد فرمودند کہ جمیع کارہائے دینی و دنیاوی بر نیت موقوف اند اجر و ثواب بر نیت مرتب من کہ تعمیر مکانات و حجرہا و خدمت خانقاہ شریف حضرت قبلہ نور اللہ مرقدہٗ الشریف می کنم محض للہ فی اللہ برائے مہمانان مسافران کہ از اوطان بعیدہ در طلب خدا می آیند و برائے طالبان درویشان کہ برائے یاد الٰہی درین جا متوقف اند و عبادت و ذکر مولیٰ جلشانہ می کنند نہ این کار برائے راحت نفس خویش و عیال اطفال خویش می کنم۔

ملفوظ چہارم

روزی این ہیچمدان بمحفل عالی مقام حاضر شد پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ شخصی آمد تحفہ خربوزہ نورسیدہ برائے طمع دنیاوی آوردہ فرمودند کہ مردمان ہمچنین می دانند کہ نزد عثمان دولتیست کہ

---

[1] تنگ نام جائیست کہ در ملک خراسان علاقۂ قندہار بر زمین سرگو واقع است و تنگ از ہمیت می گویند کہ دو کوہ یکے از جانب مشرق و یکے از جانب مغرب در یکجا واقع اند و در میان ہر دو کوہ دو نہر آب روان کہ یک را مخرج از کابل و ثانی را مخرج از غزنی است و در انجا در تنگ از قدیم جاری اند ۱۲ منہ۔

تمام ندارد و بعضی بر ما گمان کیمیا دارند حالانکہ حال من انیست ہر فتوحات کہ بمن میرسد خرچ درویشان میکنم و غم سیم فردا اندارم وایضاً باز ارشاد فرمودند کہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب قبلہ توکل و قناعت باین حد داشتہ بودند کہ یکبار برائے خرچ کردن در دست چیزی نبود فاقہ رو نمود اندرون یک حجرہ داخل شدہ در او بر خود بستند باین خیال کہ این جامہا کہ بر بدن دارم کفن است و این حجرہ گور ما است چرا مردانرا برائے تجہیز و تکفین خود مبتلا سازم سیزدہ روز در حالت فاقہ دران حجرہ بودند کہ شخصی آمد بر در حجرہ استادہ آواز کرد کہ این سیزدہ روپیہ برائے جناب آوردہ ام قبول فرمایند حضرت شاہ صاحب قبلہ آواز ندادا آخرالامر آن شخص مذکور مبلغان مذکورہ در روزنِ دروازہ اندرونِ حجرہ انداختہ بعد ازان کار حضرت شاہ صاحب قبلہ جاری شد و ہمیشہ عادت شریفہ این بود کہ برائی خرچ خانقاہ شریف قرض گرفتہ صرف درویشان میکردند حتیٰ کہ رفتہ رفتہ تا دہ ہزار روپیہ نان بائی قرض میشد بعد رسیدن فتوحات اول قرضہ سابقہ ادا می فرمودند بقیہ را خرچ خانقاہ شریف می نمودند و بعد تمامش قرض گرفتن شروع می کردند وایضاً فرمودند کہ از شخصی عیالدار توکل و قناعت بسیار مشکل است اگر او بر نفسِ خود قادر شدہ توکل اختیار میکند زن و فرزند او متوکل نمیشوند بمصداق آیتہ کریمہ یَاۤ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْہُمْ ضرور در بلاو فساد می اندازند باید کہ کدام کسب یا ہنر کہ از اکلِ حلال باشد اختیار نماید کہ سنتِ پیغمبران علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسّلام است۔

ملفوظ پنجم

روزی این حقیر پُر تقصیر در حضور پُر نور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر شد ارشاد فرمودند کہ یکروز شخصے سائل خراسانی آمد و گفت کہ ترا خدا تعالےٰ بادشاہی دادہ است مرا جامہ ہای پوشیدنی از سر تا پا بدہ من باو گفتم کہ اوّل بادشاہی ما ثبوت کن یعنی بادشاہان

را ملک می باشد مارا ملک ظاہر کن بعد ازاں سویم حصہ از پادشاہی خود شمارا می بخشم اگر تو ازیں راضی نمیشوی نصف پادشاہی بشما خواہم داد شخصی سائل لاجواب گشت و بیان نمود که غرض من سوال است پس ہر چہ دادنی بود موافق سوال او دادم۔

فَائدۂ کلام :- باز فرمودند که در عالم مشہوری غناء ما ببرکت حضرت پیر و مرشد ما قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس شدہ است ورنہ در جہان مثل ما مسکین نیست۔

ملفوظِ ششم

روزی این فقیر در محفلِ فیض منزل حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر شدہ شرف آستان بوسی حاصل کردہ در حضور فیض گنجور شخصی سکھ مسمیٰ گیان سنگھ آمد قدمبوسی حاصل کردہ عرض نمود که بندہ نامِ نامی آنجناب شنیدہ آمدہ است مارا در اسلام داخل نمایند و کلمہ شریف و ذکر اسمِ ذات تلقین فرمایند حضرت قبلہ یک خادم را ارشاد فرمودند که جوڑا[1] این را ببرید و تمام سرش را ببرید و تمام را بتراشید بعد ازان تلقینِ دینِ متین فرمودہ خادمی را ارشاد کردند که این را ترتیب نماز بیاموزاند و نامش عبدالکریم نہاد بعد سہ روز او بیعت نمودہ ذکر قلبی فرمودند فی الحال قلبِ او جاری گشت و یک ساعت مجذوب شد۔

ملفوظِ ہفتم

روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی از حاضرین مجلس عرض نمود که قبلہ در باب حلقہ برائے مایان چیزی سند ہست ارشاد فرمودند که دریں باب چندیں احادیث وارد اند این حدیث از زبان درافشان خواندند عن ابی سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ، قال خرج معٰویہ علیٰ حلقۃ فی المسجد، فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ

---

[1] جوڑا بمعنی لٹ ۱۲ منہ

مَا اجلسکم الا ذلک قالوا اللہ مَا اجلسنا غیرہ قال اما انی لم استحلفکم تہمۃ

لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ

حدیثا منّی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃٍ من اصحابہ

فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا اجلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علیٰ ما ھدانا للاسلام

ومن بہٖ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذلک قالوا آللہ ما اجلسنا الا ذٰلک قال

اما انی لم استحلفکم تہمۃ لکم ولکنہ اتانی جبرئیل فاخبرنی ان اللہ عزوجل

یباھی بکم الملائکۃ ؛

ملفوظ ہشتم

روزی این عاصی پُر معاصی بحضور والا حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ

بعد نماز فجر برائے خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجدّدیہ است نشستند و

جمیع خادمان درویشان خانقاہ شریف گرداگرد یک از دیگری جدا جدا یعنی پس وپیش

درمیان فرجہا گذاشتہ نشستند حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ این چنیں

نباید کہ شیطان ازیں فرجہا درون می آید مانند بچۂ بز در حدیث شریف وارد است بعد از

فراغ ختم وحلقۂ این عاصئ پر معاصی عرض نمود کہ قبلہ از زبان درافشاں حدیث شریف

فرمایند حضرت قبلہ ایں حدیث خواندند عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رصّوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہٖ انی لاری الشیطان

یدخل من خلل الصف کانہا الحذف رواہ ابو داؤد ۱۲ وایضاً۔ ارشاد فرمودند کہ برائے

خواندن مشکوٰۃ شریف وبخاری ومثنوی مولانا روم صاحب ودیگر کتب احادیث استعداد

وافرہ وتشکا ثرہ می باید واکثر علماء وفضلاء قرآن شریف می خوانند وتفسیر ہا می خوانند لکن

کما حقہ نمی فہمند پس این شعر خواندند۔ شعر

جمیع العلم فی القرآن لکن　　　تقاصر عنه افهام الرجال

وایضاً ارشاد فرمودند که حضرت پیر و مرشد ما برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف روزی یک کلام مجید مرا بخشیدند من عرض کردم که قبلهٔ مرا شروع نیز بفرمایند حضرت مارا شروع فرمودند همین طور سه بار و در اوقات متفرقه حضرت قبله قرآن شریف تبرکاً شروع کردم بعد از چندین سال که برائے زیارت حرمین الشریفین رفتم و بوقت واپسی در بندر عدن آمدم در انجا تاثیر و فائده شروع کردن کلام الله شریف که از حضرت پیر و مرشد خود تبرکاً کرده بودم حاصل گشت و حجاب مقطعات[1] و متشابهات قرآن مجید از من برداشته شد. راقم گوید عفی عنه ازین کلام حضرت قبله قلبی و روحی فداه معلوم گردید که فوائد و تاثیرات بعضی مقامات بعد از چندین سالها سال بظهور می آیند، بعد ازان سبق مکتوبات حضرت خواجه محمد معصوم صاحب شروع شد در اثناء سبق حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که فقهاء که الصاق کعبین در وقت رکوع و سجود نوشته اند مراد حدیثی که درین باب وارد است نفهمیده اند مراد ازان محاذات و تسویه صفوف است دریں باب جناب حضرت شاه عبد الغنی صاحب از مکه معظمه یک رساله بنام حقیر و حقائق و معارف آگاه مولوی غلام حسن صاحب فرستاده بودند۔

ملفوظ نهم

روزی در مجلس شریف حاضر شدم در آنوقت سبق مکتوبات حضرت امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه شروع شد در اثناء سبق حضرت قبله قلبی و روحی فداه ارشاد فرمودند که زمینِ هندوستان را شرفیست او نا جاهل انجا در فهم و ذکا و عقل و فکر از عالم اینجا فوقیت می دارد که اکثر مردمان این ملک برائی تحصیلِ علم به هندوستان میروند و در عرصهٔ قلیل علم تحصیل نموده می آیند۔

---

[1] از لسان درفشان حضرت قبله این قصه من هم شنیده ام لکن فرموده اند آثار مراقبه حقیقة قرآنیه کما حقه حاصل شد و پیش ازیں این قدر نبود. ۱۲ مولانا حسین علی واں بھچراں

ملفوظ دہم

روزے فدوی در محفل فیض منزل حاضر گردیدہ سبق کتاب درالمعارف پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ شروع کرد وقتی کہ عبارت باینجا رسید (والیضاً در آں روز تذکرہ اسمائی خواجہای نقشبندیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آمد۔ حضرت ایشان فرمودند کہ خواجہائی نقشبندیہ کہ ختم ایشان مشہور است ہفت اند اوّل خواجہ عبدالخالق غجدوانی دوئم خواجہ عارف ریوگری، دوئم خواجہ محمود انجیر فغنوی، چہارم خواجہ علی رامتینی، پنجم خواجہ بابائی سماسی، ششم خواجہ امیر کلال، ہفتم خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم اللّٰھم ارزقنی من فیوضاتہم ولا تحرمنی من برکاتھم امین یارب العالمین ہ عاصی پُرمعاصی عرض نمود کہ قبلہ این خواجگان کہ پیران برائے ما اند در دیگر طرقہا ہمین خواجہا اند یا دیگر و دیگر عوام النّاس کہ برائے حاجات دنیویہ ختم خواجگان می خوانند ہمیں بزرگان مُراد اند یا دیگر حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ارشاد فرمودند کہ برائے ہر کس پیرانِ خود خواجگان خود اند و برائے ما ہمیں پیرانِ ما خواجگان اند و فرمودند کہ من ہم یک روز بخدمت حضرت پیر و مُرشد خود نَبرد اللہ مرقدہ المنیف دریں باب عرض نمودہ بودم ہمیں جوابے زبانِ گوہر فشان صادر شدہ بُود۔

ملفوظ یازدہم

روزی این عاصی پُرمعاصی بوقتِ تہجد بحضور حضرت قبلہ حاضر بود درآنوقت حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ برمزارِ پُرانوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہُ المنیف متوجہ نشستہ بودند بعد از چند ساعت از انجا برخاستہ در صحنِ مسجد خانقاہ شریف استراحت نمودہ کہ ظاہراً جامۂ باریک بر وجود مبارک خود انداختہ مثل خواب در ذکر مشغول شدند بعد از چند ساعت مؤذن اذانِ فجر داد حضرت قبلہ قلبی وروحی

فداہ برائی خواندن سنت برخواستند و فرمودند کہ وقت سنّت است سیّد امیر شاہ صاحب بخیال اینکہ شاید حضرت صاحب بخواب رفتہ بودند عرض کرد کہ برائی وضو آب بیارم فرمودند حاجتِ وضو ندارم واز کمال کسر نفسی بیان ساختند کہ من گنہگارم و ہیچ عمل ندارم بعد ازاں درجوش آمدہ این ابیات فرمودند۔

قطعہ

بزمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا برآمد — کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی
بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند — کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

ملفوظ دوازدہم [۱۲]

روزی در حضور پر نور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر شدم درآن وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکہ عبارت باینجا رسید (کہ فرضاً اگر عمر نوح بدہندم خطرۂ غیر خطور نکند) عرض کردم کہ قبلہ معنی این کلام فیض نظام چیست حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ اینمعنی ارشاد فرمودند کہ خطرۂ غیر در باطن او ہیچ تصرّف نکند کہ مانع باشد از ملکۂ حضور او۔

ملفوظ سیزدہم [۱۳]

در حضور پُر نور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر شدم درآن وقت حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت صاحبزادہ مولوی محمّد سراج الدّین صاحب مدظلّہٗ و عمرہٗ در رشدہ بخدمت حضرۃ قبلہ عرض نمود کہ ختوم حضرت چگونہ مقرر شدہ اند ارشاد فرمودند کہ حضرت حاجی صاحب پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہٗ المنیف پیش حضرت قبلہ شاہ احمد سعید صاحب عرض کردہ بودند کہ چیزی از کلام فرمائید کہ برائی حضرت قبلۂ ما بہ نیتِ ثواب ختم خواندہ شود حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ یا رحیم کل صریخ

ومکروب وغیاثه ومعاذه یارحیم ارشاد فرمودند کہ جناب حضرت مولوی رحیم بخش صاحب دربارۂ طلب کردن اجازت ختم شریف از دہلی عریضہ تحریر کردہ بود جناب حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہٗ المنیف در جواب آن عریضہ این ختم شریف ارقام فرمودند رب لاتذرنی فردا وانت خیر الوارثین بعد ازان من ہم پیش پیر و مرشد خود عرض کردم کہ برائے خواندن این ختم شریف مرا ہم اجازت دہند فرمودند ترا ہم اجازت است پس حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ دیگر ختم ہائے حضرات نیز این چنین جاری شدہ اند درین میان جناب حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب و جناب مولوی حسین علی صاحب التماس نمود کہ قبلہ این ختم شریف در حیاتی پیران جاری شدہ بودند یا بعد وفات از زبان درافشان فرمودند کہ در حیات پیران مقرر شدہ بودند بعد ازان جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح و جناب مولوی صاحب موصوف سوال کردند کہ قبلہ برائے خواندن ما خواران ہم چیزی از کلام اجازت فرمایند ارشاد فرمودند کہ من این قدر لیاقت ندارم کہ برائے ما ختم خواندہ شود باز التجا نمودہ کہ قبلہ سُنّت حضرات ہمین چنین جاری آمدہ است کہ برائے ما کمینگان مجدد حضرت الیشان ہستند کہ فیض و نفع از الیشان گرفتہ ایم بعد از تامل فرمودند کہ این جرأت کردہ نمی شود کہ در وقت حیات فقیر بحضور مزار پُر انوار پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہٗ المنیف ختم برائے فقیر خواندہ شود بعد ازان جناب مولوی حسین علی صاحب عرض نمود کہ قبلہٗ ما کمین گان در دعاہائے دیگر خوانیم بعد از توقف در روز دیگر جناب حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی سراج الدین صاحب پیش حضرت قبلہ عرض نمود کہ قبلہ چیزی از کلام برای ختم شریفش ارشاد فرمایند کہ حضرت قبلہ این حدیث شریف آخر بخاری از زبان گوہر فشان خواندند این است حدثنی احمد بن اشکاب حدثنا محمد بن فضیل عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان

حبیبتان الی الرحمن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم ؕ وارشاد فرمودند کہ اوّل صد بار درود شریف و نہصد بار این حدیث
شریف یعنی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم مع زیادت لفظ آخری وبحمدہٖ
وصد بار درود شریف آخر چنانچہ معمول دیگر ختوم است خوانده شود لکن در حین حیات فقیر
در خانقاه شریف نخوانده شود بعد ازان اختیار است وایضاً فرمودند کہ لفظ وبحمدہٖ کہ در آخر
حدیث زیادہ کردہ شدہ پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہٗ المنیف ہمین طور
فقیر را برائی خواندن وظیفہ نشان دادہ بودند وفقیر ہموارہ بعد صلوٰۃ تہجد وظیفہ می خواند در ترمذی
شریف جلد دویم باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید در یک
حدیث من قال سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ غرست لہٗ نخلۃ فی الجنۃ ودر حدیث
دیگر من قال سبحان اللہ وبحمدہٖ مائۃ مرۃ غفرت لہٗ ذنوبہ وان کانت مثل
زبد البحر نیز آمده است ۔

ملفوظ چہاردہم[۱۴]

روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم دران وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم
صاحب شروع گردید در اثنائے سبق جناب مولوی حسین علی صاحب سوال کرد کہ قرائت شوم
اگر شخصی سورۃ واقعہ چنانچہ در حدیث شریف آمده است من قرء سورۃ الواقعۃ
کل لیلۃ لم تصبہ فاقۃ ابداً برائی تنگی رزق بخواند غایۃ الامر اینکہ ثواب قرأۃ حاصل
نشود لاکن اینکہ گناہ باشد چنانچہ ریا در عبادت حضرت قبلہ فرمودند بے شک گناہ نیست ولکن
نزد اہل اللہ درین وبال است باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ اگر شخصی
کسبی بطریق موافق شریعت کند گناہ ہم نیست و وبال ہم نیست و در خواندن قرأۃ برائی تنگی رزق
چہ وجہ است کہ وبال دارد حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ از زبان در افشان این سلک منظوم

از دہان مبارک اظہار فرمودند کہ قرارۂ قرآن شریف مہیا برائی امری عظیم بود بحکم استعدادی
خویش در غیر مصرف اصلی خود آنرا صرف کرد بخلاف کسب، کہ او موضوع برائی ہمین امر است۔

ملفوظ یا نزدہم روزی این عاصی پُرمعاصی در حضور آن قبلۂ انام حاضر گشت در آن
وقت سبق مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب شروع شد در اثنائے سبق جناب مولوی
حسین علی صاحب سوال کرد کہ قبلہ چون مدار کار درین طریقہ بر صحبت پیر و مرشد منحصر است و صحبت
ما مردمان بہ نسبت عذرہا خانگی یا بسبب عدم کمال محبت میسر نمے شود لکن بسیاری از
ارباب کمال چرا صحبت دائمی اختیار نہ نمودند بلکہ مدتہا در صحبت شیخ ماندہ باز مرخص میشوند
باعثش چیست حضرت قبلہ فرمودند کہ بیشک صحبت شیخ ضرور است و ترک صحبت آن نہایت
مخل بلکہ اہل تصوف فرمودہ اند ہر کہ تا دہ روز ماند از واردین است و اگر یازدہ دوازدہ روز
ماند از زائرین است و آنکہ جان خود پیش پیر می سپارد مثل کالمیت بین یدے الغسال
شود آن حکم مُرید دارد۔ لکن چون پیر کامل مکمل می داند کہ این مرید باین قدر رسیدہ کہ غیبت
و بُعد این را ضرر نخواہد رسانید و در فرستادن آن منافع متعلق می باشند۔ لاچار آن را
رخصت کنند و آنہم این چنین غیبت نباشد کہ باز بالکل ملاقات حاصل نشود بلکہ مدت بعد مدت
می آیند باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض نمود کہ قبلہ حال مانند ما واردین چگونہ باشد
فرمودند این ہم خوب است ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔

ملفوظ شانزدہم روزی در حضور حاضر شدم در آن وقت مکتوبات حضرت خواجہ
محمد معصوم صاحب شروع شد وقتیکہ سبق بمکتوب بست و سوم جانان بیگم رسید حضرت قبلہ
قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہندوستان را حق تعالی فہم و ذکاء علم و دانائی عطا فرمودہ است
اکثر باشندگان آنجا ذکی الطبع می باشند بیان فرمودند کہ در دہلی شریف دختر فرزند جناب شاہ
عبد العزیز صاحب وعظ کلام اللہ شریف و حدیث شریف و مثنوی مولانا روم صاحب می
کردند و جمعی زنان کثیر در وعظ او جمع میشدند و ایضاً ارشاد فرمودند وقتیکہ فقیر در ہندوستان

رفته بود دراں وقت مراسلات از طرف مستورات نزد فقیر می آمدند وعبارت های گوناگون ورنگین والفاظ علمیہ ولغات دقیقہ درآن مندرج می بودند کہ علماء ایں ملک این چنیں خطوط نخواہند نوشت۔

ملفوظ ہفتدھم روزی پنجشنبہ بعد از صلوٰۃ عصر سوئم محرم الحرام ۱۳۱۳ھ کمترین وکہترین خادم دیرین بحضور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر بود حضرت قبلہ احوال حال خویش بایں طور ارشاد فرمودند کہ وطن ما از اباء واجداد شہر لونی است روزی بپاس خاطر برادرم محمد سعید کہ دراں وقت نزد ماموں صاحب مولوی نظام الدین در شہر کھوتیہاران سبق زلیخا می خواند من جا مہای پوشیدنی درانجا بردہ برادر عزیز را رسانیدم بعد ازاں ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شما از پیر من کہ اسم مبارک ایشان حضرت حاجی دوست محمد صاحب است وکٹری ایشاں نزد شہر چودہواں قیام میدارد خبرے واحوالے میداری یا نہ من در جواب بیان کردم کہ مارا ہیچ خبر نیست ونمیدانم کہ پیر شما کدام کس ہستند وکدام جا قیام میدارند وقتیکہ از انجا واپس میشدم ماموں من مولوی نظام الدین صاحب فرمودند کہ شہر چودہواں درراہ شما است سلام من بہ پیر من برسانید وعرض بکنید کہ درویشان جناب کہ برائی کاری درایں جا آمدہ اند فردا حاضر بحضور خواہند شد بندہ رخصت شدہ بشہر چودہوان درکٹری حضرت ایشان آمدہ بطور عابر سبیل پیش حضرت صاحب رفتہ پیغام سلام ماموں صاحب خود رسانید حضرت صاحب بمن مخاطب شدہ فرمودند درویشان من کہ درانجا رفتہ اند کدام وقت می آیند عرض نمودم کہ قبلہ فردا خواہند آمد پس ہمی قدر گفتگو کردہ روانہ بدرس خویش شدم بعد از چند مدت غلبۂ ذوق وشوق الہیہ دردسیدہ و ہر وقت وہر لحظہ استغراق طاری مے شد حتی کہ از مطالعہ کتاب وسبق بازماندم پیش اُستاد خود عرض کردم کہ حالاً از من تحصیل علم نمی شود کہ محبت الہی روز بروز بکمال غلبہ می کند ارادہ مصمم می دارم کہ پیش کسی اہل اللہ حاضر شدہ بیعت نمایم اُستاد صاحب فرمودند این آخر ہدایہ کہ قدری باقیست باتمام رسانید بعد ازاں انشاء اللہ تعالی من نیز ہمراہ شما میروم وہر دو یکجا بیعت می نمایم

من عرض نمودم کہ در انتظار ختم کردن ہدایہ چند روز توقف باید ومارا اضطراب بدرجہ کمال است
کہ استغراق ہر وقت غالب است و بہ ہیچ کار نمیگذارد من ضرورہ بفضلہ تعالیٰ فردا روانہ خواہم شد
درایں اثنا برادر کلان اُستاد من کہ اُستاد اُستاد من بودند فرمودند کہ اگر اختیار کردن فقیری ارادہ شما
بالیقین است بسیار مناسب است کہ باینکار محکم باش من بیان کردم کہ حالاً از تہ دل ہمیں
ندامی برآید۔ کہ بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب بیعت نمایم بعد ازاں از
دراس خود بارادۂ بیعت روانہ بطرف شہر چودھوال شدم وقتیکہ برنہر شہر موسیٰ زئی رسیدم
از سبب ذکر وغالب شدن نسبت حرارتے سخت در وجود من پیدا شد یک لحظہ در نہر نشستہ
غسل کردم باوجودیکہ دراں وقت ایں چنیں قوۃ داشتہ بودم کہ اگر در ماہ ہاڑ از وقت دوپہر
تشنہ روانہ میشدم تا وقت غروب آفتاب سفر پیادہ میکردم واز سبب گرمی دل
تنگ نمی شد بعدہ از انجا روانہ شدہ وقت عصر روز جمعہ ۸ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۶ سنہ
ہجری بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب حاضر شدم و عرض بیعت
نمودم حضرت انکار فرمودند کہ فقیری اختیار کردن بسا مشکل است باز عرض کردم کہ
من محض برای ایں کار تیار شدہ آمدہ ام واز ہر چیز تعلق برداشتہ ام ولیس پشت
کردم ہر چیز را ودادم سہ طلاق، فرمودند کہ باش بعد صلوۃ مغرب مرا از سعادت وشرف
بیعت مشرف فرمودند دراں وقت حالتی عجیب وغریب بظہور آمد وقبل ازیں علم صرف
ونحو وعقائد وفقہ واصول وتفسیر ودیگر علوم ضروریہ ہمہ یاد بودند بعد ازاں در علم حدیث مشکوۃ
شریف وصحاح ستہ یعنی صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی۔ سنن ابوداؤد۔ نسائی
ابن ماجہ ودر علم اخلاق احیاء العلوم کامل ودر علم تفسیر معالم التنزیل تمام۔ وعلم سیر تمام وکمال
ودر علم تصوف۔ مکتوبات قدسی آیات جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب ہر
سہ جلد ومکتوبات جناب حضرت خواجہ محمدؐ معصوم صاحب ہر سہ جلد بہ تحقیق تمام ودیگر جمیع کتب
تصوف کما حقہ، سنداً از حضرت پیر دمرشد خود خواندم روزی حضرت پیر ومرشد مرا ارشاد فرمودند کہ

ترا آنزد ذریادست کہ پیغام سلام مامون خود پیش من رسانیدہ بودے من عرض کردم کہ مرا خوب یاد است از زبان در افشاں فرمودند کہ من در آں روز در پیشانی تو نسبت حضرات خود مشاہدہ کردہ بودم و در خود دانستم کہ ایں شخص ضرور از فیض و نسبت حضرات ما رنگین مالامال خواہد شد و بعد ازاں چند مدت منقضی شد کہ تو نیامدی و در دل خود خیال کردم کہ شاید در کشف من غلط واقع شدہ حالانوشتہ ازلی تو بظہور آمد بعد ازاں مارا حضرت قبلہ گاہ میفرمودند کہ ترا مناسب است کہ علم منطق قدری بخوان من پیش حضرت عرض نمودم کہ قبلہ برائے خواندن منطق دل نمی خواہد چرا کہ مقصود خدا ہست بعد چند روز فرمودند کہ مراسفید ریش یعنی حضرت خضر علی نبینا علیہ السلام مے فرمایند کہ عثمان را برائی خواندن علم منطق مجبور نکند کہ مقصود خدا ہست باز فرمودند کہ مارا در ہر کار سفید ریش صلاح میدہند و بغیر صلاح او ہیچ کارے نکنم

ملفوظ ہیجدہم روزی در حضور پر نور حاضر گردیدم دراں وقت حقائق و معارف آگاہ جناب صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب پیش حضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ عرض نمود کہ قبلہ از جمیع کتب تصوف و طریقت حاصل اتباع حبیب خدا است صلی اللہ علیہ وسلم یا چگونہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بیشک بغیر اتباع حبیب خدا ہیچ فیض حاصل نے شود لکن دریں زمانہ متابعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسا مشکل شدہ است و از جمیع کتب تصوف و طریقت برائے عوام الناس مقامات عشرہ کہ مراد از توبہ[۱]۔ و انابتہ[۲] و زہد[۳] و قناعت[۴]۔ و ورع[۵]۔ و صبر[۶] و شکر[۷]۔ و توکل[۸]۔ و تسلیم[۹]۔ و رضا[۱۰] است حصول کردن است و حالات اسرار کہ سر الہیتہ نصیب خاصانست کہ دریں زمانہ بسا مشکل از ہزاراں یک یک خسہ باز مے باشند ایں نعمت عظمیٰ کہ نصیب ازلی او شانست حاصل می نمایند۔

ملفوظ نوازدہم۔ روزی ایں خادم در محفل فیض منزل حاضر گردید دراں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یکبار جناب حضرت لعل شاہ صاحب برائی حج بیت اللہ شریف بطرف حرمین الشریفین تشریف بودہ بودند در مدینہ منورہ یک گردہ درویشان

بمعہ پیر اوشان دیدند کہ حلقہ زدہ می گردیدند و دست بدست بود دست میزدند و میخواندند یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ و پیر اوشان بطور توجہ بطرف یک مُرید خود نگاہ کردہ ضرب حق زد باز ہمیں طور گردیدند و پیر اوشان باز ہمیں طور بطرف دیگر مرید خود نگاہ توجہ کردہ ضرب حق زد علی ہذا القیاس ہمیں طور تمام درویشان خود را توجہ نمودند من گفتم کہ طریقہ قادریہ داشتہ بودند و ایضاً بیان فرمودند کہ فقیر نیز وقتیکہ برائے حج شریف رفتہ بود و بعد تمام کردن ارکان حج بمدینہ منورہ جان خود را رسانیدم و جائی استقامت ما متصل روضہ مطہرہ بود یک روز دوست داری آمد و گفت تشریف بیارید کہ تماشای مردمان قادریہ بینیم کہ معمول ذکر ایشان عجب طریق است او را جواب دادم کہ فقیر برائی تماشا دیدن و غیبت و عیب جوئی دیگران نیامدہ است فقیر برای عاجزی و زاری آمدہ است کہ مرا حق تعالیٰ اتباع حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم کامل عطا فرمایاد و ایضاً ارشاد فرمودند کہ فقیر اکثر بخدمت فقرا برای ملاقات و حصول شرف صحبت ازیں جہت نمیرود۔

ملفوظ بستم۔ روزی ایں خادم گمنام در حضور آں قبلۂ انام و کعبۂ خواص و عوام حاضر گردید در آں وقت تذکرۂ فنا درمیان آمد عرض کردم کہ قربانت شوم انسان را کہ اول درجہ فنا حاصل شد پس ازاں معرفت الٰہی کہ مقصود اصلیست چہ حاصل میشود۔ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ فنا عبارت ازیں است شخصی را باید کہ نہ بشادی جہاں شاد میشود و نہ بغمی جہاں غمگین میشود و جمیع اعمال و افعال و ذات خود را و جمیع ممکنات را ہیچ میداند و نیست و نابود می بیند بجز خدائی عزوجل پس میسر شدن ہمیں فنا[1] کمال معرفت الٰہی است

ملفوظ بست و یکم روزی فدوی بمحفل عالی حاضر گردید دراں وقت شدت گرمی بسیار بود شخصی استادہ شدہ باد زدن برائ دفع گرمی بر سر مبارک حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ جنبانید۔ ازیں کار او را منع فرمودند کہ ایں چنیں استادہ خدمت کردن نباید بنشیں او بنشست باز آں شخص

---

[1] فی المکتوبات المعصومیۃ المعرفۃ ہو الفناء ۱۲

عرض کرد کہ قبلہ من خادم ہستم پس خدمت کردن مارا واجب است فرمودند کہ بیشک خدمت جائز است لیکن آنقدر کہ در شریعت مصطفویہ روا ہست نہ خلاف آن پس شنیدن این کلام فیض نظام از زبان گوہر فشان شخصی مذکور یک نعرہ زدہ مجذوب شد یکی مولوی در آں محفل نشستہ بود حضرت قبلہ باو مخاطب شدہ فرمودند کہ نسبت حضرت خواجہ نقشبند صاحب قبلہ آسانست چنانچہ بہ بینید حال این شخص مجذوب را و نسبت مجددی حضرت جناب امام ربانی صاحب مشکل است۔

ملفوظ بست و دوم۔ روزی این کمترین بآں قبلہ اصحاب دین حاضر شد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بیان فرمودند کہ یک روز پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا در صحرا برائی قضا حاجت نشستند ناگاہ بے فہم یک برگ گیاہ سبز از زمین برکندند بعدہ چند سال ازیں امر استغفار کردند کہ خداوندا بید کردم کہ در ملک تو بغیر ضرورت اسراف کردم و ہمیشہ این عادت مبارک بود کہ اگر کسی از درویشان ادنی چیز مثل پا چکہ شتی یا پشاب و خاشاک وغیرہ اسراف بیجا میکرد بسیار ناراض شدہ زجر میکردند کہ این مال خدا ہست چرا اسراف و بے ضرورت صرف کردی بلکہ بردار بید و ازیں نفع حاصل نمائید۔ کل اشیا حکم مال دارد و مال را بی ضرورت نقصان و برباد کردن اسراف است۔

ملفوظ بست و سوم۔ روزی این خاکسار در حضور فیض گنجور حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ یکبار پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسبب خوف فساد دشمنان سفر خراسان را ترک نمودہ اقامت در کوہ کسیغر کہ بکوہ سلیمانی مشہور است اختیار نمودند وقتیکہ جناب حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ ازیں ماجرا خبردار شدند۔ مکتوب باین مضمون بنام نامی قبلہ ما تحریر فرمودند کہ دروغ بیفروغ را جز رسوائی نیست بکار بار خویش سرگرم باشند مصرع دیدہ احمد و دل ہمراہ تست

انت کافی انت شافی فی مہمات الامور　　انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝

ملفوظ بست و چہارم روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدم عرضے متضمن احوال رؤیا رکہ براین احقر گذشتہ بود بحضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ گذرانیدم مضمون خواب بعینہ مینویسیم قربانت شوم روز گذشتہ بوقت دوپہر در عالم رؤیا رمی بینم کہ بر مزار شاہ ترکمان صاحب کہ در قرب خانقاہ شریف دہلی واقع ہست گذر کردم و در دل خیال گذرانیدم کہ این بزرگ شاید صاحب نسب نیست شہرت بسیار دارند لکن اسناد بزرگی ایشان از کسی بسماع نرسیدہ است بغیر خواندن دعا و فاتحہ از انجا عبور کردم چند قدم از درگاہ ایشان بیرون نرفتہ بودم کہ احوال باطن این کمترین تباہ و برباد شد و بر قلب سیاہی بسیار طاری گشت نہایت حیران و پریشان ماندم حتی کہ از یں اندوہ طاقت رفتن نماند بنشستم بسبب خوف اینحالت باز برگردیدم و بر مزار شاہ ترکمان صاحب دعا و فاتحہ از دل خواندم فی الفور دراں ساعت حال خود را بحال دیدم دل اطمینان گرفت درہماں وقت بیدار شدم بلطائف خود متوجہ شدہ دریافتم کہ ذکر جاریست واجب دانستہ عرض نمودم اگر از تعبیر ایں خواب چیزی ارشاد فرمانید تسلی خاطر گردد و آیندہ بر آن عمل نمودہ آید ۱۲) حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بر پشت عرضی جواب ارقام فرمودند آں را تبرکاً ایراد مینمایم و آن اینست جواب بدظنی در حق مسلمان گناہی است در شرع شریف و بجہتہ عارضہ گناہ سیاہی بر باطن محسوس گردیدہ چون نادم و تائب گردیدی نورانیتہ ذکر ظاہر گردید و شاہ ترکمان صاحب مرحوم بزرگی باشند کہ مزار شریف ایشان در آن شہر مشہور و معروف است آیندہ در بارہ ہیچ کس از احیا باشد یا موتی بدظنی نباید نمود۔

ملفوظ بست و پنجم ۔ روزی ایں کمترین بحضور فیض گنجور بوقت تہجد در تسبیح خانہ حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بر بندہ مخاطب شدہ فرمودند کہ در روز عرس شریف حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ در باطن خویش ترقی تاثیر یافتہ

باز عرض کردم کہ قبلہ بسیار تاثیر معائنہ کردم فرمودند کہ در کدام مقام ترقی ویدہ عرض کردم کہ در مراقبات مشارب یعنی ہمہ لطائف در جوش وخروش آمدند وعجیب حالت روی نمود وچند ساعت عالم بے ہوشی غالب گشت باز میرا صاحب قلندر مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ دراں روز عرس شمارا چہ ترقی تاثیر بظہور پیوستہ او شان عرض کردند کہ قبلہ در خانقاہ شریف ہیچ روز تاثیر خالی نیست ولکن درروز عرس شریف کیفیتی ہویدا شد کہ از زمین وآسمان خبر ندا شتہ بودم بلکہ ایں چنیں معلوم گردیدہ کہ گویا از مزار پُر انوار شعلہ نور بیرون آمدہ بلند شدن گرفت حتی کہ تمام عالم خاص و عام را فرا گرفت باز حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ از زبان گوہر فشاں ارشاد فرمودند کہ عادت زنان ہر دیار وامصار است کہ ہر روز خانہ را جاروب میکنند واز گرد وغبار وخس وخاشاک صاف می نمایند کہ کدورت وکلفت دور میشود کہ مکین را از صفائی مکان زعمی خوش اسلوبی و رونق بنظر می آید وروشنائی خاطر زیادہ ترمے گردد۔ وقلب صوفی نیز ہمیں مثال میدارد باید کہ قبل از مراقبہ چند تسبیح استغفار وتہلیل کردہ گرد وغبار کہ بسبب جہانداری برقلب نشستہ است شست شو نماید خس وخاشاک کہ از جہت بشریت برقلب افتادہ است صاف کند واز جمیع خطرات دل را پاک سازد سوائی محبت حق تعالیٰ بعد ازاں مراقبہ کند و متوجہ فیض شود انشاء اللہ تعالیٰ فیض خالص می آید وفیض یاب گردد وروشنائی خاطر حاصل آید ورنہ از کدورت وآلائش کہ از علائق وعوائق برقلب استادہ است فیض را نیز مکدر مے کند چنانچہ بارش باران کہ پاک صاف مصفا بر کوہ میبارد وآب باران با گرد غبار آفاقی کہ بر کوہ افتادہ است آمیزد وبر بلندی وپستی کوہ کہ تودۂ خاک می دارد دراں آب باران خلط شد وقتیکہ آں آب زیریں کوہ آمد بسیار غلیظ ومکدر گردد کہ دل آدمی از حد نفرت میکند کہ نہ قابل نوشیدن میماند ونہ بشستن جامہ بکار می آید کہ خود مکدر است جامہ را چہ طور سفید مینماید بلکہ یک قطرہ ازاں آب اگر بر جامہ سفید می اُفتد جامہ را داغدار میسازد ونہ در پختن طعام ومالیدن آرد استعمال نمایند غرضی کہ در صفائی آب باراں ہیچ نقصان

نیست لکن از آمیزش خاک و آلائش خس و خاشاک بدرنگ و غلیظ و مکدر میشود سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ می فرمایند ؎

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید در شورہ بوم خس

بعض بعض ناواقف میگویند کہ در صحبت فلان فقیر این چنین تاثیر حاصل شد و در توجہ فلان بزرگ این چنین فیض حاصل گردد مگر جہال این زمانہ نمیدانند کہ چہ طور فیض شدہ است اگر فیض او فقیر صفائی میدارد فیض یاب کند و اگر فیض او بزرگ مکدر است دیگر آنرا نیز مکدر مے سازد تفصیل فرمودند کہ فقرا و بزرگان خیر شرع را نیز فیض می آید و تاثیر میدارند ولکن تاثیر و فیض اوشان مثال آب مکدر است کہ خود مکدر اند دیگر آن را ہم مکدر میسازند فائدہ از وے این حاصل می آید کہ انسان را بہوا و ہوس استادہ میکند و راغب میسازد بر لذات نفسانی و شہوانی و دل را سرد می کند از کارہائے دین و بزرگان اہل اللہ کہ تشرع اند فیض و تاثیر اوشان مثال آب مصفا میدارد پاک و صاف است و در قلوب مردمان زود تر سرایت میکند و فائدہ از فیض و تاثیر اوشان این ست کہ انسان را آمادہ میکند بر کارہائی دین و نفرت میدہد از لذات نفسانی و شہوانی و خاطر را سرد میکند از ماسوی اللہ و ایضاً فرمودند کہ بزرگان فرمودہ اند و اہل اللہ در کتب ہائے تصوف نوشتہ اند کہ صوفی را اول بیاید کہ ادب خانقاہ فقرا کند و در آنجا با ادب بماند کہ خانقاہ بزرگان جائے فیض است۔

ملفوظ بست و ششم یکبار حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در موسم زمستان با امراض گوناگوں مریض بودند و مردمان برائی عیادت از اطراف و جوانب بکثرت آمدہ بودند این خادم دیرین بحضور والا با آخر وقت تہجد حاضر گردیدہ در آن مجلس دیگر مخلصان و درویشان خانقاہ شریف نیز جمع بودند در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از زبان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ بعد از نماز مغرب در حالت مرض تکیہ زدہ نشستہ بودم و در دل خیال کردم کہ خداوندا این تمام مخلوقات کہ برائے عیادت مرض من جمع آمدہ اند و از جہت بیماری من در تکلیف

اند اگر وقت من بآخر رسیده است زود خاتمہ بخیر کن کہ مردمان بسبب من تنگ نشوند و اگر ایام زندگانی من باقی اند پس صحت عطا فرما کہ اضطراب دوستان و درویشان دفع شود دریں اثنا در قدری نقاہت از جہت امراض غالب شدہ و بیہوشی آمد در آن حالت دیدم کہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی صاحب و حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب و حضرت شاہ ابو سعید صاحب و حضرت شاہ احمد سعید صاحب و حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ برد اللہ مضجعہم الشریف و نور اللہ مرقدہم المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف ارزانی فرمودند و با فقیر مصافحہ نمودند و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام نیز تشریف فرما شدہ بفقیر مصافحہ کردند و از پیشانی مبارک ایشان تجلی نور مانند ستارہ بظہور پیوست در دل خیال کردم کہ تشریف آوری این حضرات کرام و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام از دو امر خالی نیست شاید کہ وقت فقیر بآخر رسیدہ است یا صحت حاصل میشود بعدہ یک ساعت کامل از زیارت ایشان مشرف بودم بعد ازاں آنحضرات کرام علیہم الرضوان و حضرت عزرائیل علی نبینا و علیہ السلام برخواستند از آن وقت در امراض فقیر قدری تخفیف معلوم میشود شنیدن این سخنان از زبان درافشان ہمہ حاضرین مجلس شکرانہ خداوند کریم ادا کردند۔

ملفوظ بیست و ہفتم در روز عرس شریف جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحضور قبلۂ انام حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداہ حاضر بودم کہ شخصی مولوی از خادمان پیش حضرت قبلہ آمدہ عرض نمود کہ قبلہ مرا برائی خواندن چیزی از وظیفہ فرمانید کہ بر آن مواظبت و عمل نمودہ آید ارشاد فرمودند کہ یک تسبیح استغفار بعد از نماز عصر و قبل از نماز مغرب بخوان و یک تسبیح استغفار و یک تسبیح سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم و بحمدہٖ بعد از نماز تہجد و قبل از نماز فجر بخوان انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ عظیم می بخشد۔

ملفوظ بست و ہشتم روزی در حضور فیض گنجور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر گردیدیم فرمودند کہ اگر جواب مراسلات نوشتہ اند بیار حسب فرمودہ آوردہ ملاحظہ کنانیدیم در جواب یک خط کہ بنام حقائق و معارف آگاہ جناب حافظ محمد یار صاحب بود این عبارت نوشتہ بودم کہ واقعہ جانگداز انتقال حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم چنان غم والم دادہ کہ از حد تقریر و تحریر بیرون است و چنان آتش بر دل افروختہ کہ سرد شدن آن ممکن نیست فرمودند کہ آیندہ این چنین الفاظ مبالغہ منویس و بجای آن از دست مبارک خویش این عبارت نگاشتند الحق انتقال حضرت شاہ صاحب مرحوم مصیبتی است سخت او تعالی شانہ آنمرحوم را غریق بحار غفران فرمودہ و پس ماندہ گان را بفیوضات حضرات کرام فائز سازاد برب العباد باز فرمودند کہ در جواب خطوط این چنین الفاظ باید نوشت کہ متضمن دروغ نباشد و سہل و عام فہم باشد ایضاً فرمودند کہ فقیر نیز چند بس سال خدمت تحریر جواب عرائضات و غیرہ پیش پیر و مرشد خود کردہ بودم روزی در یک عرضی بجای گلہ اکثر ان ارواتہ جات نوشتم فرمودند کہ باز این چنین لفظ غریب منویس۔

ملفوظ بست و نہم روزی فدوی بحضور فیض گنجور حاضر گردید حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از لسان گوہر فشان ارشاد فرمودند کہ عالمان این عصر میدانند کہ علم دینی دیگر است و علم تصوف و فقیری دیگر علم میخوانند و نمی فہمند کہ جمیع فقہا در کتب فقہ متابعت خدا و رسول نوشتہ اند پس بر این عمل کردن کما حقہ عین فقیری است و کمال تصوف اگر کسی را تشفی نمیشود بیاید نزد فقیر کہ در کتاب کنز از لطیفہ قلب تا دائرہ لاتعین کلہم تصوف بیان کنم انشاءاللہ تعالی بزبان خویش اقرار خواہد کرد کہ صحیح است و درست البتہ یک حالات مقامات اند کہ بواسطہ پیران کبار تا تیر ہر ہر مقام میرسد و درین باب علما را چہ تعلق و ایضاً فرمودند کہ کتاب مشکوٰۃ شریف از حضرت پیر دستگیر خویش قدسنا اللہ تعالی بسرہم الاقدس خواندہ ام و قتیکہ بر کتاب البیوع رسیدم حضرت قبلہ بفقیر مخاطب شدہ فرمودند کہ این را ہم میخوانی عرض کردم کہ قبلہ حاجت ندارم در کار بیع و شرا

ما را تعلقی نیست فرمودند که صلاح من نیز ہمیں است که این را بگذار که نه من چیزی میدانم و نه تو بعدهٔ حضرت قبله این بیت خواندند بیت

علم کثیر آمده عمرت قصیر، آنچه ضروریست بدان شغل گیر

باز کتاب الادب ما را شروع کنانیدند۔

ملفوظ سی ام۔ روزی در حضور فیض گنجور حاضر گردیدم شخصی عرض کرد که قبله بزرگیست در خانهٔ جا که برای ملاقات نزد خویش کسی نمیگذارد بعد از یک لحظه ارشاد فرمودند که حضرت پیر و مرشد ما قدس الله سرهٔ الاقدس یکبار از حد مریض بودند خادمان عرض کردند که قبله اگر بعد نماز عشاء کسی شخص نزد جناب نیاید بهتر است که چند ساعت استراحت می فرمایند فرمودند هر کس که برای ملاقات می آید هیچ کس را هیچ وقت ممانعت نکنید خلق الله که برائے زیارت فقرا و بزرگان میروند حسب اخلاص خویش فیض حاصل مینمایند کسی که اخلاص زیاده آورده است فیض زیاده می برد و کسی که اخلاص کم آورده فیض کم میبرد و کسیکه اخلاص نیاورده خالی از فیض میرود باز مثال فرمودند مردمان که در بازار میروند حسب توفیق خویش اسباب خرید مینمایند کسیکه زاد زیاده میدارد اشیاء زیاده خرید میکند و کسیکه زاد کم میدارد اشیاء کم خرید مینماید و کسیکه در دست هیچ ندارد خالی واپس می آید۔ سعدی شیرازی رحمة الله میفرمایند بیت

اے تہیدست رفتہ در بازار ترسمت بر نیاوری دستار

ملفوظ سی و یکم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم در آن وقت حضرت قبلهٔ قلبی و روحی فداه حاضرین مجلس را سخنان نصیحتانه عجیب و غریب میفرمودند در اثنای کلام این عبارت می خواندند که حضرت شاه صاحب قبله حضرت شاه غلام علی شاه صاحب دہلوی میفرمایند که اے برادر ہوس دیگر است و جانبازی دیگر امروز درویشی ملقمه فروشی است خدا تعالی ازین درویشی که دین فروشی است توبه دهد اول مسلمانی درست کنم بعدهٔ درویشی۔

ملفوظ سی و دوم روزی فقیر بحضور آن قبله بنا بر پیر در روز عید الضحی حاضر گردید ارشاد

فرمودند کہ روز عید عبارت از عبادت مولیٰ است و در این روز مردمان کہ از صبح تا شام نزد فقیر برای مبارکبادی می آیند و وقت فقیر ضائع میکنند چہ کنم نہ روگردانی از مردمان در این روز مناسب ندانم و ایضاً فرمودند کہ درویشان خانقاہ شریف را بعض بعض اوقات درکار خدمت خانقاہ شریف مشغول میدارم و درویشان این زمانہ کہ از علم تصوف خبر ندارند و کوتاہ فہم اند فائدہ این کار بہ نظر ایشان نمی آید فائدہ دراویش خانقاہ شریف کہ نان گندم مع اوام صبح و شام مہیا میخورند و جامہ بلا تکلیف می پوشند از خوراک و پوشاک ہیچ اندیشہ ندارند مبادا خطرات ماسوی اللہ در قلوب ایشان خطور نمایند ازین سبب گاہ گاہ درکار خدمت خانقاہ شریف مصروف میدارم کہ توجہ خواطر ایشان بآن طرف مائل نشود و ایضاً فرمودند فقہا کہ در کتب طلب العلم فریضہ نوشتہ اند صحیح است و لکن ہر کارے کہ انسان اختیار میکند طلب ہمان علم برای او درآن وقت فرض است مثلاً شخصیکہ ارادہ حج میدارد مسائل حج یاد داشتن درآن وقت او را فرض اند و شخصیکہ بجہا نداری تعلق میدارد مسائل بیع و شرا یاد داشتن او را فرض اند و کسیکہ مسکین است مسائل زکوٰۃ او را چہ فائدہ میدہند و کسیکہ مجرد است مسائل نکاح و طلاق با وجہ مناسبت دارند و ایضاً فرمودند کہ علم فقہ صوفی را فادری کثافت قلب پیدا میکند لکن جمال درستی عقائد آن تقصیر را مضمحل سازد۔ درآن وقت جناب مولوی حسین علی صاحب نیز حاضر حضور نشستہ بودند حضرت قبلہ این خادم دیرین را ارشاد فرمودند کہ از تسبیح خانہ کتاب منتخب جلد اول مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیار حسب فرمودہ آوردم جناب مولوی صاحب موصوف را این عبارت نشان فرمودند۔ عبارت مکتوب ہشتم۔ و علماء ظاہر اہل سنت ہر چند در بعضی اعمال مقصر باشند اما جمال درستی عقائد انہا در ذات و صفات آن قدر نورانیت دارد کہ آن تقصیر در جنب آن مضمحل و ناچیز در نظر می در آید و بعضی متصوفہ با وجود ریاضات و مجاہدات چون در ذات و صفات آن قدر درستی عقیدہ ندارند آن جمال در انہا یافتہ نمی شود و محبت علماء و طلبۂ علوم بسیار پیدا شدہ روش ایشان خوش می آید

و آرزو دارند که در حجرهٔ کہ اینہا باشد و تلویح را از مقربات اربعہ بطالب علمی مباحثہ میکنند و ہدایہ فقہہ نیز درس کرده میشود و در معیت و احاطہ علمی با علما شریک است۔

ملفوظ سی و سیوم روزی این کمترین خادم دیرین در حضور عالی حاضر گردید ارشاد فرمودند که وقت بآخر رسیده است و اکثر مردمان این زمانه که نزد فقیر می آیند اظہار مرادات خویش نموده برای حصول تمنائی دلی و مقاصدات جانی استمداد دعا میخواہند و برای سرانجامی امورات تحتے دنیویہ مطلب دعا میدارند و حالانکہ برای ہر علم موضوع است و ما لہ و ما علیہ و ضروری برای فقیری پیران و مریدان را ترک مرادات خود است و گذشتن از خیالات ماسوے اللہ و ایضاً فرمودند که اولاد دو قسم است یکی اولاد صوری و دیگر اولاد معنوی اولاد صوری را نسبت بطرف حضرت آدم علیہ السلام است و اولاد معنوی را نسبت بحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرده میشود و در میان پیر و مرید نیز ہمیں مثال است که مرید باعتبار اولاد صوری از والدین خود است و باعتبار اولاد معنوی از پیر و مرشد خود تعلق میدارد۔

ملفوظ سی و چہارم۔ روزی کمترین خادم دیرین بحضور قبلہ انام حاضر گردید در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه در عالم جوش نشستہ بودند ؎

یا خدا دادگان ستیزان مکن　　　　خدا دادہ گا نرا خدا دادہ است

باز این بیت فرمودند **بیت**

خود بخود آں مہ دلدار بہ بر می آید　　　　نہ بزور نہ بزاری نہ بزر می آید

ملفوظ سی و پنجم روزے در حضور فیض گنجور حاضر گردیدم عرض کردم که قبلہ مسئلہ توحید در فہم ناقص این حقیر کما حقہ نمی آید از زبان در افشاں تقریر دلچسپ بیان ساختند باز فرمودند که از تسبیح خانہ کتاب مستطاب مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ بیارید حسب فرموده آوردم از کمال مہربانی این عبارات این خادم را خوانیدند و فہمانیدند عبارت مکتوب دوازدہم توحید نزد صوفیہ صافیہ رحمۃ اللہ علیہم دو قسم است توحید وجودی و توحید شہودی توحید

وجودی عبارتست از دانستن اتحاد وجود که بمعنی ما به الموجودیۃ است در جمیع اشیا یعنی مقوم وجود در موجودات علویہ و سفلیہ ذات واحد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ است نہ آنکہ ذات موجودات وذات حق سبحانہ واحد است کما زعم البعض من الجہلہ کہ این وحدۃ موجود است نہ وحدۃ وجود از فرط جہل فرق در مصدر و مشتق ناکردہ در ضلالتے افتند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا محققین صوفیہ ازین چنیں اغلاط بری اند اگرچہ در وجود کہ نزد ایشان عین حق است مراتب خمسہ اثبات میکنند لکن اطلاق احکام یک مرتبہ را بر مرتبہ دیگر کفر و زندقہ میدانند چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند بیت

ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ۔۔۔ گر فرق مراتب نکنی زندیقی

وتوحید شہودی عبارت از دیدن ذات حق سبحانہ وتعالیٰ است فقط واختفاء کثرۃ بالکل از نظر سالک نہ آنکہ کثرت را دیدن و در میان کثرۃ ووحدۃ نسبت عینیہ یا مرآتیہ اثبات نمودن چنانچہ در توحید وجودی میباشد فافترقتا ومنشاء ہر دو غلبہ محبت محبوب حقیقی است در نظر محب کہ در توحید اول ماسوا را بعنوان عینیۃ یا مرآتیت بسبب غلبہ محبت ملاحظہ میکند وظل باصل مشتبہ میشود عارف ربانی حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ میفرماید ؎

عکس روی تو چو در آئینہ جام افتاد ۔۔۔ عارف از خندۂ می در طمع خام افتاد

ودر توحید ثانی ماسوا ہرگز در نظرش نمی آید تا باثبات نسبت چہ رسد واین قسم اعلیٰ از قسم اول است ومنشاء اول تصفیہ قلب است ومصدر ثانی تزکیہ نفس است ومطمئنہ شدن اوست وناگزیر سالک توحیدی است کہ محصل فنا است کہ از دید ودانش ماسوا رخت بربندد وجز حق سبحانہ وتعالیٰ مشہود بصیرتش نماند چنانکہ در روز روشن بسبب غلبہ لمعان آفتاب بجز آفتاب ہیچ معلوم نمے شود وستارہا ہرگز محسوس نیست باوجودیکہ وجود ستارہا در نفس الامر ثابت است ہمچنان کثرۃ باشد لکن نظر عاشق مقصور بر معشوق خود است ومستہلک مشاہدۂ جمال محبوب خویش است

؎ در دو دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق ۔۔۔ ہر کجا می نگرم روی ترا می بینم

بخلاف توحید وجودی کہ از ثمرانطارہ نیست لہذا بعضی طلاب را واضح میشود واکثر ازانہ حضرت شاہ نقشبند راہ را برای سالکان مقرر فرمودہ اند کہ در آن راہ انکشاف توحید وجودی نباشد تا از مزلت اقدام کہ بعضی ارباب توحید وجودی را واقع میشود محفوظ مانند ودر ربقہ ضلالۃ نیفتند جزاہ اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء چنانچہ اکثر ابناء ایں وقت ہمہ اوست را عقیدہ محکم ساختہ بشطحیات تکلم مینمایند و تہاون در امور مشروعہ میورزند تاب اللہ علیہم عبارت مکتوب نود و پنجم والفرق بین التوحید الوجودی والشہودی ان التوحید الوجودی عبارۃ عن انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان وفی کل ذرۃ من ذراتہ وفی ھذا المقام یترنم بھذہ الابیات ؎

البحر بحر علی ما کان فی قدم	ان الحوادث امواج وانہار
فلا یحجبنک اشکال تشاکلہا	عمن تشکل فیہا وھی استار
لا آدم فی الکون ولا ابلیس	لا ملک سلیمان ولا بلقیس
فالکل عبارۃ وانت المعنی	یا من ھو للقلوب مقناطیس
رق الزجاج ورقت الخمر	فتشابہا وتشاکل الامر
فکانما خمر ولا قدح	وکانما قدح ولا خمر

والتوحید الشہودی عبارۃ عن شہود الحق واختفاء الکثرۃ عن النظر لا فی الواقع۔ فافترقا فرقًا واضحًا والتوحید الشہودی لابد انکشافہ لیحصل الفناء الاتم وانکشاف التوحید الوجودی لیس بضروری للسالک اذ لا مدخل لہ فی حصول الفناء ۱۲

ملفوظ سی وششم روزی ایں خادم در مجلس آنقبلہ خاص وعام حاضر گردید فرمودند کہ قوی ترین اسباب فتور در طالب انابت طالب است بشیخ ناقص کہ بسلوک وجذبہ کار ناتمام کردہ بمسند شیخی خود را کشیدہ است طالب را ایں چنیں صحبت بہ پستی می آرد وانذر وہ بحفیض می اندازد حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز میفرمودند ہر طالب کہ بمقتضائے قابلیت او بواسطہ صحبت ہائے مختلف فاسد شد کار او دشوار است جز بصحبت اہل تدبیر کہ کبریت

احمراست بصلاح نمی آید۔

ملفوظ سی و ہفتم روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدیم در آں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ ہر کس ایں بیت را یاد کردہ است و در خطوط مینویسد بیت

اولیا راہست قدرت از الٰہ　　تیر جستہ باز گرد انند زراہ

و لکن فہم ندارند وقتیکہ اولیاء اللہ را سختی پیش می آید لاچاری رو مید ہد در آں وقت ایں چنیں کارہائے بے اختیار صادر میشوند چنانچہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ یک بار[1] بسفر بودند کہ وقت عشار دریا پیش آمد و ملاح نہ بود صاحب عرابہ کہ درآں سوار بودند مشرک بود آں را فرمودند کہ عرابہ را در دریا بیندازد از ہیبت ایشاں بیندا خت از تصرف ایشاں در آب صحیح و سالم گذشت و آں مشرک بمعائنہ ایں کرامت باسلام مشرف گشت و ایضاً ایں کلام فرمودند یجب علی النبی اظہار المعجزۃ و یجب علی الولی کتمان الکرامات باز فرمودند کہ قول حضرت شاہ نقشبند صاحب در نفحات الانس نوشتہ اند کہ کرامت خود اگرچہ بانگ سگ ندارد سگ ہست و حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب می فرمایند۔ (یارب جملہ جہاں برمن بدخوکن)

ملفوظ سی و ہشتم روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم در آں وقت جناب شاہ سید محمد صاحب برادر زادہ جناب حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم و ندہ شریف والہ نیز حاضر حضور نشستہ بودند حضرت قبلہ با دشاں مخاطب شدہ فرمودند کہ ایں نصیحت فقیر یاد دار کہ امانت کسی نزد خود مگذار و ہمیں نصیحت پیر و مرشد ما رحمۃ اللہ علیہ بارہا فقیر را فرمودہ بودند کہ امانت کسی نزد خود مدار و ایضاً فرمودند کہ ملا علی قاری نوشتہ است کہ سید اگر شیعہ ساذج باشد بجز وقت گفتگوی مذہبی تعظیم و ادب او باید کرد و ایضاً فرمودند کہ روز قیامت تمام انساب قطع خواہند شد و نسب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باقی خواہد ماند

ملفوظ سی و نہم روزی بخدمت حضرت قبلہ حاضر بودم کہ برائی امامت صلوۃ فجر ایں

---

[1] حضرت قبلہ بعینہ ایں عبارت از کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بیان فرمودند ۱۲ منہ

خادم را امر فرمودند حسب تعمیل الارشاد حضرت قبلہ پیش شدم ودر رکعت اول سورۃ الجمعۃ[۵] ودر رکعت دوم سورۃ عم یتساءلون خواندم بعد از فراغ ختم وحلقہ شریف باین عاصی پُر معاصی مخاطب شدہ فرمودند کہ شما را گاہ گاہ کار امامت پیش میشود این مسئلہ یاد دارند کہ طول قرأۃ باعتبار آیات نیست بلکہ باعتبار کلمات وحروف است در کتاب ملا مسکین شرح کنز باب صفۃ الصلوٰۃ فصل وجہر الامام بقراءۃ الفجر این عبارت نشان دادند وتطال اولی الفجر فقط ای اطالۃ القراءۃ فی الرکعۃ الاولی علی الثانیۃ فی الفجر مسنون اجماعا وفی سائر الصلوات کذلک عند محمد وعندہما لا تطال ثم یعتبر التطویل من حیث الآی اذا لم یکن بین ما یقرء فی الاولی وبین ما یقرأ فی الثانیۃ تفاوت من حیث الآی اما اذا کان بین الآی تفاوت طولا وقصرا فیعتبر التفاوت من حیث الکلمات والحروف وینبغی ان یکون التفاوت بقدر الثلث والثلثین الثلثان فی الاولی والثلث فی الثانیۃ وہذا بیان الاستحباب اما بیان الحکم فالتفاوت وان کان فاحشا لا بأس بہ واطالۃ الثانیۃ علی الاولی تکرہ اجماعا وانما یکرہ التفاوت بثلاث آیات وان کان آیۃ او آیتین لا یکرہ

ملفوظ چہلم روزے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ قبل از صلوٰۃ ظہر این خادم را طلبیدند ارشاد فرمودند کہ شما را چند ولد فوت شدہ اند عرض نمودم کہ سہ ولد فوت شدہ اند باز فرمودند کہ شما گاہ گاہ در غم اولاد غمگین میشوید برای تسکین خاطر این حدیث در عقود الجواہر المنیفۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ این حدیث شریف نشان فرمودند ابوحنیفۃ عن علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یموت لہ ثلاثۃ من الولد الا ادخلہ اللہ الجنۃ فقال عمر واثنان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثنان ہکذا رواہ الحارثی وابن المظفر واخرجہ الامام

---

[۵] سورۃ الجمعۃ ۱۸۶ کلمات ۷۴۸ حروف ۱۲ منہ ۔ [۶] النبأ ۱۷۳ کلمات ۸۰۱ حروف ۱۲ منہ

احمد ومسلم والحاکم عن ابن بریدۃ عن ابیه واخرجه البخاری فی الادب النسائی عن انس و ایضاً فرمودند که مالانیز سه ولد فوت شده اند ملفوظ چهل وکیم روزی در محفل فیض منزل حاضر شدم عرض کردم که قبله برای ذکر که خلوۃ میکنند ازاں چه مراد است و معنی خلوۃ چیست واز لف راس بجامه وغمض چه فائدہ حاصل آید ارشاد فرمودند که خلوۃ فارغ میکنند دل را از شواغل و در تفصیل معنی خلوۃ مشائخ کرام علیہم الرضوان اختلاف فرموده اند بعضے از ایشاں فرموده اند که مدار خلوۃ بر خلو دل است از ما سوی اللہ اگرچه در مجمع عام باشد و بعضی بیان نموده که برائی آسودگی منتهی و سکی مبتدی بیست ولف راس وغمض عین برائی اینکه آرام کنند وجا گیرند حواس تا که دل اطمینان گیرد بعد ازاں حضرت قبله قلبی و روحی فداه از لسان درافشاں فرمودند که کتاب ملا علی قاری شرح عین العلم بیار حسب فرموده از تسبیح خانه آوردم از کمال عنایت و کرم بخشی ایں عبارت نشان فرمودند فهوای السلوك بلزوم الوضوء فهو نور القلب والخلوۃ ای بلزوم الخلوۃ فهی ای الخلوۃ تفرغ عن الشواغل عن تحصیل الفضائل وقد تقدم تحقیق الخلطة والعزلة ثم القوم مختلفون فی سلوك طرقهم فمنهم من جعل مدار الخلوۃ علی خلو القلب عن غیر ذکر الرب ومشاهدة الحق ولو کان فی مجمع الخلق کما یشیر الیه قوله تعالی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وهو طریق السادات النقشبندیه والقادة الشاذلیه ویقال فی حقهم انهم غربیون قریبون وکائنون بائنون وعرشیون وفرشیون ومنهم من اختار الخلوۃ المتعارفة بینهم تهوینا للمبتدی وتسهیلا للمنتهی وکان المص منهم ولذا قال والاولی ان یکون السالك الذاکر فی بیت مظلم ضیق لیس فیه متاع الا ما لابد منه او یلف رأسه اذا کان فی مسجد ونحوه ویغمض عینیه حال ذکره وفکره الا حین صلوته فانه مکروه علی خلاف دابه علیه الصلوة والسلام وسنته وانما اختار البیت المظلم ولف الرأس وتغمض العین لیرکد الحواس ای تسکن وتستقر وفیه

ان ما ذکر انما ھو یسکن حاسۃ البصر و لعل ایرادہ بصیغۃ الجمع لتواتر النظر ۱۲

ملفوظ چہل و دوم۔ روزی بخدمت اقدس و انور حاضر بودم حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ انسان بیچارہ اصل خود را فراموش ساختہ لباس انانیت پوشیدہ است اگر اصل خود را یاد میداشت او را بجز عجز و انکسار چارہ نبود و شکستگی و نیستی را پیرایہ خود میساخت بعد ازاں این آیۃ شریف خواندند۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ بعد ازیں فرمودند کہ مولانا روم صاحب ازین معنی خبر میدہند وہمیں مطلب را بیان مینمایند ابیات

مولوی گشتی و آگاہ نیستی ۔۔۔ از کجا و ز کجا و کیستی

از خودی آگاہ نئی اے باشعور ۔۔۔ بر چنیں علمت نباید شد غرور

ملفوظ چہل و سوم روزی قبل از نماز صبح بحضور عالی حاضر بودم جناب قبلہ قلبی و روحی فداہ از غایت مہربانی و شفقت اما ازی باین عاصی پر معاصی مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ درین زمان شرارت نشان در ارکان اسلام و ایمان فتوری راہ دادہ قال علیہ السلام بنی الاسلام علی خمس الخ ازیں امور امری برحالت خود نماندہ بلکہ اصل اینہا معیوب و معیوب از نیہا مرغوب و مطلوب طبائع گردیدہ است نسبت مجددیہ کہ بس عالی است حصول آں درین اوقات اگرچہ محال نیست لکن مشکل بعد اشکال است و ایضاً فرمودند کہ اہالی این زمان طالب کشف و کرامات شدہ اند و فقیری را منحصر دراں داشتہ از مقصود بمراحل دور افتادہ اند مقصود از فقیری آنست کہ آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام را بیان ساختہ بود و فاعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ براک اگر در خانقاہ شریف کسی چندماہ بشرط خلوص

نیست و عدم اختلاط کہ موجب پراگندگیست بماند۔ انشاء اللہ العزیز از مقصود حظ خواہد یافت بعدہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ از مشکوۃ شریف ایں حقیر را ازیں حدیث نشان فرمودند عن عمر الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (الحدیث)

ملفوظ چہل و چہارم روز ی ایں خادم ویرین بعد صلوۃ ظہر بحضور فیض گنجور در تسبیح خانہ حاضر گردیدہ ارشاد فرمودند کہ نوشتن تعویذات و عملیات وغیرہ فقیر بر شما موقوف است پس بکمال مہربانی از مکتوبات شاہ احمد سعید صاحب ایں مکتوب نشان فرمودند کہ نوشتہ نزد خود بدارد کہ برائی شما ضرور یست۔

عبارت مکتوب صد و چہارم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ اذا جاءک من بہ الم فی ضرسہ اور راسہ او توجعہ الریاح فخذ لوحا طاہرا وضع علیہ رملا طاہرا واکتب بمسمار الحدید ابجد ہوز حطی وشد بالمسمار علی الالف واقرء الفاتحۃ مرۃ وصاحب الالم واضع اصبعہ علی موضع الالم بقوۃ ثم اسئالہ ہل شفیت فان شفی فیہا والا نقلت المسمار الی الباء وقرءت الفاتحۃ مرتین وسالتہ کالاولی فان شفی فیہا والا نقلت الی الجیم

وقرءت الفاتحه ثلثا وهكذا فلا تصل الی اخر الحروف الاقل شفاه الله تعالی ۱۲
اذا كنت لك حاجة او كان لك غائب فاردت ان يرجعه الله تعالی سالما غانما
او كان لك مريض فاردت ان يشفيه الله فاقرء سورة الفاتحة لحدے واربعين
مرة بين سنة الفجر وفرضه ۱۲ ✤ ومن عضه الكلب المجنون وخيف عليه الجنون فاكتب
له هذه الاية علی اربعين كسرة من الخبز انهم يكيدون كيدا واكيد كيدا فمهل
الكفرين امهلهم رويدا ومره ان ياكل كل يوم كسرة ۱۲ من خاف سلطانا فليقرء كهيعص
كفيت حمعسق حميت وليقبض كل اصبع من اليد اليمنی عند كل حرف من اللفظ
الاول ومن اليسرے عند كل حرف من الثانی ثم ليفتحهما جميعا فی وجه من يخاف ۱۲
وتعويذ الطفل بسم الله الرحمن الرحيم اعوذ بكلمات الله التامات من شر كل شيطان
وهامة وعين لامة تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم
اذا ظهر مرض الحصبة فخذ خيطا ازرق واقرء سورة الرحمن وكلما مررت علی قوله
تعالی فبای الاء ربكما تكذبن فاعقد عقدة وانفث فيها وعلق الخيط فی عنق الصبی
يعافيه الله تعالی من ذلك المرض ۱۲

ملفوظ چهل و پنجم روزے ایں حقیر بمجلس آں قبله صغیر و کبیر حاضر گردید فرمودند که کتاب
حصن حصین از تسبیح خانه بیار حسب الارشاد آورده‌ام فرمودند که شاه سید محمد صاحب شروع کردن
ختم برای حضرت لعل شاه صاحب مرحوم چیزے از کلام اجازت طلبیده است پس بعد
مطالعه ایں حدیث شریف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاحِدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ نشان فرمودند که او شاں را بنویس که شما را اجازت
است مثل دیگر ختوم حضرات پنج صد بار خوانده شود اول و آخر صد صد بار درود شریف خوانند۔

ملفوظ چهل و ششم روزی بوقت تهجد بحضور والا حاضر بودم از کمال مهربانی بایں خادم
دیرین مخاطب شده ارشاد فرمودند که مردمان برای حصول معاش چه تکلیف ها دریافت ها

میکشند و چه رنج و محنت بہ سر مے برند نوکری نصارے و تجارت مال وغیرہ و زراعت و مزدوری و حرفتہا وغیرہ حیلہ ہا اختیار میکنند مراد ازیں ہمہ ریاضات نان یابیست آورد لست و اہل اللہ کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ صاحب کمال اند ہمیں طور مثال می دادند کہ طالبان خدا و درویشان با صدق و صفا را برای شب بیداری و تاکید بر عبادات و گوشہ نشینی و کثرت ذکر و قلت طعام و قلت کلام و دوام ذکر اسم ذات بر لطائف و نفی و اثبات و تہلیل لسانی و مراقبات از مراقبہ احدیت تا مراقبہ لاتعین و اعتدال در نوافل عبادات و توسط در ترک ما لا فات و تعمیر اوقات با وراد و اذکار کہ بحدیث صحیح ثابت شدہ اند و دردیگر طرقہا ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ امر میفرمودند مراد ازین ہمہ یادگیری و عشق الہی ست کہ قطع علائق و محبت ماسوی اللہ حاصل شدہ حب جاہ و ریاست بالکل در دل نماند کہ پروردگار عالم عز اسمہ را شرکت خوش نمی آید حسب مضمون آیت شریف الا للہ الدین الخالص حق تعالی جلشانہ از بندگان خویش دین خالص میخواہند و ایضا فرمودند کہ در شریعت غرا ادای صلوٰۃ و صوم و درہ فرض و جوب ادا کردن زکوٰۃ و بوقت حصول شرائط ادا کردن حج و اجتناب از گناہان کبیرہ و صغیرہ و دانستن حلال و پرہیز از حرام و دیگر منہیات وغیرہ کہ مقرر اند برایں ہا عمل کردن برای نجات کفایت میکنند موافق فرمودہ حق تعالی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا لیکن درجہ ولایت بغیر دوام حضور بتایات الہی و جذب جبی و ذوق و شوق و جمعیت قلبی و استغراق در شہود خود موافق حدیث شریف الاحسان ان تعبد ربك كانك تراہ حاصل نمے شود۔

ملفوظ چہل و ہفتم روزی ایں کمترین و کہترین خادم دیرین بمجلس قبلہ حاضرین و غائبین حاضر بود کہ حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ بعد از فراغ صلوٰۃ عصر برای خواندن ختم خواجگان کہ معمول پیران ما نقشبندیہ مجددیہ است نشستند درایں اثنا یک زن پوندہ از خراسان برای زیارت حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب

برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف و رضی الله تعالیٰ عنه آمد و از کمال اخلاص و شوق بر مزار پر انوار سجده کرد بمجرد ایں حرکت حضرت قبله آوازی مهیب داد که اے بے بخت برائے حصول فیض و برکت آمدهٔ و چرا بی خبر سے بری سجده کردن بر قبور حرام است پس از شنیدن آواز حضرت قبله زن مذکوره ازیں حرکت باز آمد و زیارت کرده دعا فاتحه خواست و رفت۔

ملفوظ چهل و هشتم۔ روزی بحضور قبله انام در محفل عالیمقام حاضر گردیدم حضرت قبله قلبی و روحی فداه ایں حکایت بیان فرمودند که سلطان ابراهیم ادهم غلامی خریده او را گفت که چه خوری گفت هرچه سلطان داد باز گفت چه پوشی گفت هرچه سلطان داد غرضیکه هرچه سلطان او را میگفت در جواب میگفت هرچه سلطان داد سلطان ابراهیم ادهم صاحب فرمودند تو نیز چیزی از طرف خود بگو گفت چونکه من غلام هستم از طرف خود چگونه چیزی بگویم پس سلطان ابراهیم ادهم صاحب ازیں کلام مؤثر عبرت گرفتند و خیال کردند در دل خود گفتند چونکه من نیز غلام خداوند کریم هستم پس ایں حکم رانی از طرف خود چرا می کنم همه بادشاهی خود گذاشته راهی شدند یک بالش و آبخوره همراه بردند شخصی را دید که سنگ زیر سر کرده خواب میکرد بالش همان جا گذاشت که آبخوره خداوند کریم همراه داده است و ایضاً فرمودند که نگاه داشتن نسبت نقشبندیه مجددیه درایں زمان فتن و اوان ابتلاء و محن ایں چنیں مثال میدارد که شخصے در خانه تیلیاں باشد و پارچه خود را محفوظ دارد و ایضاً تذکره تعلیم و تعلم درمیان آمد فرمودند که کسی از پسر آهنگر پرسید که پاره زود خواهد آمد یا بدیر گفت اگر تعجیل کرد بدیر خواهد آمد و اگر دیر کرد زود خواهد آمد پرسید تا وجه چیست گفت اگر جلدی کرد یعنی اخگر زنده باشند بسبب هوا راه در جوال آتش پیدا خواهد شد جوال را خواهد سوخت ضرور دیر خواهد شد و اگر دیر کرد که اخگر تمام مرده شده آتش در آن نمانده باشد بسهولیت تمام در جوال کرده بی دغدغه با آرام بخانه خواهد رسید غرضیکه طالبان و متعلمان را باید که اول

کارِ علم وغیرہ بخوب طور پختہ بنیاد نہند کہ باقی تعمیر آن پختہ شود و اگر اول فاسدہ خام بنیاد نہاد باقی خام خواہد شد و ایضاً حضرت قبلہ سبق دوائر ولایت کبریٰ جناب مولوی نور خان صاحب را عنایت فرمودند ایشاں عرض نمود کہ قبلہ بسبب کثرت ورد اسم ذات و نفی و اثبات غصہ بسیار میشود فرمودند غصہ ترا خداوند کریم برائی خدا کند۔ باز جناب مولوی صاحب موصوف عرض کرد کہ قبلہ در خاطر می آید کہ کسی طرف رفتہ ذکر حق تعالیٰ عز اسمہ بخوبی کنم کہ در خانہ موجب غصہ و ضرر غیر میشود فرمودند کہ ایں چنیں نباید کرد کہ طفلان تو صغیر اند و از علم بے بہرہ خواہند ماند و از دیاد غصہ تو بایں سبب است کہ ترا عقل معاد است و عقل معاش نیست و ہر کس درایں زمانہ حسب اغراض خود بلا لحاظ شرع کار میکنند ہمیں موجب غصہ میباشد باز مولوی صاحب موصوف التماس نمود کہ قبلہ ہر چند کہ ورد و ذکر از کار زیادہ می کنم غصہ زیادہ میشود و اگر ورد و ذکر کم می کنم غصہ نمیشود از زبان در افشاں ارشاد فرمودند ہر چیز کہ سفید باشد داغ نمایاں باشد و اگر چرکین است خوف ہیچ داغ نیست و ہیچ کدورت براں معلوم نمیشود یعنی ورد و ذکر از کار اللہ تبارک و تعالیٰ جلشانہ موجب صفائی دل است وقتیکہ امر خلاف شرع بہ آں موثر شدہ سبب غصہ میشود و بر دل کہ ہیچ تاثیر ظاہر نمیشود و ایضاً حضرت قبلہ فرمودند کہ در خاطر می آید کہ تمام کتب خانہ باسم مبارک جناب حضرت مرشدنا و مولانا حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہٗ المنیف و رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حین حیات خویش وقف می کنم و متولی ہر سہ فرزندان را میکنم درین کار سہ فائدہ انداول اینکہ ہموارہ ثواب بارواح حضرت صاحب قبلہ باشد دوم اینکہ کتب از تنازعہ تقسیم وغیرہ محفوظ میباشند و خواہند گفت کہ این کتب وقف اند در ملک ما یان نیست پس تنازعہ نیز نخواہند کرد سوئم اینکہ ہر سہ فرزندان فقیر حسب دلخواہ ہمیشہ ازیں کتب نفع خواہند گرفت۔

ملفوظ چہل و نہم۔ روزی ایں خادم دیریں بمحفل فیض منزل حاضر گردید در حضور فیض گنجور

مذکورہ ہر چہ از مولیٰ است ہمہ اولیٰ است او فتاد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ ارشاد فرمودند کہ نفع و ضرر منع و عطا عزت و ذلت صحت و علت ہر چیز کہ انسان را میرسد تقدیر الٰہی است اگرچہ بعضی امورات بحسب ظاہر نازیبا بنظر می در آیند ولکن بحسب باطن چونکہ از حق تعالیٰ اند ہمہ لائق و زیبا اند و عین مصلحت و ثواب در مکتوبات قدسی آیات جلد ثالث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ قطب المدققین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ این عبارت نشان فرمودند عبارت مکتوب سی و ہفتم از اخبار پراگندہ متوحش نباشند و دل تنگ نشوند ہر چہ از جمیل مطلق جلشانہ پیدا آید زیبا بود و اگرچہ بصورت جلال نماید اما فی الحقیقت جمال باشد این سخن بر نقول محمول نباشد و بہ تفوہ صرف نشود کہ تمام حقیقت دارد و سراسر مغز است بگفتن و نوشتن راست نیاید اگر در دنیا ملاقات میسر شود فبہا و الا معاملہ آخرت نزدیک است بشارت المرء مع من احب تسلی بخش مہجوران است و شیخ سعدی علیہ الرحمۃ این میفرمایند ابیات

کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج	گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ دل ہر دو در تصرف اوست	از خدا دان خلاف دشمن و دوست
از کماندار بیند اہل خرد	گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد

وایضاً فرمودند کہ این کلام فیض نظام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابیات شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ظاہرا سہل معلوم میشوند و لکن در حقیقت معنی از فہم و ادراک دور از دور اند۔

ملفوظ پنجاہم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم در آں وقت تذکرہ شرک خفی و جلی درمیان آمد حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ این عبارت نشان فرمودند عبارت تفسیر عزیزی یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ یعنی پناہ میگرفتند بمردانی چند از این فرقہ جن و این پناہ گرفتن بچند نوع بود اول آنکہ ہرگاہ ایشاں را مرضی لاحق میشد نسبت میکردند کہ از اثر بدنظری جن است و

برای جن طعامی و خوشبوئی و دخنه می ساختند و در مقامی که حضور جنیان گمان میکردند می
نهادند تا این محقر را بطریق رشوت قبول کنند و از ایذای ما دست بردار شوند دوم آنکه در
مهمات مشکل و عقد ہائے لا ینحل نام آنہا را بطریق دعوت میخواندند و بر صورتہائے تراشیده
که بنام آنہا مقرر کرده بودند و تبان مے نامیدند رفته نذور و ہدایا و قربانیہا میگذرانیدند
سیوم آنکه چون معرفت حوادث آینده ایشان را منظور می افتاد پیش کاہنان میرفتند و از آنہا
پری خوانی می کنانیدند تا جنیان حاضر شده خبر دہند که فلان کار چنیں خواهد شد و فلان واقع چنیں
چهارم آنکه هرگاه در سفری در صحرا یا در منازل نو فرود آمدندی بعضے کلمات استعانت و پناه
جوئی بسرداران جنیان و بادشاہان ایشان میگفتند تا از صدمه اتباع آنہا در آن صحرا و در آن
منزل محفوظ مانند پنجم آنکه به تملق و مدح خوش آمد و دادن ہدایا و نذور و اطعمه مرغوبه بعضی از
جنیان را بخود مائل میساختند تا در وقت احتیاج و عجز از حیله بشری از آنہا کار بگیرند چنانچه
کردم بن السائب از پدر خود که صحابی است روایت کرده که ما ہای در سفر بودیم عجبی مشاہده
کردیم که در بیابان گرگی آمد و یک گوسفند را از رمه شخصی گرفته برد و آن شخص نام جنی را گرفته
فریاد کرد که اے فلانے زود برس که گرگ گوسفند مرا می برد بمجرد فریاد کردن او شنیدیم که
شخصے میگوید اے گرگ گوسفند این را رہا کن فی الفور گرگ گوسفند را باز آورده بر تافته رفت
فَزَادُوهُمْ رَهَقًا پس زیاده کردند این آدمیان جنیان را نخوت و تکبر پس جنیان دانستند که چون
بندگان خدا در این امور بما محتاج میشوند و ما کارروائی ایشان میکنیم و بلا و مصیبت ہا را که
خدائے تعالیٰ بر ایشان فرستد ما دفع میکنیم ما را نیز نوعی از شرکت در کارخانه خدائی ہست
و اگر شرکت مستقله نیست لابد ما را علاقه فرزندگی نسبت با و تعالیٰ بی شبه متحقق است
که بندگان محض را بما حواله فرموده است پس ما بنده محض نیستیم و آدمیان دانستند که این جماعه
غیب که کارروائی حاجات ما می کنند در ربوبیت ما شرکتی دارند و بلا شبه علاقه بندگی
محض خدا ندارند ایشان را پسر خواندگی یا ولیعہدی یا تفویض خدمات از آن طرف است

والا مارا که در بندگی او تعالیٰ با ایشاں برابریم چرا محتاج ایشاں می کرد پس ایں نوع استعانت واعانت که درمیان آدمیان وجنیان واقع شد موجب جرارت بر اعتقادات باطله گردید ولہذا در حدیث شریف از استعانت بالجن مطلقاً منع فرموده اند وارشاد شده است که ہر کرا در سفر یا در حضر یا در بیماری ترس جن رو دہد باید که تعوذ باسماء الٰہی نماید وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وقل رب اعوذ بك من همزات الشیطین واعوذ بك رب ان یحضرون معوذتین یا امثال ذلك بخواند وبگوید اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات کلها من شر ما خلق بوی ہیچ ضرری از طرف جن نخواہد رسید ونیز از ذبائح الجن منع شدید فرموده اند وافسونہا که در آں نام پیران وسرداران جنیان مذکور است تحذیر نموده زیرا که اصل آفت شرکت از ہمیں معامله پیدا شده است وموجب فساد حال نوع انسان ونوع جن ہر دو گردیده۔

ملفوظ پنجاه ویکم روزی ایں حقیر پر تقصیر بحضور حاضر بود در آں وقت غلام سرور خاں صاحب کہڈوی بحضور حضرت قبله قلبی وروحی فداه عرض نمود که قبله مراد از اسم ظاہر واسم باطن چیست که نزد اکابر نقشبندیه مجددیه مسمیٰ بولایت علیا است که ولایت ملائکه ملا اعلیٰ است حضرت قبله بجوابش فرمودند که مردمان از اسم ظاہر والباطن اسم الٰہی می فہمند که آمده است ہو الاول والآخر والظاہر والباطن ونزد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مراد از اسم ظاہر اسماء صفاتی باری تعالیٰ ہستند واز اسم الباطن اسماء ذاتی ہستند گویا بوقت مراقبه اسم الظاہر سیر سالک در اسماء صفاتی ہست ودر وقت اسم الباطن سیر سالک در اسماء ذاتی ہست بعد ازاں فرمودند که افسوس شما مردمان کسب نمی کنید ومن باین ضعف وامراض گوناگوں دائم المرض میانم پس شما را تعلیم مقامات که میکنم محض تیمنا وتبرکا می کنم که چیزی از برکات وفیوضات ایں مقامات خواہد رسید۔

ملفوظ پنجاه ودوم۔ روزی این کمینه در درویشان بحضور آں واقف دقائق قرآن کاشف حقائق فرقان حاضر گردید حضرت قبله قلبی وروحی فداه از کمال شفقت ومہربانی طریق ذکر کرد

از کار دوام حضور و شرائط و ضروریات و لوازمات و اسباب آن با این عاصی پرمعاصی مخاطب شده ارشاد فرمودند و این عبارت خوانیدند و فهمانیدند عبارت تفسیر عزیزی وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ یعنی و یاد کن نام پروردگار خود را بر سبیل دوام در هر وقت و هر شغل و همراه هر عبادت خواه و در اثنار آن و خواه در اول و آخر آن و خواه بزبان و خواه بقلب و خواه بروح و خواه بسر و خواه بخفی و خواه باخفی و خواه بنفس و خواه در روز و خواه در شب ذکر لسانی خواه بجهر باشد و خواه بخفیه و نام پروردگار هم خواه اسم ذات باشد یا اسم اشارت که هو است یا اسمی از اسمای حسنی که او را مناسبت با نفس سالک و وقت و حال او بیشتر باشد چنانچه از حضرت شیخ ابوالنجیب سهروردی بغدادی قدس سره منقول است که هر گاه طالب این راه پیش ایشان می آمد اول او را بیک اربعین یا دو اربعین امر میفرمودند و من بعد او را بحضور خود نشانده نود و نه نام حسنی را بروی میخواندند و نظر خود را بر چهره آدمی دوختند اگر به یکے از اسمائے الٰہیہ او را تغیری در چهره واثر عاجی پیدا میشد می فرمودند که فتح تو بر این اسم خواهد بود و او را ذکر آن اسم تلقین مینمودند و اگر بهیچ یک ازین اسماء او را تغیری در چهره واثر عاجی پیدا نمیشد میفرمودند که راه ابرار پیش گیر و بکار تجارت و زراعت و حرفت مشغول باش که استعداد سلوک راه قرب و جذب نداری و خواه اسم پروردگار محض تنها باشد یا در ضمن تهلیل که نفی و اثبات است یا در ضمن تسبیح و حمد و تکبیر و لاحول و دیگر اذکار مسنونه باشد و خواه کیفیت ذکر یکضربی باشد یا دو ضربی فصاعدًا و خواه با حبس نفس و خواه بی حبس نفس و خواه بدون برزخ و خواه با برزخ و خواه سه رکنی و خواه هفت رکنی و خواه با شرائط عشره که شد و مد و تحت و فوق و محاربه و مراقبه و محاسبه و مواعظه و تعظیم و حرمت است و خواه بدون این شرائط الی غیر ذلک من المخصوصیات التی استنبطها الماهرون من اهل الطرائق و تعین احد الشقین ازین خصوصیات مذکوره مفوض بدید شیخ و مرشد است که بحسب حال هر چه را اصلح داند تلقین فرماید و از خصوصیتی بخصوصیتی نقل و تحویل کند چنانچه در آیت دیگر

فرموده اند فاسئلوا اهل الذکران کنتم لا تعلمون اہم المہمات آن است کہ ہیچ لمحہ و ہیچ نفس غافل نباشد و ہیچ شغل و عمل از ین یاد باز نماند چنانچہ در آیت دیگر فرموده اند لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ و اگر خوف آں باشد کہ بسبب شغلے و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل و عمل را از خود دور کن وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد و بسوئ پروردگار خود بیاور کردن او وَتَبْتِيلًا یعنی بطریق قطع کردن علاقہ آن عمل وآن شغل از طرف خود باختیار زیرا کہ بدون قطع علاقہ آن عمل وآن شغل از طرف خود منقطع شدن بسا اوقات ظلم و نامشروع میشود مثلاً نوکرے بے قطع علاقہ نوکری از خدمت آقائے خود باز ماند و منقطع شود یا مردی قطع علاقہ نکاح از صحبت زن و خاطرجوئ او و کسب نان و نفقہ او منقطع شود و باز ماند و علیٰ ہذا القیاس و برای اشارۃ بسوی ایں قید لفظ تبتیلا را آورده اند زیرا کہ منظور بیان این نوع انقطاع است کہ بقطع کردن آن علاقہ حاصل شود نہ تاکید انقطاع تا تبتلا بہ فرمایند و فائده ایں قطع و تبتل اول در عین ذکر است کہ خطرات ماسوی اللہ در خاطر خطور نکند و غرضیکہ از ذکر است حاصل آید و در صورت خطور خطرات ذکر ذکر لمی ماند و موجب توجہ خالص بمذکور نمیشود و تا جذب و قرب را مثمر گردد دوم در بقای اثر ذکر است کہ بسبب توجہ مفرط بامری اثر توجہ بامر سابق محو میگردد مثل خطرات دیگر ایں کار میشود سوم در تمام عبادات فراغ خاطر شرط است۔ و علاقہ داشتن با خلق شاغلی است قوی چہارم موجب خلاصی از گناہان بسیار میباشد مثل ریا و غیبت و بدعت و خوشامد و دیدن منکرات و بدعات و متاثر شدن بصحبت ہای بد پنجم نفی محبت ماسوی اللہ مینماید چنانچہ ذکر محبت او تعالیٰ را در دل می افزاید پس حکم تنقیہ دارد قبل از استعمال دوای صحت کہ شرط است..................

...........و درایں جا باید دانست کہ تبتیل و انقطاع از علایق دنیوی در ابتدا ذکر و سلوک شرط است و در انتہا کہ قوت جمع درمیان استغراق و اختلاط بہم میرسد شرط نیست بلکہ

اختلاط بہتر از تبتل میگردد زیراکہ باعث تعلیم و تعلم و تادیب و تادب و ارشاد و نصیحت و رعایت حقوق و موجب حصول ثواب عباداتے کہ موقوف بر اختلاط اند مثل عیادتِ مریض و تشییع جنازہ و اعانت اھل حاجات و اقارب و تواضع و صبر و تحمل بر جفائے خلق و خدمتِ مساکین و اضیاف و سبب کسب مال برائے صدقات و انفاقات خیر و تعمیر مساجد و رباطات میشود و بعضی از فقہا و اذکر اسم ربک را بر ادای تکبیر تحریمہ و تبتیل را بر رفع یدین حمل نمودہ اند زیراکہ ہر دو دست برداشتن در اول نماز اشارہ است بآنکہ من از دو عالم دست برداشتہ مشغول بیاد خدا شدم و بعضی از صوفیہ تبتیل را بر نفی ماسوای اللہ در وقت ذکر حمل نمودہ اند و طریق این تبتیل آن است کہ در خانہ تاریک بنشیند و سر خود را بپیچد و چشمان خود را بند کند و زبان را ساکت دارد و از غیر ذکر و در وقتِ خلو معدہ و گرسنگی نماید اما بی افراط و بیدار ماندن اختیار کند و تقلیل طعام لازم شمارد کہ این ہر دو را در تنویر قلب دخلی تمام است زیراکہ تقلیل طعام خونِ دل کم می کند و بیدار ماندن پیہ دل را میگدازد و شخصی را متعہد خود گرداند کہ ضروریات قوت و پوشش را سرانجام دہد و در قوت احتیاط کند کہ از وجہ حلال باشد و بادائ فرائض و رواتب و ذکر دائم مشغول شود با استقبال قبلہ و طہارت و حضور دل اول بزبان ذکر گوید تا آنکہ حرکتِ زبان ساقط شود و بی اختیار ذکر جاری گردد بعد از ان بہ تخیل دل ذکر گوید تا آنکہ حروف ہم در میان نمانند و محض معنی در ذہن راسخ گردد بعد از ان شمار منقطع شود و ذکر حالتی گردد از حالات و در این وقت محبت قوی و عادت شود و مذکور را اصلا فراموش کردن نتواند باز غیبت از جمیع اشیا ظاہراً و باطناً رو آرد تا آنکہ از نفس و صفات نفس خود نیز غائب شود و این مرتبہ را قرب نامند یا ذوبت باں رسد کہ از ذکر نیز غیبت رو دہد و محض شہود مذکور باقی ماند و این سرحد فنا است بعد از ان اتصالی بے تکیف و بی قیاس با محبوب خود حاصل شود و بقا ہمین است و درین مرتبہ او را شاہ و ولی و واصل خطاب توان داد و سابق از ان طالب و مُرید و شوقین و جویا توان گفت۔

ملفوظ پنجاہ وسوم۔ روزی در محفل فیض منزل حاضر شدم حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ بمولوی نور الحق صاحب فنا پوری مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ درجہ ولایت وفقیری حاصل کردن درین زمان پر افتنان بسیار مشکل است کہ شرائط ولایت از اکل حلال وصدق مقال وغیرہ از ہیچ وجہ میسر نمی آیند چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ می فرمایند کسیکہ در ہندوستان اگر بے وضو قلبہ رانی کردہ از طیبات بیرون نمیشود پس ازین سخن باید فہمید اگر ما بندگان را ایمانی عامیان مثل قلبہ رانان حاصل آید بسیار غنیمت است ہم درین معنی فرمودند کہ روزی حضرت قبلہ عالم قطب زمان مرشدی ام حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ ویرہ مفیضہ ارشاد فرمودند کہ بوقت سفر عرب در جا رسیدم کہ پشت ہائے ریگ بودند وہیچ آبادی نزدیک نبود و نہ کدام شخص دیدہ میشد و در آنجا تاثیرات عجیبہ وبرکات غریبہ ظہور کردہ یادہ حیران شدم کہ خدایا چہ معاملہ است کہ نہ کدامی شخص بابرکت واہل نسبت دیدہ میشود و نہ کدامی مزار پیدا است در آں پشتہ ہا گردیدم چہ می بینم کہ در ریگ شخصی ژولیدہ سر شوریدہ حال در ماندہ پا رچپات پشتون افتادہ است پرسیدم کہ کیستی وچہ حال داری گفت کہ شخصی از مریدان حضرت جی پشاوری ہستم وقتیکہ مرا ارادہ حج بیت اللہ شریف در دل افتاد حضرت جی مرا فرمودند کہ ترا اجازت طریقہ دادم من عرض کردم کہ در من لیاقت قبول این امر نیست وعطیہ شیخ را رد کردم حالا شنیدہ ام کہ حضرت جی وفات کردہ اند ومن در غم افتادہ ام کہ چرا اجازت شیخ را رد کردم وعطیہ او را قبول نکردم وایضاً حضرت قبلہ فرمودند کہ حال من این چنین است کہ شیخ مرا دریں جا نشاندہ اند واین منصب مرا تفویض فرمودہ اند واز قصہ آں بزرگ عبرت گرفتہ ام وحضرت شیخ من نیز بنفس خود ہمیں طور دعوی می کردند۔

ملفوظ پنجاہ وچہارم روزی بحضور پر نور حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر گردیدہ عرض کردم کہ قبلہ در صلوۃ تہجد چہ قدر قرارت خواندہ شود از لسان گوہر فشان بیان فرمودہ کہ در طریقہ ما علیہ نقشبندیہ مجددیہ پیران کبار علیہم الرضوان سورۃ ہائے طویل طویل میخواندند مثل سورۃ یسین و

سورهٔ محمد و مانند آن وارد بروے ایں احقر این عبارت خواندند عبارت تفسیر عزیزی و در
حدیث شریف وارد است که هر که در تهجد ده آیت در دو رکعت بخواند او را از غافلاں نمے نویسند
و هر که صد آیات در چند رکعت بخواند او را از عابداں می نویسند و هر که هزار آیت بخواند او را
از دارندان عمده می نویسند و در بعضی روایات وارد است که هر که پنجاه آیت از قرآن در
تهجد بخواند روز قیامت با او قرآن خصمی نکند و الا قرآن با او نزاع و جدال نماید که مرا ضائع
داشتی و حق تلاوت من ادا نکردی و در بعضی احادیث وارد است که هر که دو آیت آخر سورهٔ بقر
را در نماز تهجد بخواند او را کفایت میکند و نیز در حدیث وارد است که روزے آنحضرت صلی
الله علیه وسلم اصحاب خود را فرمودند که آیا از شما نمی تواند شد که سیوم حصه قرآن هر شب خوانده باشید
صحابه رضی الله عنهم عرض کردند که یا رسول الله صلی الله علیه وسلم خواندن سیوم حصه قرآن هر شب
بسیار دشوار است از که میتواند شد فرمودند که سورهٔ قل هو الله احد برابر سیوم حصه قرآن است
در ثواب اگر این را بخوانید ثواب خواندن سیوم حصه قرآن شما را حاصل شود و لهذا اکثر مشائخ
خواندن ایں سوره را در نماز تهجد معمول داشته اند و این را چند طریق است اول آنکه بعد
از سورهٔ فاتحه در هر رکعت سه بار این سوره را بخوانند دوم آنکه در رکعت اول دوازده بار بخوانند
و بعد از آن یک یک بار کم کنند تا آنکه در رکعت آخر که دوازدهم است یک بار خوانده شود سیوم
آنکه در رکعت اول یک بار خوانند و در هر رکعت یک یک بار بیفزایند تا در رکعت آخر دوازده ...
بار واقع شود اما نزد فقها ایں طریق مقبول نیست زیرا که رکعت دوم از رکعت اول دراز تر
میگردد و این ترک اولیٰ است و بعضی از مشائخ در هر رکعت سورهٔ مزمل را با سورهٔ اخلاص ضم کنند
و از حضرت خواجه عزیزان قدس سره که سر حلقه گروه نقشبندیه اند منقول است که یاران خود را
بخواندن سورهٔ یسین در نماز تهجد میفرمودند و ارشاد میکردند که چون درین نماز سه دل جمع شود
مطلب حاصل گردد دل شب که بعد از نیم شب است و دل قرآن که یسین است و دل مرد
با ایمان که پر از ایمان است۔

ملفوظ پنجاه و پنجم۔ روزی بحضور فیض گنجور حاضر گردیدم درآں وقت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداه بخادمان حاضرین نصائح آداب وغیره بیان میفرمودند بعد ازاں باین عاصی پر معاصی مخاطب شده ارشاد نمودند که درویشان این زمان که همراه نان وادام چٹنی واچار میخورند اگر باین نیت که این هم یک عمده ادام است که همراه نان خورده میشود جائز هست بمصداق حدیث شریف ذیل عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم سأل اهله الادم فقالوا ما عندنا الا خلّ فدعا به فجعل یاکل به ویقول نعم الادام الخل نعم الادام الخل رواه مسلم واگر بخیال حظ نفس میخورند که اشتها زیاده شود واز خوراک زیاده تر خورده میشود ناجائز است وهم درین معنی فرمودند وَلَا یَجْمَعُ بَیْنَ الْاِدَامَیْنِ زیرا که دو قسم ادام همراه نان خوردن در طریقه صوفیه جائز نیست ونیز از جمله آداب طعام فرمودند وَلَا یَنْتَظِرُ الْاِدَامَ زیرا که صوفی را باید وقتیکه نان بدست آید بلا فرصت بخورد وانتظار طرف ادام نکند۔

ملفوظ پنجاه و ششم۔ روزی بمحفل فیض منزل حاضر گردیدم درین اثنا جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین نیز حاضر حضور آمدند حضرت قبله قلبی وروحی فداه باد شان مخاطب شده ارشاد فرمودند که در مراقبه چیزی تاثیر معلوم شد خان صاحب موصوف عرض کردند که قبله تاثیر شده است لکن تا وقتیکه درخانقاه شریف بحضور حضرت قبله حاضر میباشم تاثیر و فیض معلوم میشود وقتیکه ازینجا بخانه خویش میروم تاثیر کم میشود بلکه هیچ تاثیر معلوم نمی شود حضرت قبله این عبارت خواندند عبارت مرج البحرین انس رضی الله عنه گوید که همان روز که آنحضرت صلی الله علیه وسلم از دنیا رفت وآفتاب جمال وے در پرده شد حال ما متغیر شد وپیش دلهاے ما پرده فرو هشت که سر رشته شناخت از دست رفت ولولا الیقین روی در انطفا نهاد ع

ره ندیدیم چو برفت از نظرم صورت دوست

همچو چشمی که چراغش ز مقابل برود۔ الذین بالاتر۔ و بار دیگر سخن دیگر است که حنظله رضی الله تعالیٰ

لہ ے نقله من عین العلم بعینه فی باب التابع فی الاتباع فی المعیشة ۱۲ منه

کہ او را حنظلۃ الغسیل گویند کاتب وحی آسمانی بود بشکایت حال خود پیش ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آمد و فریاد برآورد کہ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ من حنظلہ را یعنی خود را از مخلصان بیت افتم آخر وی منافق صفت برآمد دلش با زبان و ظاہرش با باطن یکجا نیست و حالش بر نہج استقامت نہ ابوبکر گفت حاشا للہ آخر ایں چہ سخن است وچہ میگوئی و کیفیت حال چیست و مقصود چہ گفت وقتیکہ در حضرت رسول باشیم صلی اللہ علیہ وسلم و جمال وی را می بینیم و سخن وی را بشنویم نور یقین چناں جلوہ گر شود گویا حقیقت را بچشم سر می بینیم و بہشت و دوزخ را مشاہدہ می کنیم باز چوں از پیش وی بیروں رویم و با اہل و اولاد مخاطب نمائیم و بر اسباب و آلات نظر افگنیم حال بگردد و سر رشتہ گم شود و بسیاری از آنچہ یاد بود فراموش گردد مگر کہ ابوبکر صدیق کہ اوّل مومنان و بہتر صدیقان است در برابر آں چہ میگوید گفت ای برادر تو چہ گوئی کہ ما را نیز حال ہمبریں منوال است پس حنظلہ با ابوبکر در مشہد حضور کہ عبارت از مجلس پُرنور سید کائنات است صلی اللہ علیہ وسلم حاضر آمدہ حال را با حضرت عرض نمودہ فرمود غم مخورد اندیشہ مکن کہ حقیقت حال و خاصیت غیب و حضور ہمین است اگر دائم بریں حال باشید کہ در حضرت می بینید حقیقت را بمعاینہ دریابید و با ملائکہ مصافحہ کنید ے

اگر درویش بریک حال ماندی ۔۔۔ سر دست از دو عالم بر فشاندی

دمی بر طارم اعلیٰ نشینیم ۔۔۔ گہی بر پشت پائے خود نہ بینیم

اکنوں معلوم شد کہ احوال اصحابیکہ مقربان درگاہ و سرحلقہ عارفان آگاہ اند بحسب غیبت و حضور نور نبوت متغیر و متفاوت بود چہ جائے دیگراں۔

ملفوظ پنجاہ و ہفتم۔ روزی ایں بندہ خاکسار در حضور آں مقبول درگاہ پروردگار بوقت نہجد حاضر شدہ خلوۃ بود ہیچ یکی از خادمان فیض اندوزاں حاضر نبود فدوی را قریب نشاندہ ارشاد فرمودند کہ نسبت خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بر جوش و خروش و آہ و نعرہ موقوف نیست بلکہ نسبت چیزے باریک است کہ کسی را میرسد مثل باد صباع

صبا بسوئی مدینہ رو کن ازیں غلامی سلامی بخوان

دہم درین معنی بیان فرمودند کہ حضرت فانی فی اللہ خواجہ محمد باقی باللہ صاحب وقتیکہ در دہلی تشریف آوردند ہمہ پیران آں دیار پیری خود را گذاشتہ مریدی حضرت ایشاں اختیار نمودند وشرفاء اہالی دہلی تاحال این زمانہ بپاس ادب ملقب غریب نواز یاد میدارند روزے جناب حضرت ممدوح از حلقہ سر برآوردہ فرمودند کہ کسی شخص بیگانہ درین حلقہ ما موجود است کہ القاء فیض نمیشود مریدان ودرویشان کہ شریک حلقہ بودند بایکدیگر دیدند وگفتند کہ درمیان مایان ہیچ کس بیگانہ نیست حیران شدند آخرالامر شخصی بیان نمود کہ قبلہ عالم امروز چادر برادر خود بسر کردہ ام کہ درمیان ما واو خانہ واحد است ولکن برادرمن داخل این طریقہ نیست ارشاد فرمودند کہ زود تر این چادر را بیرون حلقہ باید انداخت حسب فرمودہ انداختہ شد باز متوجہ فیض شدند فی الفور القاء فیض جاری گشت پس حضرت قبلہ فرمودند کہ ازیں سخن بار یک باید فہمید کہ احوال درویشان این زمانہ بالکل برعکس شدہ است کہ محنت وکثرت ذکر کما حقہ نمیکنند ودر حلقہ کہ می آیند بیگانہ دا رمی نشینند باوجود انہمہ قصور اعمال وافعال از فیض حضرت مرشدنا ومولانا حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ وبذ مضجعہ ہر کس بحسب استعداد خویش بہرہ می برد انہمہ فیض وتصرف پیران ما ہست۔

ملفوظ پنجاہ وہشتم روزی در محفل فیض منزل حاضر گردیدم درین میان جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب نیز ہم بخدمت فیض درجت حاضر گردیدند حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ بادشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ کتب بینی برای انسان نعمت عظمی است ولکن کار سلوک بغیر حصول باطن ودوام کثرت ذکر حاصل نمیشود حالا سبق شما بمراقبات مشارب است باید کہ پنج ہزار ذکر اسم ذات بر لطیفہ قلب وپنجہزار بر لطیفہ روح ویک ہزار بر لطیفہ سر ویک ہزار بر لطیفہ خفی ویک ہزار بر لطیفہ اخفی ودو ہزار بر لطیفہ نفس ویک ہزار بر قالبیہ کل دوازدہ ہزار ذکر اسم ذات درشبانروز می خواندہ باشند از ین کم نکنند ہم درین معنی بیان

فرمودند که حضرت مولانا و مرشدنا حاجی دوست محمد صاحب یرد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف بارہا میفرمودند کسیکه دوازده ہزار ذکر اسم ذات را بتصحیح نیت ما داومت نموده او صاحب اللفظ است ہر چیز را که دل او میخواہد می یابد و ایضاً ارشاد فرمودند که حافظ القرآن اگر با خلاص نیت خالصاً لوجه الله قرآن شریف میخواند غنا در بغل اوست

ملفوظ پنجاه و نهم روزی بحضور عالی حاضر گردیدم در آں وقت یک خط از بندر بمبئی رسید ملا فقیر محمد صاحب خرد تی سوداگر نوشته بود که امسال گرانی غله از حد گذشته و از ہر اطراف و جوانب نزدیک و دور صدا از قحط سالی می بر آید و امسال چند ہزار روپیه جنس انگوره خرید کرده از عرصه برای فروخت در بمبئی آورده ام تا حال تحریر بیچاب از اں بفروخت نرسیده از نقصان عظیم خوف است دیگر اینکه در شهر بمبئی مرض جاریه ظهور کرده است که بالائی ساق دانه پیدا میشود و آماس آں بالا میرود بعد از چندین ساعت مریض از دار فانی بدار جاودانی رحلت مینماید از ترس این مرض چہار پنج لکه باشندگان بمبئی شهر خود را گذاشته باطراف ہا شتافته اند فلہذا التماس عا میدارم که از دعا غیبی این خادم را فراموش نفرمائید و برای خواندن وردی عطا سازند که درین امورات سخت مفید شود حضرت قبله قلبی و روحی فداه باین خادم دبیرین مخاطب شده ارشاد فرمودند که در جواب این بنویس که اکثر اوقات کثرة استغفار ورد سازند برای جمیع امورات و مهمات مفید خواهد شد که خود حق تعالیٰ عاسمه میفرمائید فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۙ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۙ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا[1] و ایضاً فرمودند که بزرگی بود بسیار مردمان نزد او شان می آمدند و التماس وظیفه مینمودند ہر کس را برای ہر حاجت خواندن استغفار تاکید میفرمودند یک روز شخصی عرض نمود که حضور برای جمیع مطالب و مرادات و مقاصدات ہمیں ورد استغفار میفرمائید فرمودند که مرا بغیر استغفار ہیچ نمی آید که برای حل مشکلات

---

[1] این آیات شریفه در سیپاره بست و نهم تبارک الذی در سوره نوح رکوع اول ۱۲ منه

مهمات دارین منتج شود.

ملفوظ هشتم. روزی بوقت تهجد بخدمت اقدس حاضر گردیدم خلوة بود، هیچ یکی از خادمان و درویشان خانقاه تشریف حاضر نبود این عاصی پرمعاصی را قریب خود نشانده از کمال مهربانی وشفقت ارشاد فرموده اند که کتب ها که نوشته اند از فنار فعلی وفنار صفتی وفنار ذاتی حاصل شود وعمر نوح اگر داده شود تاهم خطره غیر در دل خطور نکند مراد ازین آنست که هر قسم تکلیف ومصائب که از جهت جهانداری میرسند وبحسب ظاهر از جهت بشریت مشغول بشواغل ماسوی الله باشد ولکن در کارخانه او که یاد الهی است که مراد از ملکه حضور را وست خلل انداز ومانع نشوند

مصرع. خاشاک نیز بسر دریا گذر کنند. وایضاً فرمودند پیران این زمانه که پیری اختیار میکنند ومردم را از مریدان مینمایند اگر این کار را باین خیال اختیار کرده است که فلان امیر یا فلان رئیس یا فلان سیه اگر تابع ومطیع من شود که نفع دنیاوی ازو حاصل آید پس در مذهب صوفیه صافیه شرک جلی است چراکه رازق مطلق خدا هست واین تکیه بر غیر او کرد. واگر پیری باعتبار این میکنند که من صاحب فیض هستم ودیگران را فیض یاب کنم این را هم در طریقه پیران کرام علیهم الرضوان شرک جلی میگویند چراکه مبدأ فیض ذات حق تعالی است واین برعکس او جان خود را تصوّر ساخت وآنچه بزرگان اهل تصوف وصاحب نسبت نوشته اند واجرای طریقه میکنند مراد دیگر است یعنی میدانند که حق تعالی مرا فیضی عطا فرموده است که هر وقت از من میریزد مثل میزاب و رائیگان میرود پس میخواهند وجستجو مینمایند که مردمان ازین نعمت عظمی فیض یاب شوند باین خیال مریدان میکنند وتوجه فرموده القاء فیض در قلوب مردمان میفرمایند ورنه فیض آن بزرگان هیچ کمی وقصور واقع نمی شود **تمثیل** چنانچه وقت بارش باران آب از میزاب میریزد بر زمین وبعضی مردمان اهل خانه ظروف ها وسبوها برای پُر شدن از آب زیرین میزاب مینهند وقتیکه پر میشوند باز آب میزاب بر زمین مے آید مانند اول وهیچ کمی وقصور در آب میزاب واقع نمیشود **ومثال دیگر** اینکه عادت است وقتیکه بارش باران بر کوه می بارد همه آب کوه جمع شده از دره کوه بیرون

سے آبدو زمین زیریں دامن کوہ را سیراب میسازد پس مراد از اہل کمال درہ کوہ است و بارش باراں کہ مراد فیض الٰہی است از توسل ایشان جاری شدہ زمین دامن کوہ را کہ مراد مردماں اند فیض یاب میکنند۔ مولانا روم صاحب نیز دریں معنی فرمودہ اند ؎

از نئیم نائی و ما چون نی ایم | او دمی بی ما و بانی وی ایم
نی کہ ہردم نغمہ آرائی کند | فی الحقیقت از دمی نائی کند

ملفوظ شصت و یکم۔ روزی بندہ در حضور والا حاضر گردیدہ در آں محفل جناب قاضی عبدالرسول صاحب نیز حاضر بودند بخدمت حضرت صاحب نسبت این احقر عرض نمود کہ قبلہ ایشان ملفوظات و مکتوبات و دیگر نصائح و حالات وغیرہ حضرت قبلہ جمع نمودہ اند حق تعالیٰ ایشاں را جزائے خیر دہاد کہ بر ما مردماں بسیار احسان کردہ و منت نہادہ است حضرت قبلہ از کمال کسر نفسی ارشاد فرمودند کہ من چہ باشم و ملفوظات و مکتوبات من چہ باشد بعدہٗ بخلق یک لحظہ بہ بندہ مخاطب شدہ ارشاد فرمودند این نصائح فقیر کہ شما جمع نمودہ اند اگر این کار محض برائے نفس خود کردہ است پس برائے شما حجت است و اگر باین خیال محنت کردہ نوشتہ اند و اوقات عزیزہ خود را بدین صرف کردہ اند کہ دیگر مردماں را نیز ازیں فائدہ حاصل شود پس این خیر شما است کہ از شما جاری میشود دریں موقعہ عرض کردم کہ قبلہ اگر این اوراق را بہ نظر کیمیا اثر ملاحظہ فرمائید پس برائے بندہ سند خواہد شد فرمودند کہ قاضی قمر الدین صاحب عنقریب ارادہ آمدن در خانقاہ شریف میدارند از و شان صحت بکنانید بعدازاں بپاس خاطر تو من نیز ملاحظہ خواہم کرد پس حسب الارشاد صحت کنانیدہ شد بعد چند روز یک عرضی باین مضمون نوشتم قربانت شوم آنچہ از نصائح آں قبلہ عالم جمع نمودہ ام بموجب ارشاد والا از قاضی صاحب صحت کنانیدہ ام اگر از نظر فیض اثر آں قبلہ قلبی و روحی فداہ بگذرند عین عنایت است و آنچہ باقیست آنرا نیز بعد تکمیل بخدمت اقدس حضرت قبلہ پیش خواہم نمود ۱۲) پس این عرضی را ہمراہ کتاب شامل کردہ بدست شخصے پیش حضرت قبلہ فرستادم و خود بسبب شرم حضور حاضر

نشدیم چونکہ طبیعت مبارک درآں وقت علیل بود این عبارت بر پشت عرضی از دست مبارک
بخط شریف خویش تحریر فرمودند تبرکاً اندراج بتمامہ عبارت حضرت قبلہ بعینہ جناب من فقیر
را از پیری و روز دردسر ودرد و تمام بدن عارض شدہ است فہم وقوۃ از فقیر رفتہ است اگر او تعالیٰ
شما نہ قوت داد دیدہ خواہد شد درینوقت معذور فرمائید ۱۲) وقتیکہ حضرت قبلہ را صحت حاصل
گردید باز کتاب پیش نہادہ شد حضرت قبلہ از کمال مہربانی ملاحظہ فرمودند وقتیکہ بہ ملفوظ
ہیچمدان رسیدند دوجا بطریق اصلاح از دست مبارک بخط شریف خویش بر اصل نسخہ قلمی وتخط
فرمودند بعد ملاحظہ کلمات دعائیہ بر زبان مبارک راندند کہ حق تعالیٰ شما را جزا خیر دہاد پس
برای شما اینہم عبادت است ارشاد شد کہ این را نزد خود بدار بعد از ان دیگر عبادات کہ
جمع کردہ میشوند نیز شامل نمائید باز فرمودند کہ درین زمان پر افتنان مردمان بر قرآن مجید و حدیث
شریف عمل نمیکنند ملفوظات ومکتوبات راچہ کنند وایضاً فرمودند شما را باید کہ بذکر و مراقبہ و شب
خیزی ہموارہ شاغل باشند کہ حالاً وقت وقت کار است کہ صحت و جوانی است در
پیری بجز افسوس وندامت بر اوقات گذشتہ ہیچ بدست نخواہد آمد ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

وایضاً فرمودند کہ حضرت مرشدنا ومولانا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہٗ
ونوّر مضجعہ بارہا میفرمودند کہ انسان را باید کہ ہموارہ بر قلب بسیار ذکر بکند حتیٰ کہ بمیرد درآں
ذکر وہم درین معنی فرمودند کہ بحکم حدیث جدّدوا ایمانکم بقول لا الٰہ الا اللہ ہر وقت تجدید
ایمان بایں قول باید کرد بیت

ذکر کن ذکر تا ترا جانست   پاکیٔ دل ز ذکر رحمن است

فرمودند ہر وقت در خوشی و گرسنگی اللہ اللہ گوید آں کس ابن الوقت است کہ در فرصت و
خوشی خدا را یاد کند برای دیگر عبادات وقت است چنانچہ رکوع را وقت است نماز را وقت
است نہ برای ذکر کہ او دائم باید کرد فرمودند اگر مشکلی پیش آید آدمی بصدق نیت توبہ کردہ نذر ی

و نیاز کشائش آن از خدا خواہد خدا وند کریم آن مشکل آسان کند فرمودند تاثیر انیست کہ محبت عبادت زیادہ شود از نماز وغیرہ و بر فوت عبادت و صدور عصیان رنجیدگی و غم حاصل شود ۱۲ فرمودند وقتیکہ بندہ صفات و افعال از خود مسلوب داند و سپرد و منسوب بخدا کند پس از ان ہر نیکی کہ کند در دل او ہیچ نمی آید کہ من میکنم چنانچہ خادمی از اجازت مولائے خود چیزے تقسیم میکند در دل او ہیچ خیال نمی آید کہ من میدہم بلکہ از طرف مولائے خود می داند و خود را مفلس و مسکین تصور کند ۱۲ فرمودند رابطہ موصل تر برای آنست کہ بر بزرگ نالہ فیض جاذ نسبت ہرگاہ با و رابطہ حاصل شود ضرور از ان نالہ فیض بہرہ مند میشود ۱۲ فرمودند در قرارت قرآن مجید صرف حقیقت قرآن و فیضان او لحاظ باید کرد و در نماز در قرارت لحاظ فیض قرآن و در رکوع و سجود لحاظ فیض رکوع و سجود و در تشہد لحاظ فیض او باید کرد ۱۲ فرمودند بمولوی نور خاں صاحب کہ اگر تمام مخلوق جمع شوند برائے ضرر تو ہیچ ضرر نخواہند رسانید و اگر جمع شوند برای نفع تو ہیچ نفع نخواہند رسانید فرمودند لطیفہ) اکثر تنازعات دین و دنیا از حب جاہ و ریاست اند کہ صادق مصدوق فرمودہ حُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ چنانچہ تنازعہ لامذہبیان و اہل سنت و جماعت در باب امداد اولیاء کرام والا ہیچ کس از اہل اسلام قائل نیست کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ استقلالاً ضار و نافع اند اگر ہستند سبب ہستند و انکار سببیۃ ایشان محض خالی از عناد نیست چرا کہ در ہمہ کار عادت اللہ جار نیست کہ مسبب بسبب باشد ۱۲ فرمودند بمولوی نور خان صاحب کہ اگر ضرر دنیا ترا از کس رسد نفع عقبیٰ باشد و اگر نفع دنیا رسد نفع دنیا نیز بہتر است تو خاطر جمع باش بہر دو حال تو از نفع خالی نیستی ۱۲ فرمودند کہ مولوی حسین علی صاحب بیان کرد کہ از تعلیم قساوت قلب میشود با وشان فرمودند کہ نقصان در نسبت باشد والا تعلیم ممد نسبت و موجب ترقی نسبت ما است ۱۲ فرمودند در حق جناب حضرت صاحبزادہ مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہٗ و رشدہٗ کہ پسر خیر است خیر خواہد شد فرمودند کہ بجائے قلندران نشستہ بیین یعنی کار خود فرمودند بمولوی حسین علی صاحب کہ شما را مسائل یاد نمی باشند وجہ آنست

که شما را خیال عمل نیست مرا خیال عمل باشد تمام مسائل ضروریه و فقهیه یاد اند فرمودند روزی
وقت قیلوله رو بقبله کرده خواب کردند وارشاد شده که وقت خواب ذکر شروع باید کرد
فرمودند بارها بوقت بارش باران مردم کفری[1] وغیره را که شما تمام یک جا جمع شده
بصدق نیت از گناهان گذشته توبه کنید و بدرگاه خداوند کریم زاری و نیاز کنید انشاء الله تعالیٰ
باران کشاده خواهد شد ۱۲ فرمودند از رسوم مردم وخرچ بر شادی حسب رسوم مردم پرهیز باید کرد
فرمودند قبل آذان طعام نزد پیر بودن ضروری نیست ۱۲ فرمودند سوال خفی از سوال جلی بدتر
است که در سوال جلی ذلت نفس است و در سوال خفی نفس بر غرور خود می ماند بلکه احسان
بر مسئول عنه ظاهر کنند چنانچه پیران این زمانه که ظاهر افتاده مردم میکنند و در اصل غرض دیگر باشد ۱۲
فرمودند بارها بمولوی نورخان صاحب که تهلیل و اسم ذات بسیار کن که وقت نزع بجز
کلمه طیبه هیچ کتاب و مدارس و آشنا و خویش کار نیاید بلکه همه خواهان باشند که ازین محتضر کلمه
طیبه برآید و هر مشکل که پیش آید کلمه طیبه و اسم ذات بسیار کن و کشائش مشکل بزاری و نیاز
از خدا طلب کن و همه وقت مشغول بکلمه طیبه باش و بکس آشنائی و علاقه مکن همه ضرر رسان
اند و آشنائی بجز غرض نمی کنند و فرزندان وغیره علائق را بخدا سپرد کن خود مشغول بکلمه طیبه
باش و هر قدر خدمت ایشان که شود محض برائے لحاظ شرع و بطور شرع کن و کلمه طیبه
خطرات و رذائل را دور میکند فرمودند نسبت مجددی مثل عنقا در زمان شده است فرمودند
آنکه حضرت امام ربانی صاحب فرموده است که اگر فقیر خود را از کافر فرنگ بدتر نداند فقیر نیست
برائی آنکه هرگاه پرده غفلت دور شود و بصارت اصلی حاصل شد همه حرکات و افعال و کار خیر
از خدا عاریت داند و حصه خود عدم به نسبت وجود که در کافر فرنگ است بدتر است و تقابل
ایمان و نیکی خود با کفر او نمی کند که این را عاریت داند نه از خود و فخر بر لباس وغیره که از غیر
باشد خلاف عقل سلیم است ۱۲ فرمودند که مراد از سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۵ ثقل که از مفهوم

---

[1] کفری نام قصبه ایست در ضلع سرگودها تحصیل خوشاب تهانه وڈا لکهانه ۱۲ منه

او حاصل شود چنانچه کسی ترا گفت که بر تو ہزار روپیہ جرم است چہ قدر بار و ثقل بر تو از مفہوم این لفظ خواہد آمد ہمچنیں از قرآن ثقل آید یا ثقل کہ بر وقت نزول وحی بر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم می آید واللہ اعلم ۱۲ فرمودند کہ خانقاہ شریف جائی ذکر است نہ جائی مطالعہ کتاب مطالعہ کتب در خانہ باید کرد ہان کتاب کہ تعلق بایں معاملہ دارد مضائقہ نیست ذکر بسیار کنند کہ عادت شود۔ فرمودند عنان نیست از دست دادہ والا ازمن سر تو ابا کشیدہ ۱۲ فرمودند شب تار را بذکر و افکار زندہ دار کہ در حدیث شریف آمدہ کہ جائی نوم قبر است ۱۲ فرمودند درود شریف اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید وثانی اللھم بارک علی محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمیدٌ مجید وقت سبق داران دیگر آن بسیار بخوانند مثمر برکات باشد و دافع رزائل خواہد شد۔ فرمودند کہ کم خورد و لباس سادہ لباس اکتفا کن من ہم کنم شما خود محنت نکنید صبر اختیار کن و در ہمہ امور بگو انت شافی فی مہمات الامور انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل فرمودند مقصود از طریقہ انیست کہ در سختی و نرمی در قلب خلل نیاید ۱۲ فرمودند خنک دل پیر طلان آفت مرید است سرمایہ درویشی جمعیت است یعنی چنیں کار نکند کہ پراگندگی ظاہر شود جمعیت خراب شود ۱۲ فرمودند وقت مصیبت رابطہ شیخ مفید است ۱۲ فرمودند اگر خداوند تعالیٰ توفیق عبادت از ذکر وغیرہ دہد عین احسان و سرفرازی دانسند بخوشی دل ادا کند ۰۰ را وار ادکمال جد و کوشش نماید ترسان باشد کہ لائق جناب او نشدہ است مثلی مثلی کہ اگر بزرگی کسے را کار فرمائید چنان خوش شود و سرفرازی خود دموجب قبولیت و قرب خود داند نہ کہ احسان بر بزرگ کند بلکہ احسان او داند ۱۲ فرمودند مولوی گل محمد صاحب گفتند کہ العبود بر کتۃٌ و شاگردان مولوی محمد جراح گفتند کہ العبود غرقۃٌ اکنون معلوم شد کہ قول مولوی گل محمد صاحب صحیح است یعنی العبود بر کتۃٌ فرمودند والد بزرگوارم نصیحت کردند کہ سید و قریشی را ہر جا کہ بینی خود را بر پا او بینداز و در ہر کہ فقیر یعنے ذاکر خدا جلشانہ باشند خدمت او کن من ہر کہ سید باشد اگرچہ شیعہ باشد خدمت او کنم ۱۲ فرمودند در شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ین

کدام آیتہ زیادہ باشد کہ صاحب لولاک است وحق تعالیٰ خود میفرماید۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ ۱۲ فرمودند کہ ازیں کدام آیہ مخوّف زیادہ باشد قولہ تعالیٰ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ فرمودند از ہجوم خطرات تنگ نشوند و بذکر مشغول باشند و برای دفع خطرات استغفار کنند ۱۲ فرمودند برکات وفیوضات باندازہ محبت پیر است ۱۲ فرمودند اعمل د استغفر ۱۲ فرمودند ریاضت مایان مثل تلاوت قرآن دہقان است کہ تمام روز قلبہ راندو وقت فراغت تلاوت نماید ۱۲ فرمودند بر ہریک عیوب باطن مثل حسد وغصہ وغیرہ تنہا تنہا تہلیل کند و زیر لانفی آنرا دور بجا راو محبت خدا جلشانہ اثبات نماید۔ سالک را باید کہ خشک نان نخورد تا دماغ خشک نشود ۱۲ فرمودند۔ باید کہ زبان را بکام چسپانیدہ بخیال دل اول بر قلب ذکر کند وصورت پیر خود با ادب روبروی خود تصور نماید باز بر لطیفہ روح باز بر لطیفہ سر باز بر لطیفہ خفی باز بر لطیفہ اخفا باز بر لطیفہ نفس باز بر لطیفہ قالب کند کہ مومو ذکر کند واین را سلطان ذکر گویند۔ توجہ خود بسوی قلب وتوجہ قلب بسوی ذات الٰہی کند واین را وقوف قلبی گویند۔ فرمودند بجز مراقبات مشارب در دیگر مراقبات[۱] ذکر کنند یا تہلیل بکنند بزبان یا خیال واگر فیض بند شود از ذکر باز ماند باز ذکر شروع کند باز اگر فیض بند شود از ذکر باز ماند ۱۲ **سوال** مولوی نورخان صاحب عرض کردند کہ قبلہ اگر محض درود شریف بخوانم تاثیر زیادہ معلوم میشود بہ نسبت دلائل الخیرات **جواب** فرمودند کہ درد دلائل الخیرات مثل درود خالص تاثیر[۲]

---

[۱] فرمودہ در مراقبہ مشارب بطرف ذکر مشغول نشود زیرا کہ مقصود رابطہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات است ودر دیگر مراقبات ہم ذکر نکند مگر چوں خطرات شروع شوند ذکر کند حاصل اینکہ فیض مراقبہ دیگر است وفیض ذکر دیگر چون در مراقبہ بذکر شروع شود آں فیض کمی کند وچون محض بمراقبہ متوجہ شود خطرات می آیند ذکر برای دفع خطرات مفید است۔ دہم فرمودہ اند کہ بوقت توجہ پیر ذکر بالکل نکند متوجہ فیض نشیند ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

[۲] لیکن تاثیرات گوناگوں را جامع است لہذا حضرت قبلہ در نفس خود لازم ورد دلائل کردہ بودند وبعد از وفات حضرت قبلہ بعضی روز ورد دلائل از بندہ فوت شد بجای او تخمیناً درود شریف دیگر صد دو صد خواندم در واقعہ ارشاد شد لاترک ختم دلائل فی الاسبوع ۱۲ مولوی حسین علی واں بھچراں

نیست زیراکہ کلام غیر باد ممتزج است ۱۲، فرمودند کہ در وقت ذکر نفی و اثبات و تہلیل لسانی شرط است لحاظ معنی کہ نیست ہیچ مقصود بجز ذاتِ پاک حق تبارک و تعالیٰ و متقدمین برای مبتدی لا موجود فرمودہ اند و لا مقصود و لا معبود یک شئے است جناب مولانا حضرت مرزا جان جانان صاحب علیہ الرحمۃ فرمودہ اند کہ لا موجود مفضی جانب توحید وجودی میشود لا مقصود بہتر است۔

فصل دوم

در مکتوبات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد حقائق و معارف آگاہ جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب اوصلہ اللہ الی غایتہ ماتمناہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ واضح رای عالی آنکہ دو مکتوب شریف از مقام اڑی[1] در یک روز رسیدند کاشف مدعا کلی و جزوی گردید قلب انسان مثل آسمان گہی صاف و گہی مکدر و شیطان لعین دشمن قوی در کمین بکدامی حیلہ و وسیلہ آدمی بیچارہ را از جا بیجامے کند در میدان خدا پرستی جان بازی باید کہ ہیچ چیز التفات نسازند بکار خود کہ سلامتی قلب است می پردازند و توکلاً علی اللہ برین راہ رفتار میسازند و بایں و آن طرف انحراف نمی ورزند شارع صراط مستقیم نہادہ بجز فضل الٰہی جلشانہ و بواسطہ دوستان خدا ملجا و ماوی بنظر نمی آید فقط واز طرف فقیر تردوات و تشویشات نفرمانید فقیر از آں صاحب راضی است او تعالیٰ شانہ راضی باشد و این داعی ہموارہ بدعا گوی شاغل کہ کدام وقت میمون و ساعت ہمایوں میباشد کہ آن صاحب را پروردگار بحقیقتے غرشانہ جای قرار و استقامت بدہند کہ در آنجا جمعیت قلبی

[1] اڑی نام قصبہ ایست در ضلع مظفر گدھ ڈاکخانہ محمود کوٹ ۱۲ منہ

واشاعت طریقهٔ شریفه و انتشار فیض حضرات گرامی قدسنا الله تعالی باسرارهم السامی باحسن
الوجوه شوند نه امری دیگر از این طرف از جمیع وجوه اطمینان فرموده شب و روز بتصحیح نیت بکار
و بار که یاد مولی است صرف سازند ۵ دیدهٔ احقر و دل همراه تست ؛ انت کافی فی مهمات
الامور درین وقت آخرین که وقت امتحان و آزمائش است من کل الوجوه جوانمردی باید فقط و
آنچه از استدعا توجه مریدان آنجا و والان پرسیده بودند صاحبا این کار مفوض برای شما است
استدعا و التماس اوشان این حقیر را چه معلوم دلی است یا امتحانی درین کارها حقیر
منافهة گفته بآن روی دریا اتک مناسب فکر و وقت هر کار که باشد بعمل آرند اگرچه این
جواب درباب سوال شخص معین بود لکن بحسب المعنی بغیر عام گفته فقط و از باب قیل و قال
و اختلاف مابان نگارید حتی الوسع خود ازین چنین مسائل خاموش و گوشه گزینی میباید
چنانچه فقیر اختیار کرده الا عند الضرورت که آن مستثنیٰ است و از مبحث خارج فقط و آنچه
از کیفیت باطن چیزی قلمی ساخته بودند فیالحال امروز کار کردنی برما و شما فرض ساخته اند
روز ثمره و نتیجه در پیش برای طفلان طریقه حضرات گرامی بعضی امورات نوشته اند
معاذ الله ثم معاذ الله که بر پیران کرام انکار است غرض آنکه گهی اگرچه در عالم شهادت
و یا در عالم مثال یا از روی وجدان و فراست کارها بنظر مے درآیند و سالکان باحال خوشحال
میشوند پس خوشی کجا شد که حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی نوشته که صوفی تا خود
را از کافر فرنگ بدتر نه بیند از کافر بدتر است پس سخن کوتاه باید والسلام و جمیع برخورداران
را و اهل درون و بیرون را تا دم تحریر خیریت کلی است البته کودکان یاد آن جناب میکنند
تا که نشد محمد سیف الدین بما گفته که لڑکا کا چیرے لڈائی او کاغذی چیری دی[1] از محمد بزرگ خدمت
محمد بهاء الدین چه نوشته شود که سالها یکجا و یک حجره در نشست و برخاست و شب و روز
روز انیهمه امور سهل است، او تعالی شانه کارهای آن صاحب دلخواه سرانجام فرمایاد بالنبی

---

[1] ترجمه عبارت پشتو یعنی عمو صاحب کجا رفته و کاغذ او کجا است ۱۲ منه

و آله الامجاد صلی الله علیه وعلیهم الصلوة والسلام فقیر در عین اضطراب که مه آتش و آله نگارنده ام نظر
بر مطالب کما زنده نه کاری دیگر فقط۔

مکتوب دوم بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله وسلام علی عباده الذین
اصطفی اما بعد محبت و اخلاص نشان محمد امتیاز علی خان صاحب سلمه الله تعالی از فقیر حقیر لاشی
عثمان عفی عنه پس از تسلیمات و تکریمات واضح باد لله الحمد والمنة که احوال اینجای از جمیع وجوه
قرین سپاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائه و رفعت آلائه والمسئول من الله
سبحانه سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة المرضیة علی صاحبها الصلوة والسلام المرام آنکه مکتوب
مرغوب مشتمل بر استفسار مسئله عدم و اجازت منورات که از روی مهربانی نامزد این درویش بیکار
فرموده بودند رسید منبسط ساخت او تعالی شانه از جمیع عوارضات و تکلیفات نجات داده محبت
ذات اقدس خویش بحرمت حبیبه صلی الله علیه وسلم و بحرمت پیران کبار علیهم الرضوان سرفراز فرموده
از جمیع ماسوی الله بکلی رهائی و خلاصی دهاد برب العباد فقط آنچه از وجود و عدم پرسش
فرموده بودند صاحبا یک واجب الوجود است دوم ممکن الوجود واجب الوجود صفت او
تعالی شانه است و ممکن الوجود ماسوی الله است چوں واجب الوجود بود دیگر هیچ چیز نبود
همیں مرتبه را عدم گویند پس مقابله کجا شد مقابله میان دو چیز باشد که هر دو در صفت برابر باشد
و در یں جا مساوات کجا شد بمذهب حضرت امام الطریقه حقیقت ممکن عدم است۔ پس
حقائق ممکنات عدمیات شده زغیر او والیضا در قرآن مجید در سیپاره والمحصنات در سوره نسا
ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك صاحب بمذهب حضرات
مجددیه ما حقائق ممکنات مرکب اند از اعدام اضافیه و ظلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام نبابه
تقابل اسماء وصفات در علم الٰہی ثبوت پیدا کرده و مرایای انوار اسماء وصفات گشته و
مبادی تعینات عالم گردیده و در خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است بصنع خداوندی بود ظلی
موجود شده اند دنیا بر این ترکیب عدم و وجود مصدر آثار خیر و شر گشته اند از جهت عدم ذاتی

کسب ثمر می نمایند و از جهتہ وجود ظلی کسب خیر اگر در فہم آید فہو المراد و الا از مولوی حبیب اللہ خیر از ی بالمشافہہ پرسش این مکتوب فرمائید و آنچہ از اجازت زبانی پرسش فرمودہ بودند مخدوما اجازت درین طریقہ بے حصول مرتبہ دوام حضور و فنائی قلب و تہذیب اخلاق و استقامت بر اتباع سنت نمے شود و این ادنی مرتبہ مقام اجازت است اوسط و اعلیٰ در پیش است باز ماندہ سخن در فرد خاص آن مفوض بر رائے مرشد است لکن احتیاط عظیم در کار است تا وقتہ دیگر موجب نقصان طریقہ نشوند۔

مکتوب سوم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد سیادت و نجابت دستگاہ جناب سید سردار علی شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات واضح آنکہ مکتوب مسرت اسلوب کہ فرستادہ بودند رسید موجب دعاگوئی زیادہ از ماسبق گردید اللہ تبارک و تعالیٰ آنجناب را از تنزعات آفاقی و انفسی نجات و خلاصی دادہ بمحبت ذات اقدس خویش سرفراز فرمایاد برب العباد جناب من برائے ترقی کار باطنی صدق مقال و خوردن حلال و اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قولاً و فعلاً و نشستن و برخاستن یعنی در جمیع احوال شرط طریقہ نقشبندیہ احمدیہ اند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیٰ اہالیہا اگر اتباع شرع شریف نباشد و احوال مواجید مے باشند نزد بزرگان دین متین از حیز اعتبار ساقط است باید کہ سالک شب و روز بجد و جہد تمام در پیروی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند مصروف سازند کار اینست غیر ازیں ہمہ ہیچ۔

مکتوب چہارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمد شیر ازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث و النوائب از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیم و تکریم آنکہ للہ الحمد و المنۃ کہ احوال اینجائی بہر حال بعون عنایت الٰہی قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و

عافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وآنچہ از احوال باطن خویش باختلاف احوال وزمان قلمی فرمودہ بودند جناب من قصۃ العشق لا انفصام لہا جواب آن مفصلا نوشتن از وجہ حرارت نمے شود بدو کلمہ اکتفا میرود دریں وقت ودریں زمان حکیم حقیقی جلشانہ ببرکت پیران کبار علیہم الرضوان برمرید صادق الاعتقاد موافق صلاح وفلاح اوشان افاضہ فیض میفرمانید کہ شیطان لعین ونفس امّارہ ہردو دشمنان قوی با نسان رفیق اند با وجود کہ دریں وقت باچنیں سالک ہیچ وغا وغرلمی اند از ندیکارت وجہالت در طریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ او اخر مقامات لازمی است وہم امام طریقہ فرمودہ اندکہ صحو خالص نصیب عوام است وبے خودی سافرج نصیب ابتران ومجنونان است کار متوسط نصیب کاملان خاصان است الحمد للہ کہ او تعالیٰ شانہ آنجناب را بہ چنیں حالات سرافراز فرمودند باید کہ باذکار وافکار حتی الوسع خود او قات عزیزہ را معمور دارند وبمردمان زمانہ موافق حدیث شریف وموافق احوال پیران کبار علیہم الرضوان نشست وبرخاست سازند وباین و آن اوشان نظر نیند از ند شیخ عبد اللہ یافعی مکی در رسالہ خود نوشتہ اند کہ الاولیاء کالمطر یمطر علی کل شیئ قبل اولم یقبل فقط۔

مکتوب پنجم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے امابعد محبت واخلاص نشان صداقت واختصاص عنوان محمد انیاز علی خان صاحب اوصلک اللہ تعالیٰ الیٰ غایۃ ماتیمناہ از فقیر حقیر لاشیئ عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر عرض خطرہ وغیرہ رو نمود در آن خطرہ ودلائل وبراھین کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بودند رسید کوائف مافیہا کلی وجزوی واضح گردید جناب من بر بندہ مومن اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم در فرض فرض ودر واجب واجب ودر سنت سنت باقیماندہ اتباع پیران کبار در آداب واطوار اوشان موقوف بر محبت واستطاعت مرید است اگر مرید ذی محبت صادق میباشد مخالفت از ہمہ کارہا

پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم الاقدس ستہ راہ باطنی میرانند پس حتی الوسع خود قدم بہ قدم اوشان بروند لیکن این کار از مرید مجرد کہ اہل وعیال ندارند یا برائے از وجہ حلال قبل ازین نزد او موجود میباشند میسر می آیند و اگر آن ذی عیال میباشد و وجہ معاش نزد او غیر موجود در آن وقت باز دیدہ شود کہ آن ذی توکل کامل اند یا گاہی گاہی خطرہ و تشویش در مایہ کہ جمعیت است پیدا میشود پس این مشوش را برائی عیول نفقہ مفروضہ کسب حلال بقدر کفایت فرض است کہ مرید صادق ہر وقت و ہر لحظہ خیال تخلیص باطن از ماسوی اللہ موافق اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم و موافق اطوار و آداب پیران کبار میباشند در آن کار ہا حسن و قبح پسندی و ناپسندی مردمان نمی بینند ہمیشہ سلامتی قلب مطلوب اعلیٰ و مقصد اقصیٰ میدانند پس مانند کار آن عزیز ہر قدر کہ در شریعت غرا ظاہراً و باطناً کوشش کنند اولیٰ و اعلیٰ و کار خود کن با حل دنیا کہ ابنائے جنس ما نظر نہ فرمانید در میان شما و اوشان اندرونکیہ رتبہ ارادت در گردن انداختہ اند مخالفت پیدا شدہ است ۵ واضح باد جناب من کارہای شریعت ظاہر و رفتار پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم الاقدس از توکل و قناعت وغیرہ از کتب اوشان بخوبی آن عزیز را معلوم حاجت بنوشتن فقیر ندارند غرض حتی الوسع خود از مخالفات شرعی ظاہری باشند یا باطنی مجتنب و محترز باشند اہل دنیا را ترغیب باشند یا بعد پسندش آیند یا نہ غرض اصلی از طریقت خلاصی باطن از گرفتاری ماسوی اللہ و سلامتی قلب موافق شریعت غرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم این قدر کلی است وغیر جزوی بسیار است آن بمشافہہ موقوف ۔

مکتوب ششم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد محبت و اخلاص نشان مودت و اختصاص عنوان جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب سلمہ الولی الواہب عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب محبت اسلوب مشتمل بر عرض عوارضات

از جهته دشمنی دشمنان وغیره که فرستاده بودند رسید کاشف ما جا ما فیها گردید حافظ حقیقی از شر اعداء ظاهریه و باطنیه در حفظ خود محفوظ و مامون داشته بمرادات دلی و مقاصدات جانی رسانیده در خانه خود در میان اقران و امثال معزز و مکرم دارادو برب العباد تکیه بر کارساز حقیقی جل شانه بواسطه پیران کبار علیهم الرحمة والرضوان کرده بی اندیشه و بی دغدغه بجای حکام وقت بدلاوری تمام حاضر شوند او تعالی شانه دغوبرهانه ملزم نخواهند کرد و مشکلی نیست که آسان نشود. فقیر را از دعا گوئی خاندان خویش غافل ندانند گو در عروض عوارضات حکمت از حکیم مطلق جلشانه میباشد کارسازی حقیقی او تعالی شانه است و بس بر غریبان دعا باشد و بس فقط اے عزیز وقت فرصت از کارهای ضروریه و دنیویه باشغال باطنیه که شغل او از اهم مهمات است شاغل باشند و مهمل نگذارند که امروز وقت وقت کار است فردا بجز حسرت و ندامت هیچ بدست نخواهد آمد زیاده والسلام

مکتوب هفتم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد مخدومی مکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضه و عنایته از فقیر حقیر لاشی عثمان عفی عنه پس از تسلیمات و تکریمات آنکه مکتوبین شریفین یکی و دیگر بفاصله اندک رسید کوائف مندرجه آنش بوضوح انجامید آنچه گفتگوی مولوی بود بسیار تعجب دست داد و دعاء اللهم لا تکلنا الی انفسنا طرفة عین ولا اقل من ذلک خواندم و جه تعجب که برای طعام دنیوی که چند روزه است و با دنی ما یکفی به میگذرد این قدر بار گران مجاهدات و ریاضات خود را در چاهی که انداخته که فلان غنی که فی الحقیقة مفلس تر از و شان کسی نیست دنیا تند صراط مستقیم را گذاشته جان خود را از کبرای دین که مقبولین عرب و عجم است بهتر و کلان تر بنظر مجوسین عقل عقیل داده تا که معتقد گردند و چیزی زهر از و شان بدست آرم این چه عقل است او تعالی شانه هدایت کنند و اهل الله حق فرمانید که دروغ بی فروغ جز رسوائی نیست الله تبارک و تعالی فقیر را و دوستان فقیر را از چنین مهلکه نگهدارند و فی الحقیقت آن جناب را موجب بسیار عبرت است که این قدر سالها

ریاضات و مجاہدات کشیدہ و میوہ و نتیجہ ہیس بدست آوردہ و با وجودی غلطی خود نسبت تخطیہ بکبرائے دین متین کلانی پندا شتہ اند نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اللہم لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب بکار بار خود با وجود استغفار سر گرم باشند و از خوشی عاجلہ ہموارہ ترسان و لرزان باشند۔

مکتوب ہشتم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امّا بعد محبت و اخلاص نشان مودّت و اختصاص عنوان حق داد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لا شیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات وافیات آنکہ مکتوب تشریف مشتمل بر احوالات خیریت آیات خویش و عروض اضطراب دو روزگار از جہتہ گردش زمانہ وغیرہ کہ فرستادہ بودند رسید موجب دعا گوئی بے حد و عدہ گردید اللہ تبارک و تعالیٰ از این تعلقات و تقلبات زمانہ بفضل و کرم خویش نجات و خلاصی دادہ جمعیت قلبی با حصول مرادات دنیاوی خوش و خورم در خانہ خویش دارا د برب العباد فقیر را در حال خواہ حاضر شوند خواہ نہ دعا گوئی خاندان خویش میدانستہ باشند فقط جناب من کل اناء یترشح بما فیہ چوں فقیر خوار و بی اعتبار بود آن دوستدار را قبل ازیں در حضور وغیرہ نصیحت بقناعت ما و جدہ و ما حضر مے نمودند لکن چوں اکثر مردمان شہر وغیرہ این کار را عیب و نقصان میدانستند آن دوستدار را ولالت بیا زدست انسان کہ آنہم فی حد ذاتہ گرسنہ اند کردند و آن مجلس خالی از کارہائی خدائی بودند ضرورۃً برای خوشی و خاطر داری آن آغا اوقات عزیزہ کہ بی بدل اند کہ بزرگان گفتہ اند اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ صرف میشود پس آن برکت در مال و آن صفائی کہ از جہتہ تجرید بود رفت اینہم فقیر را نہ اعدا عدوك کہ صادق مصدوق فرمودہ اند رسیدہ وگرنہ فقیر گاہے در دعا گوئی فرق نہ کردہ و انشاء اللہ تعالیٰ من بعد تا حین اجل نخواہم کرد کافی المہمات جلشانہ ہمہ مہمات آن صاحب را دفع دفع ببرکت حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف خواہند کرد بیدل نشوند ہموارہ بواسطہ حضرات گرامی

خدسنا اللہ تعالیٰ باسرارهم السامی خلاصی از غموم و فتح یابی بر اعداء و حساد میخواسته باشند انشاء اللہ تعالیٰ کارہا ہمہ آسان خواہند شد۔

مکتوب نہم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون آنکہ مکتوب شریف آں صاحب رسید خوش وقت ساخت برادرا چوں این زمان اوان فتن و محن است ہوشمند را ہماں کار اولی است کہ در و مخالفت نفس و ہوس است و ہمیں مخالفت را صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم جہاد اکبر فرمودہ است پس مومن صادق را لازم کہ طور و شیوہ مخالفت نفس و شیطان کہ اھل اللہ مقرر فرمودہ اند اختیار کنند اول صوم است و وقت افطار باندک طعام روزہ بدارند کہ آنحضرت و جاءُ ھذہ الامۃ الصوم فرمودہ اند دویم خون کشیدنی در ہر ماہ یا در دو ماہ سیوم سیاحت یعنی سفر است کہ ہر روز این قدر پیادہ بروند کہ ماندہ شوند و خوراک بسیوم حصہ شکم اکتفا سازند و آب اندک بنوشند ایں محاربہ اہل اللہ با عداء النفس مقرر فرمودہ اند و بزرگان فقیر ذکر کثیر و میانہ روی در خوراک و پوشاک و خواب و مجلس و اختلاط با دوست و دشمن اختیار فرمودہ و حصول علم و حرف اخیر را پس پشت انداختہ اند بیان مخالفت نفس و شیطان در گرسنگی و لاغری است کہ نشستن و برخواستن محض برائی ادائے صلوۃ خمسہ میباشد فقط دقت وقت کار است یعنی در شبانہ روز سیوم حصہ خوراک یک وقت بخورند تا کہ بالکل لاغر و ضعیف نشوی و توجہ پنج وقت از جناب مولوی صاحب بگیرند بعد از اں اگر نشد فقیر را اطلاع بدہند۔

مکتوب دہم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و عنایتہ از فقیر حقیر

لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات آنکہ للہ الحمد و المنتۃ کہ احوال ایں جای بعون عنایت آلہی عز شانہ قرین شکر است و المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم عن الآلام و الاسقام الظاہریۃ و الباطنیۃ بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و السلام مکتوب بن شریفین پی در پی رسید احوال مولوی واضح گردید او تعالیٰ شانہ ما و شما را ازیں چنیں خیالات فاسدہ و کاسدہ نگہداشتہ بمحبت ذات اقدس خویش و محبت پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس فائز سازد برب العباد و آنچہ از احوال باطنی خویش چیزی قلمی فرمودہ ہمہ اصل و موافق سلوک حضرات کرام از تفصیل آں در مکتوبات قدسی آیات جلد اول معصومے وغیرہ باید دید و ہم در کنز الہدایت نگاشتہ چوں معاملہ سالک باصل اصل رسد حالات سابقہ ہبا منثورا گردو بجای ذوق و شوق یاس و حرمان آید کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن بکار باد خود کہ ذکر جلالہ و نفی و اثبات و تہلیل وغیرہ مراقبات با درود شریف و استغفار سرگرم باشند و از مخلوق اللہ ہراسان و لرزان باشند کہ صحبت غیر جنس برای درویش سم قاتل است بقدر ضرورت بود باش فرمانید و کلمہ اکتفا رفت کہ آنجناب خود عالم و دانا اند حاجت تفصیل نیست فقط و آنچہ از اجازت مقید پرسش فرمودہ بودند را اصل وضع اہل اللہ یک حد مقرر فرمودہ اند چون او تعالیٰ شانہ سالک را بفضل و کرم خویش تا بآنجا رسانند پس مرشد از دل او شان را اجازت مطلقہ میدہند بعضی را در یک طریقہ خاص و بعضے را در دو طریق علی الدرجات ایں ہمہ بقدر استعداد درویش کاری میفرمانید و برائ مصلحت وقت بعضی پیران یک شخص را برائ یک گروہ خاص نیز اجازت میفرمانید و اجازت را در مقامات حضرت حبیب اللہ مظہر رحمن حضرت مرزا جانجاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سہ درجہ مقرر فرمودہ اند اعلیٰ و ادنیٰ و اوسط در صفحہ ۳۸ در آنجا ملاحظہ فرمانید و کتاب نزد واجد علی خاں صاحب موجود است دیگر آنکہ تابع حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی اند رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد خود و اکثر در یک طریقہ علیہ نقشبندیہ میفرمانید مگر چوں مرید بسیار الحاح طریقہ دیگر نمایند پاس خاطر آن مرید شجرہ پیران

آن طریقہ علیہ دہند وسلوک مقامات مجددیہ سازند پیران کبار فی الحقیقۃ حکیمان اند حکیم مناسب مزاج ووقت استعمال ادویہ میکنند ایشان نیز مناسب استعداد اوشان کار میفرمانید فقط و فقیر آن صاحب را اجازت مطلقہ دادہ لکن اجازت نامہ مطلقہ نوشتہ نشدہ در آن مضائقہ نیست حالا اجازت مطلق است او تعالیٰ شانہ موجب برکات عظیمہ سازد و بالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام فقط و باین طرف بسیار تعجیل نفرمانید کار آنجائی را بکسی معتمد ومعتبر سپارند کہ فتنہ انگیزان وچرب لسانان بسیار اند فرصت را غنیمت بشمارند محب صادق را فی الحقیقۃ دوری نیست بقدر محبت خود بطور انعکاس فیض مے گیرند اگر در یمن ہستی با من ہستی ؎ دیدہ احقر ودل ہمراہ تست پس کمر ہمت چست باید بست شب وروز محض برای رضا مندی مولیٰ حقیقی جلشانہ کوشش تام سازند کہ حالا وقت جوانی است ودر زمان پیری ہیچ چیز از سالک نمیشود و بطرف حالات وکیفیات وادراکات نظر نفرمانید کہ واجب حقیقی جلشانہ از ما وشما خدمت عبادت میخواہند باقی مترتب داد او تعالیٰ شانہ دہند یا نہ دہند از آن دل تنگ نباید شد ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان ، گرما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب یازدہم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عباد الذین اصطفیٰ امابعد فضیلت پناہ حقائق ومعارف آگاہ مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات آنکہ للہ الحمد والمنۃ کہ احوال این جانب بعون عنایت الٰہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ وعمت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مکتوب مسرت اسلوب مشتمل برخیریت خویش ودیدن در خواب کہ مہربانی فرمودہ فرستادہ بودند در اسعد اوقات وامجد ساعات شرف نزول نمودہ صاحبا تفقد ودلجوی فقیر در حالت مرض ودویم توجہ نمودن فقیر بآن صاحب در

بیت اللہ شریف زادہ اللہ تعالیٰ شرفاً وکرامۃً انیہا خبر مید ہت اذ اتحاد محبت معنوی کہ در اصطلاح صوفیاں را بطہ گویند کہ فقیر آں را وسیلہ جلیلہ برائے حصول فیوضات و برکات مقرر فرمودہ اند او تعالیٰ شانہ ایں نائرہ محبت را مشتعل سازاد بحرمۃ النون والصاد بالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوۃ والتحیات زیادہ والسلام

مکتوب دوازدہم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد محبت واخلاص نشان ملا ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات آنکہ مراسلہ شریف رسیدہ چوں مشتمل بر عدم حصول مطالب بود واضح گردید جناب من مقصود اصلی نزد فقیر انقطاع تعلق ما سوی اللہ علماً وحباً وحب محبوب حقیقی جلشانہ ظاہراً وباطناً اند وبجمیع اہل بصیرت واضح کہ حصول مطالب دینی ودنیاوی بارادہ مرید حقیقی است جلشانہ اوما وشما بہانہ ساختہ اند نہ غیرو ایضاً واجب الوجود جل جلالہ بر بندگان خود عبادت فرض کردہ چنانچہ فرمودہ اند واعبد ربك حتی یأتیك الیقین ونیز برائے حصول مطالب دینی ودنیاوی وسیلہا برائے حصول مدعا مقرر فرمودہ اند پس لازم کہ آں عزیز اوقات عزیزہ خود را باذکار وافکار بطور معمول پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند مطالب از بندگان بندگیست وبس۔

مکتوب سیزدہم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مخدومی ومکرمی جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث والنوائب وافاض اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ وبرکاتہ علیکم وعلی من لدیکم امین ثم امین از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب مشتمل بر کیفیات کثیرہ کہ مہربانی فرمودہ فرستادہ بودند در اسعد زماں غوتردل وپرتو شمول فرمودہ اللہ تبارک وتعالیٰ سعی جزیلہ وکوشش جمیلہ آں ذات ستودہ صفات را مشکور ومقبول فرمودہ بمحبت ذاتی خویش کہ تمام بزرگانست سرفراز فرمایاد برب العباد وآنچہ قلمی فرمودہ بودند کہ

عاشقان را نصیب از معشوق جز خرابی جان گدازی نیست فیاض من عاشق صادق بغیر وصال حسی معشوق تسلیه نمی شود۔ وشعلہ نائرہ درد طفلانی پزیرد واین دید حسی درین نشاء فانی محال است پس لاچار بسبب نایافت مقصود بدرد وحزن وایاس حرمان گرفتار اند وا گرنایافت بعد یافت میباشد که یافت در ظلال اسماء وصفات است وعدم یافت در تجلی ذاتی میباشد شکر این نعمت عظمی که درد وحزن است بجا آرند لئن شکرتم لازیدنکم این قدر از بی وقوفی ارقام نموده ام معاف فرمائید که درین باب گفتگو در از در مکاتیب سنیہ حضرات گرامی قدسنا الله تعالی باسرارہم السامی مفصلاً ومشرحاً مرقوم است زیاده والسلام

مکتوب چہاردہم بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ امابعد فیض مآب مولوی نور محمد صاحب چیلا دام فیضه پس از تسلیمات وتعظیمات واضح دلائح باد که صوت حرف ضاد نہ چنین است که مردمان دامانیان قریب بدال میخوانند ونہ چنین است که مشابہ بظا چنانچه اہل بخارا میخوانند بلکه صوت حرف ضاد درمیان است که حضرت صاحب قبله وکعبه در بغداد شریف از قاریان عراق تجوید کرده میخوانند که این تفرقه بنوشتن راست نمی آید شنیدن آواز درکار است وفقیر را درین امر معذور فرمائید فقط

مکتوب پانزدہم۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ امابعد جناب محامد نصاب مکرمی معظمی مولوی حسین علی صاحب خصعه الله تعالی ببلوغ اقصی المراتب بعد از تسلیمات ودعوات مطالعه نمایند که ذریمه کریمه رسید ظهور عافیت مزاج شریف بغایت خورسند گردانید آثار جمیله که از غلبه نسبت رابطه مندرج بود بغایت مبارک است واقصی متمنات روندگان این راه دمشعر از معیت است صاحب این دولت بحکم المرء مع من احب از کمالات اصل بہره مند میگردد واز ثمرات نافعه نہالی دی برومند هنیئا لارباب النعیم نعیمهم ودیگر وقائعی که بدان مبشر اند از برکات ہمیں معنی است گرچه فقیر لائق این معنی نباشد لکن بتصرف حضرت پیر دستگیر نفعنا الله تعالی برکاته وافاض علینا من فیوضاته امید قولیت باکریمان کارہا دشوار نیست۔

مکتوب شانزدہم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب رفع اللہ تعالی درجاتہ فی الدین والدنیا از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات وتکریمات آنکہ مکتوب مرغوب مسرت و فرحت اسلوب مشتمل بر خیریت خویش وبرخوردار سعادت اطوار وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بودند در اسعد زمان عز نزول فرمودہ اللہ تبارک وتعالی پیوستہ آن ذات را بخیر وعافیت دارند و ببرکات وفیوضات حضرت صاحب قبلہ نور اللہ تعالی مرقدہ الشریف وبرد اللہ تعالی مضجعہ اللطیف سرفراز وممتاز فرمانید۔ ودرین جا فقیر را مع جمیع لواحقات خیریت است تسلی فرمانید ودعا گوئیہا ہموارہ رطب اللسان ام مجیب الدعوات دعاہا ما خواران وعاجزان را بہدف اجابت رساناد برب العباد وآنچہ سالک خواہ المقامات فوقانی برسد جز نایافت وحیرت وایاس پیدا نمی آید وآنچہ میرسد بدرکش نمے آید چراکہ وجود وتوابع وجود از دو رفتہ است وفیوضات از ذات بحت است کہ از درک بالا رفتہ است ودرک آنہا از نارسائیست واللہ تبارک وتعالی آنجناب را بہ نسبت خاص الخاص امام الطریقہ علیہم الرضوان رسانیدہ فیض بخش عالم وعالمیان سازاد برب العباد۔

مکتوب ہفدہم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامدا ومصلیا محبت واخلاص نشان قاضی امیر بخش صاحب سلمہ ربہ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ پس از سلام مسنون آنکہ مکتوب مشتمل بر دریافت کیفیت نفی واثبات کہ فرستادہ بودند رسید مندرجہ اش کلی معلوم گردید عزیزا کار فقرا قیاسی نیست سماعی است ہرچہ از پیران کمل متشرع نقل شدہ است مریدان را از ان مخالفت منع نوشتہ اند فقیر را معلوم نیست کہ شما را نفی واثبات کدام فقیر نشان دادہ طور ودستش از وشان پرسش فرمانید وحضرات فقیر بعد خلاصی نفس کہ پس از چند بار نفی واثبات میکنند محمد رسول اللہ بآن ختم میکنند نام خود از ہیچ پیر ومرشد شنیدہ نشدہ ونہ کتب ایشان نوشتہ دیدہ ام کار طریقت ورائ فکر سالک است معقول شود یا نہ محض اتباع اوشان لازم است فقط والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
امابعد اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از جانب فقیر
لاشئی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات وافیات آنکہ مکتوب مسرت اسلوب
مشتمل بر خیریت خویش وغیرہ کوائف کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت دوستدارا
مقصود اصلی دلی طالبان علمی این وقت حصول حطام (دنیوی است نہ) دال برا در را قادر مطلق علیشانہ دادہ
زیادہ حاجت چیست البتہ کسی راکہ مطلب حصول معرفت الٰہی باشند رفاہیت دنیاوی
باشد یا نہ انفاس متعارہ را صرف باذکار و افکار میسازند این امر بسا مشکل از ہزاراں یک
یک سرباز میباشند کہ این سربازی اختیار میکنند پس این قدر بفہم ناقص آمدہ قلمی شدے

عشق آن شعلہ است کہ چوں برفروخت　　　ہرکہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

زیادہ ازین نوشتن موجب ملال میگردند؛

مکتوب نود و ہشتم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
امابعد مخدومی مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمد شیرازی صاحب دام فیضہ و برکاتہ از فقیر
حقیر لاشئی عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و تکریمات آنکہ یکار بار خود کہ یاد مولی است شب
تار را با فکار و اذکار و استغفار بجدی معمور دارند کہ یک لمحہ در غفلت نروند حالا جوانی است
وقت وقت کار است فردا کہ شیخی آید بجز حسرت و ندامت بدست نخواہد افتاد فقط
جناب من نسبت خاص حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی ہرچند بالا زود
دست مشاہدہ و ادراک می ماند چگونہ مدرک شود کہ معاملہ بذات بحت می افتد مشاہدہ و ادراک
در ظلال و صفات و اعتبارات میباشند و چون از ان بالا تر رود بجز حیرت و جہل و نکارت
ہیچ نمے باشد معاملہ چنین من لم یذق لم یدر شکر خدا وند ہمہ وقت دہمہ حال بجا آورند لئن
شکرتم لازیدنکم و فقیر را از تفقد احوال خود ہیچ وقت غافل ندانند فقط

مکتوب نود و نہم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب دام فیضہ اللہ تعالیٰ درجاتکم از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات آنکہ صحیفہ شریفہ مشتمل بر خیریت خویش و بیرون شدن از شہر بطرف زمینات و نفرت از مردمان و قوۃ رابطہ وغیرہ کہ قلمی فرمودہ فرستادہ بودند شرف ورود فرمود جناب من چون قلب را تعلق و تعشق بذات اقدس پیدا میشود لاجرم از ما سوی اللہ نفرت حاصل میگردد چراکہ قلب حقیقت جامعہ است آنرا بسیط میگویند پس در آن یک چیزی میدر آید و آنچہ قوت رابطہ قلمی فرمودہ مطلب اصلی برائی حصول نسبت باطن رابطہ گفتہ اند شکر این نعمت عظمی بجا آرند و آنچہ درباب منع مرید گرفتن نوشتہ فیا فبا اگر مرید صادق پیدا گردد و بآرزو و الحاح طلب ذکر نماید بلا فرصت ذکر باو شان بگویند و او شان را نصیحت درباب امورات ضروریہ فرمانید و از تدریس علم ظاہر جان خود را معاف نفرمانید بحد اعتدال شغل علم ظاہر از دست ندہند کہ این از ضروریات است

مکتوب بست و یکم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد محبی و مخلصیم میاں احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات فی الدارین آنکہ مکتوب شریف مشتمل بر استدعاء دخول فی الطریقہ علیہ و طلب ورد کہ فرستادہ بودند رسید جناب من مرید حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم ہمہ مریدان پیر او شان است حاجت بدخول نیست و اگر او تعالیٰ جناب را فراغ از تحصیل علم عطا فرمودہ و ایضاً بعد از آن آنجناب را خیال حصول نسبت باطنی مصمم گردید آں وقت تجدید بیعت درکار است حالا محض وقت فرصت از مطالعہ کتب بہمون شغل باطنی کہ جناب مرحوم نشان دادہ اند مشغول باشند حاجت ورد دیگر نیست کہ ایں بزرگواران صرف ہمت خود است در اسم جلالہ نہ اوراد و وقت فرصت بکار باد خود سرگرم باشند و حتی الوسع خود نماز پنجگانہ بجماعت در وقت مستحب بے کاہلی و کاسلی ادا باید نمود و از ــــ امورات نامشروع و مکروہ اجتناب باید فرمود السلام اولاً و آخراً۔

مکتوب بست و دوم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد برخوردار سعادت اطوار عزیز الجان محمد سراج الدین طال عمرہٗ معہ علمہ وصلاحہ وفلاحہ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات دیدہ باشد آنکہ مکاتیب متعددہ کہ فرستادہ ہمہ رسیدہ نا گوالف ہا مندرجہ آنہا واضح گردید و ندای جگر گوشہ بگوش ہوش اصغا ساختہ کہ فرزند با لطبع محبوب والدین باشند و جمیع خیرات کسبی باشند یا وہبی والدحق برای او منحو اہند دہندہ حقیقی او تعالی شانہ است و از کثرت حرص فقیر نصیحت بطور ترغیب و ترہیب نوشتہ اند بنا ناراضی و خفگی ازین باب مطمئن القلب بکار بار خویش سرگرم باشند و ازین آن زمانہ چشم پوشی سازند و کوری و کری طریقہ خود نمایند ہر فاعل و قائل را با داش قول و فعل خود رسد نہ غیر را لہذا بار بار می نویسیم کہ بقدر وسع خود بجد و جہد تمام مطالعہ کتب از دل بغور کنند بعد ازان نتیجہ بخش او تعالی شانہ است فقط نہ غیر اِنَّ سعیکم لشتّٰی۔ نص قطعی است زیادہ ازین بمشاغلہ متعلق است وقت فرصت بطور عادت توجہ بلطیفہ قلب وغیرہ لطائف ورد خود سازند و وقت را مہمل نگذارند و از دل ناراضگی فقیر دور کنند ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود   مرد باید کہ ہراساں نشود

برانسان گرمی و سردی مے آیند قل کل من عند اللّٰہ وما اصابک من مصیبۃ فباذن اللّٰہ نص صریح است درین باب فقیر را غافل ندانند فقط والباقی عند التلاقی زیادہ والدعا۔

مکتوب بست و سوم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد جناب فیض مآب حضرت مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ و برکاتہ از فقیر حقیر لاشیٔ عثمان عفی عنہ پس از تسلیمات و دعوات مزید درجات واضح آنکہ کیفیات نسبت باطن کہ قلمی فرمودہ بودند صحیح و مطابق کتب حضرات گرامی قدسنا اللّٰہ تعالی باسرارہم السامی اند لیکن در بعضی جملہ ہا فرق اجمال و تفصیل است او تعالی شانہ روز بروز ترقیات در جمیع مقامات فوقانی امام الطریقہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ عطا فرمایاد و موجب ترقیات نسبت باطن در حقیقت

محمدی و حقیقت احمدی درود شریف ہمیں صیغہ اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آل سیّدنا
محمّدٍ افضل صلوٰتک بعدد معلوماتک وبارک وسلّم حاله نوشته شد خود حقیر عاصی پرمعاصی
از درود شریف تهلیل لسانی زیاده میکند بجهت آنکه هجوم امراض بمراقبه چنانچه میباید نمیگذارد باقی
هرچه موجب جمعیت وزیاده نسبت باطن بنظر مے درآید بعمل آرند فقط

مکتوب بست وچهارم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً ومصلیاً ومسلماً محب العلماء والفقرا
خان عالیشان حافظ عمر داد خان صاحب سلمه الله تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنه پس از سلام
مسنون الاسلام آنکه مکتوب که درباره کوائف مختلفه ارسال داشته بودند رسید خوش وقتی رسانید
الله تبارک وتعالیٰ آں عالیجاه را بعزت دارین معزز ومکرم داراد جناب من نفی کردن ولد ومحروم
ساختن آن ولید از ارث از روئ شریعت ناجائز است روایه عدم جواز در مشکوٰة المصابیح در
باب اللعان در ربع ثالث در فصل اول بعینه همیں طور قصه اعرابی از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
پرسیده وجواب داده رسول اکرم صلی الله علیه وسلم (وفائدة الحدیث) المنع من نفی الولد بمجرد
الامارات الضعیفه بل لابد من تحقیق وظهور دلیل قوی الی اخره ۱۲ مرقات شرح مشکوٰة

مکتوب بست وپنجم۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین
اصطفیٰ امابعد بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اوصلك الله تعالی الی اقصی
المراتب از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنه پس از تسلیمات ودعوات مزید درجات فی الدارین آنکه مکتوب
مسرت وفرحت اسلوب مشتمل بر کیفیات نسبت باطن وغیره که فرستاده بودند رسید از مطالعه آں
خرمی بے حد وخورسندی بیحد حاصل گردید الله تبارک وتعالیٰ بفیوضات خاصه حضرات پیران
کبار علیهم الرضوان والرحمة فائز وسرفراز فرمایاد بالنون والصاد ومقصد اصلی از ذکر واذکار وغیره
ماثوره انیست که خود را بخواری ونیستی بشناسند ومنعم حقیقی را جلشانه بنعمت وتفضیلش دراز است وفقیر
پس از عرس آنحضرت صلی الله علیه وسلم بازبه تپ گرم مثل تابستان گرفتار وبدو کلمه اکتفا رفت
که او تعالیٰ شانه فرموده الا لله الدین الخالص وجائ دیگر فرموده یوم لا ینفع مال ولا بنون الا

مَنْ اَتَی اللہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وجائی دیگر فرمودہ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلاً وفقرا در شرح فرمودۂ اللہ تبارک وتعالیٰ کتب ورسائل تالیف فرمودہ اند ومقصد اصلی اجمالاً اینست کہ عبادت برغبت ومحبت قلب است چنانچہ از حدیث شریف ارحنی یا بلال وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ واضح است وامورات غیرہ تکلفات ولاچاری شرعی فقط ومیان یاران را بیشک در حلقہ جادہند وتوجہ دہند وتوجہ فرمانید ہیچ مضائقہ نیست وآن دو لطیفہ بسیار است بران مداومت سازند تا بحدیکہ بہفتاد ہزار برسانند وخلف محمد سراج الدین چند روز است کہ بحلقہ نمودن امر کردہ شدہ وقت ہجوم مرض فقیر پس از ختمات حلقہ میکنند با درویشان وگفتہ فقیر بسید صاحب ممدوح اینست کہ فقیر چند روز پیش از روانگی گفتہ کہ کار تو حالا تا ولایت علیا است کہ نصف سلوک است زیادہ ازین حالا میشود چند مدت براین اذکار ومراقبات مداومت فرمانید بعد ازین اگر فقیر حیات بود دیدہ خواہد شد وحالاً ہم اگر کسی از مریدان حضرت لعل شاہ صاحب مرحوم بکمالات والہ وحقائق والہ بیا نید توجہ فرمانید انشاء اللہ تعالیٰ از تاثیر خالی نخواہی شد فقط محض در غنودگی مرض قلمی نشدہ معذور فرمانید ؎

فصل سوم

در عبارات عجیبہ وغریبہ نصیحت آمیز

حضرت قبلۂ ما قلبی وروحی فداہ حسب فحوای مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم[۲] اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ بباعث ازدحام امراض از رعشہ وفالج

---

[۱] این حدیث شریف از مبین العلم صفحہ ۵۹۸ چھاپ شدہ فی المطبع الصادق بعینہ نقل کردم ۱۲ منہ

[۲] والمشہور فی الکتب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل

وضیق النفس و دوران سر دائم المرض میمانند و نیز بوجہ کثرت ارشاد و انتظام خانقاہ شریف و احوال پرسی زائرین و واردین و تدریس کتب تصوف مثل مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالی عنہ و خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہ و رسائل شریفہ باقی حضرات کرام رضوان اللہ علیہم و جواب مسائل متفرقہ و معتقدین حاضرین و غائبین از ترقیم جواب عرائض قلیل الفراغت بودند لہذا خدمت تحریر جوابات عرائض کہ از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیہ میرسیدند این عاصی پُر معاصی را مفوض میفرمودند و این خادم دیرین چون جواب عرائض تحریر نمودہ برائے تسجیل بخدمت حضرت صاحب قبلہ قلبی و روحی فداہ میبرفتم بوجہ کمال شفقت و رافت بحال مکتوب الیہ بر بعضی مکاتیب چند کلمات بقلم فیض رقم خود نیز رے فرمودہ بودند این کمترین و کہترین خادم دیرین آں کلمات فیض رشحات راجمع نمودہ ضمیمہ مکتوبات نمودہ ام و برائے توضیح نام اسم مکتوب الیہ در صدر ہر عبارت تحریر ساختہ ام بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ دندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز خیامن من ہرچہ از مولی است ہمہ اولی است و رہر امر صبر درکار است الحمد للہ علی کل حال و نعوذ باللہ من حال اہل النار بر فقیر و آنجناب فیض مآب کہ وقت باخر رسیدہ و فتن و ابتلاو محن زور و شور کردہ لازم کہ شب و روز بہ نیاز و عاجزی تمام بیاد مولی حقیقی عز اسمہ در ہمہ حال شاغل باشند تا یک لحظہ از یاد او غفلت نباید کرد قل اللہ و بس و ما سواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس بملا محمد رسول آخوند زادہ صاحب لنؤن[2] انچہ از بنائی در تنگ[3] قلمی نمودہ جناب من دار دنیا ہمہ تنگ است فراخی او در فراخی دل است او تعالی شانہ میفرمانید افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ مراد از شرح صدر قطع علائق است چوں علائق ما سوی منقطع شوند انعام و ایلام مساوی میگردد و پس بر مذاق مفسرین محققان و صوفیان شرح صدر ہمیں ترک تعلق ما سوی اللہ است پس صوفی

---

[2] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [3] تنگ نام جائیست کہ تفصیل آں پیش ازیں بر حاشیہ ملفوظ سوم نوشتہ شدہ است ۱۲ منہ

را باید که بغور در وقت خلاً بدل متوجه شوند که درین جا برای چه آمده اگر محض بوجه امید باشد
و غرض حصول مال و جاه نباشد شکرگزار باشند و از مکر و فریب ترسان و لرزان بوند که
شیطان لعین و نفس اماره در کمین است باخدا باش بهر جا که باشی روزی چند درین جاست
بعد ازاں رفتن بوطن اصلی است پس کسی که زاد ندارد حیران و سرگردان مے باشد
؎ همه اندر زمن بتوانیست چه که ز طفلی و خانه رنگین است بقاضی عبدالرسول صاحب
انگوی قوم کیچی - جناب من دیده قصور در اعمال رو میدهد و هر قول و فعل و عمل که درین مقامات
از سالک صادر شود لائق رد و طرد می بینند نه شایان قبول پس سالک را باید بل لازم که اوقات
عزیزه خود را باذکار و افکار و عبادات و طاعات معمور دارند و همه امورات ظاهری و باطنی
باو خدا ان سپارند فهمایش این چنین نکات بمشافه موقوف چکنم که بعد مسافت مانع شد.

؎ چکنم چاره ندارم که خدا کرد جدا

مولنا صاحب در مثنوی شریف میفرمایند ؎

فقر خواهی آں بصحبت قائم است　　نه زبان در کار آید نه ز دست

باخدا باش بهر جا که میباشی جناب شمس الدین حبیب الله مرزا جان جانانی صاحب قدس
الله تعالی باسراره الاقدس و افاض علینا من فیوضاته و برکاته میفرمایند چون پیر سالک
بکمالات میرسد مرا بخاطر تردد میآید که مبادا از طریقه دست بردار گردد فجهة العشق [illegible]
لهذا قدم این جاده سپردش چالاک شد زیاده ایام بکام باد بسید یوسف شاه صاحب ساکنه
قصبه وزیر آباد[1] اے عزیز ذوق و شوق و غیره حالات جلیله در ابتدا [illegible] در ولایت صغری
میباشند و چون معامله از ظلال بالا رود حالات سابقه هباً منثوراً گردید و بجای ذوق و شوق
بے لذتی و بے حلاوتی آید کان رسول الله صلی الله علیه وسلم دائم الفکر متواصل
الحزن ازیں باعث اندیشه در دیار نشوند چکنم جای بود باش فما و دردا صعب و وقت

---

[1] از قدیم الایام وطن ایشان شهر کانگره است ۱۲ منه

آمدن آنجناب اکثر فقیر ناجوڑ میباشد و برائے کسب سلوک حضرات مجددیہ علیہم الرضوان علم
بہ کتب ایشاں از ضروریات ایں راہ شمردہ اند قصۃ العشق لا انفصام لہا فقط والسلام
بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری غرض آنکہ رقعہ مسرت بقعہ آں اشفاق مع قصیدۂ
مدح در حق ایں سراپا قدح ارسال فرمودہ بودند بفرح و ترح رسانید فرح بجہۃ ازدیاد شوق
شما و ترح بسبب نسبت تضییع اوقات در امر لاطائل بلکہ در امر محظور کہ مدح کسی کہ مستحق مدح
نباشد ہم مادح را زیان دارد کہ غیر مطابق واقع باشد و ہم ممدوح را کہ خود را مستحق آن دانستہ
در ورطہ پندار و استکبار ہلاک میگردد لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درباره ایں چنیں مادح
ارشاد فرمودہ اند قطعت حنق اخیك پس باید کہ من بعد جناب بہ ثنائے حضرت باری تعالی جل شانہ
و بمدح سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اشتغال داشتہ باشند کہ سعادت دارین و دولت
کونین است و خود در ذکر و مراقبہ سرگرم باشند بحقدار خان صاحب ترین[1] سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان
از طرف فقیر اطمینان سازند ایں کار معنوی تعلق برابطہ محبت دارند حضور باشد یا نہ البتہ حضور را
حضور حیات است برابطہ محکم باش و در ہر کار از آن خود باشد یا از دیگر نظر بکار سازی حقیقی
دارند کہ فردا ہر کس را معاملہ باں ذات متعالی اند جلشانہ ابن دار گذاشتنی است چارہ ناچار پس
ہوشمند و دانا آنست کہ کار روز حساب آسان باشد زیادہ والدعا بقلم خود مرقوم شد بحاجی حافظ
محمد خان صاحب سکنہ اڑی افاغنہ اے عزیز بگوش ہوش استماع فرمانید کہ امروز وقت
کار است فردا بجز حسرت و ندامت ہیچ کس را بدست نخواہد آمد پیوستہ رطب اللسان
باذکار و افکار بودہ باشند او تعالی شانہ آن عزیز را بتمنائی دلی رسانا د بشاہنواز خان صاحب
براخیل سکنہ کلاچی گنڈہ پوران[2] وقت فرصت بذکر قلبی کہ موجب برکات ظاہر و باطن است
مشغول بودہ باشند مطلب اصلی از ایجاد عالم ہمیں است غیر از ین ہمہ ہیچ بمنظور علی خان صاحب

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

[2] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

بوڑہانسوی قوم راجپوت پاس خاطری جناب مولوی صاحب از ہر وجہ کہ باشد پاس خاطری
فقیر است اعانت و خدمت گذاری درویش خدا پرست سعادت دارین در آن متصور است
و در حلقہ او فنان صبح و شام عند القدرت نسبتے سازند کہ این نعمت عظمیٰ و غنیمت کبریٰ بدست
آمدن بسیار مشکل است این وقت را بخوبی نگاہ دارند فقط بغلام محی الدین صاحب
سکنہ ماچھیوال ضلع جھنگ دفع خطرات شیطانی از دل کار سہل نیست از توجہات اہل اللہ
با وجود ورزش سالک آسان یشود العاقل یکفیہ الاشارۃ فقیر مشافہتہ عرض کردہ کہ خدمت مولوی
از دل برائی رضا مندی مولی بکنند و علم ظاہری را طفیلے سازند زیادہ ازین فقیر را ہیچ نمی آید فقیر
دعا گوئی است بمولوی محمد عیسے خان صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب پنی خیل
گنڈہ پور رئیس ٹدی عرصہ دو ماہ شدہ کہ فقیر بمرض تپ و اسہال گرفتار و از نماز مسجد محروم بر مزارات
حضرات گرامی دعائے شفا فقیر گاہ گاہے میخواستہ باشند و بوقت مناسب حضرت صاحبزادہ
صاحب را نیاز بے اندازہ تسلیمات و تکریمات عرض سازند بمولوی نور خان صاحب
چکڑالوی مولوی نور خان صاحب را معروض کہ فقیر از آن صاحب راضی است او تعالیٰ شانہ
راضی باشند و سستی و کاہلی در شغل باطن وغیرہ کہ عارض است فقیر در دفع آنہا دعاہا کردہ او تعالیٰ
شانہ قبول فرماید بعبد الغفور خان صاحب راجپوت سکنہ کھیرڑی توابع ضلع رہتک
اوقات عزیزہ را بوقت فرصت باذکار و افکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین
منوط بیاد مولیٰ است و بس کار این ست غیر ازین ہمہ ہیچ بمیاں غلام رسول صاحب ننگر تہ
سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان احوال فقیر بدستیوال کہ وقت روانگی میاں عبد الرحمن صاحب

---

[1] مراد جناب مولوی محمود شیرازی صاحب ۱۲ منہ
[2] مراد جناب مولوی شیرازی ست ۱۲ منہ
[3] جناب مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب برائے خواندن علم طب در دہلی رفتہ بودند و قیام ایشاں در خانقاہ حضرت شاہ
غلام علی شاہ صاحب بود کہ در آن مزارات اندپس در آنجائی متبرکہ کہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ
میاں ابو الخیر صاحب رونق افزا اند ازیں جہۃ این عبارت نوشتہ شدہ ۱۲ منہ

ضیق النفس و تپ خفیف حالا بجای ضیق مرض فالج کہ آنرا بھندی ادھرنگ گویند تمام طرف راست گرفتہ است و درد سر و پریشانی آن غالب و تپ بطور سابق از بارگاہ شافی حقیقی طلب شفا است زیادہ دعا سید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاء الدین شاہ صاحب بخاری ملتانی این عزیز از تفات متعارہ خود را کہ بدل نذرانند بطاعات و عبادات و افکار و اذکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین در این است غیر ازین ہمہ ہیچ و انجام حاجات ضروریہ لابدیہ بوسیلہ پیران کبار علیہم الرضوان والرحمۃ ہموارہ میخواستہ باشند ان شاء اللہ تعالی بہدف اجابت رسند فقط نوابخان صاحب پنجابی تا دستداد ملاقات حسبی پنج صد بار درود شریف بلا ناغہ با وضو در ششیانہ روز و درد سازند و استغفار یک صد بار بعد از صلوۃ عصر و یکصد بار قبل از طلوع صبح صادق با عجز و نیاز تمام میخوانده باشند امید است کہ ان شاء اللہ تعالی در حاجت مطلوبہ مفید خواہد شد بغلام حیدر خان صاحب مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان ختم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قبل ازین فقیر شما را نشان دادہ برآں مواظبت ممکنی یا ترک کردہ این ورد بتصدیق دل بلا ناغہ پنج صد بار اول و آخر صد صد بار درود شریف ورد سازند و ثوابش بروح پر فتوح محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ بخش نمودہ حاجتش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الٰہی جل شانہ میخواستہ باشند امید غالب کہ سرانجامی مطلبش خواہد گردید فقط بمیاں محمد فاضل صاحب قوم اوان ساکنہ بکھڑ ضلع راولپنڈی بخدرہ مستورہ حضرت بی بی صاحبہ وغیرہ خدام ایشاں دعوات کثیرہ مطالعہ باد فقیر را پیوستہ دعا گو دانند و ایضاً فقیر را بدعای حسن خاتمہ یاد فرمودہ باشند و بدوست اد محمد سردار خان صاحب را تسلیمات و دعوات موصول باد بجناب میرا صاحب قلندر ساکنہ پشین علاقہ بلوچستان۔

یکبار حضرت قبلہ اقتلبی و روحی فداہ با امراض مرتضی بودند کہ خط جناب میرا صاحب قلندر رسید پس در آں حالی ایں ابیات بزبان پشتو بحالت امراض و درد و بے قراری از خود ساختند و بجای جواب خط ہمیں ابیات فرستادند ۱۲ منہ

۵۱ افغانی سلام دراغائی نه را نغلی — فائده نه کی بی دیان سلام مونه

۵۲ نا جوړ پروت فقیر حقیر په دبستری — د اجل سپاره کوی همیش تا ختونه

۵۳ بیا به وکی ته ارمان لسے قلندره — منده به نه کی فوائد د مجلسونه

۵۴ د قضا سپاره چه تاخت په ممکن وکه — پس حاضر غائب مِ دواړه یو رنگ وینه

۵۵ عثمان خوار زار پروت په میدان دی — د قضا سپاره زنیان په آسوړ دینه

۵۶ بی اجله مرکائی نشته تماشه که — په خپل کار سره مشغول اوسه عزیزه

۵۷ خطره مه راوړه په زړه کښی ای عزیزه — د فقیر حال مرهمیش د غمی وینه

۵۸ سوال جواب د زائرینُ واردینُ — په خپل حان سره فقیر عثمان کوینه

۵۹ درویشان او زنان واړه سره وای — د عثمان مرض خفیف د جوړ به بنینه

بقاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنه موضع احمد پور سیالاں تحصیل شورکوٹ ضلع

ترجمه ابیات پشتو بزبان فارسی

۵۱ آمد افغانی سلامت خود نیاورده قدم — هرگهی تو خود نیامی او ندارد سود هم

۵۲ هست بر بستر کنون بیمار بشنو این فقیر — شاه سواران اجل بر تاخت آیند دمبدم

۵۳ ای قلندر باز خواهی کرد افسوس مزید — تو مجالس پر فوائد را نخواهی یافت هم

۵۴ شهسواران اجل چون تاخت بر ممکن نمود — حاضر و غائب بود یکسان در آن لحظه دم

۵۵ خوار و زار عثمان افتاده است بمیدان صاف — شهسواران قضا زین می نمد آیند هم

۵۶ بی اجل مرگ نیست تماشا کن ولیک — باش شاغل در امر خویش با لکل بے الم

۵۷ خطره در خاطر میاور گوش بر سخنم تب — حال احقر این چنین هر وقت باشد اے صنم

۵۸ میکند سوال و جواب زائرین و واردین — این فقیر عثمان دائم با دلِ خود دمبدم

۵۹ جمله درویش و زنان این سخن دارند بر زبان — مرض عثمان است کم تر صحت خواهد یافت هم

ساخت این ترجمه اشعار سرور بهر رب — لیک ساعی هین بود اکبر علی شاه هم

جھنگ از کار خیر کہ استفسار نمودہ بود نا فقیر را در چنیں امورات مہارت نیست در ہر کار
کہ مسکینی فقیر را دعا گوی دانند فقیر بر کسی اہل دنیا تعلق و آشنائی حسب فرمودہ بزرگان
علیہم الرضوان پیدا نساختہ و نمکیم بہر کس آیندہ سلام مسنون را جواب حسب امر شرعی میدہم
فقط بسید پیر امیر شاہ صاحب سکنہ وان کمیلا نوالی توابع ضلع شاہ پور تا دست
داد ملاقات حسبی او وفات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند بیاد مولی حقیقی جلشانہ معمور دارند
کار انیست غیر ازین ہمہ ہیچ بجناب حضرت لعل شاہ صاحب سکنہ وندہ شاہ
بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از فرط حرارت چہ نگاریدہ شود بجز انیکہ ہر چہ
از مولی است ہمہ اولی بسید گل صاحب درویش خانقاہ شریف سکنہ خوست
توابع خراسان پس از سلام مسنون واضح باد کہ ازیں کدام امر بہتر باشد کہ آن برادر بحصول
علوم دینیہ مشغول شدہ او تعالی شانہ علم نافع دہاد رب العباد باید کہ پابندی بنماز پنجگانہ کنند بوقت
مستحبہ کہ فقہاء علیہ الرحمۃ در کتب خود ثبت فرمودہ اند غرض از لہو و لعب اجتناب سازند و
از فقیر در خاطر ہیچ دغدغہ نسازند بمولوی مہر محمد صاحب سکنہ انگہ شاہ بلاول توابع ضلع
شاہ پور بایک کاغذ جناب آمدہ جوابش نگاریدہ فرستادہ ام وحالا کہ مکتوبش دستی کسے داد
جوابش بطرز تعزیت قلمی شد اللہ تبارک و تعالی ہمہ اموات را غریق بحار غفران فرمودہ
پس ماندگان را صبر جمیل و شکیبائی جزیل عطا فرمایاد و آں عزیز را لازم کہ وقت فرصت اوقات
عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار و افکار و غیرہ عبادات معمور دارند کہ کار انیست غیر ازین ہمہ
ہیچ و ایضاً با نہدام مکانات وغیرہ مکروہات خوفے و ملالے رو نداد لکن چوں از مولی است
جلشانہ بجز رضا بقضائے الہی جل شانہ چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون او تعالی شانہ
در دارین بدل آں ثواب بے حساب دہاد بالنون والصاد بمولوی محمد عظیم صاحب
چناوڑھال سکنہ کلاچی گنڈہ پوران جلدہائے کتب نہایت پسند فقیر است تسلی فرمایند
او صلاک اللہ تعالی فی الدین والدنیا الی غایتہ ما یتمناہ بحرمۃ خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم

بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران دو عرضی مشتمل بر خیریت خویش مرسول ماموں کہ رسیدہ باشند و بہ احتمال عدم رسی واضح کہ فقیر پنج وقت نماز در مسجد شریف باجماعت مستحبہ میخواند۔ حالاً دو روز شدہ کہ دوران سر دفع شدہ و گرمی باقی این ہمہ بالصدق نہ رسم افغانان از این طرف تا حال کل خیریت بہ تسلی تمام بکار بار خویش مشاغل باشند کہ وقت وقت کار است کہ جوانی است در پیری ہیچ نمیشود خبر نادر تی بسیار تشویش دادہ کہ چہ نویسم کہ دریں جا خوانندہ انگریزی نبود بدعا مشغول شدم و صبر کردم و این خیال در دل کردم۔

زیا دہ طاقت دغمونہ لرم خوار یم	حیلہ مرستا دہ لویہ خدایہ
غریب تر غارہ کڑہ دصبر تعویذ ونہ	چہ دفا صبر ایت نازل شی
سو اللہ خدایہ ھمہ ھیچ دی ھیچ کنڑہ	ھاتف لغیب آوازوکہ

بجناب زکریا صاحب ولد مولوی صالح محمد صاحب مرحوم واعظ ڈیرہ اسمٰعیل خاں درود شریف ہمیں صیغہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہزار بار در شبان روز ورد سازند بلا ناغہ انشاء اللہ تعالیٰ برائی سرانجامی کار ہا دین و دنیا مفید خواہد شد زیادہ والدعا بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہ پوری بیرون کردن از خانہ دیر ملینہ اہل پردہ آں عزیز خوفے و ملالے رو نداد کہ چہ نویسم کافی المہمات بسبے خیر برائے انجام کارہا خانگی از غیب الغیب سرانجام سازاد رب العباد وما اصابک من مصیبۃ الا باذن اللہ انشاء اللہ تعالیٰ کارساز حقیقی جلشانہ ضائع نخواہند گذاشت بحاجی عبدالکریم صاحب قوم اتر اسکنہ گرہ لورنگ پس از تہجد ضرور ایں دعا بخوانند صد بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بعد ازاں بواسطہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ حاجات خود از درگاہ الٰہی بخواہی مرادش حاصل خواہد شد زیادہ والسلام بمولوی نور خاں صاحب چکڑالوی قوم اوان برائے دفع آفت سحر و جادو اول درود شریف سہ بار خواندہ بعد ہفت کرت فاتحہ و ہفت بار آیۃ الکرسی

وہفت بار چہل قل یعنی این مجموع ہفت بار خوانده برجان خود و مریضان دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ آفتش دفع و رفع خواہند گردید ونیز در خانه و در تمام حویلی بدین مرقومه خوانده دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ برائے جمیع امراض و آلام و اسقام مفید است و اسامی اصحاب کہف را در ہر زاویہ کشت در ڈولی بند کرده دفن کنند انشاء اللہ تعالیٰ جمیع امراض کشت و از ژاله وغیره آفات مفید است باقی شافی الامراض و دافع الآفات او تعالیٰ شانہ است۔ دیگر بوقت صبح صادق شجرہ شریف پیران وقت عشا نیز خوانده چیزی کلام ربی بخش پس ازاں بوسیلہ جزیلہ او شان دعاہا برائے ہر مطلبش کہ میداری خواستہ باشند انشاء اللہ تعالیٰ از مجربات است و آن فاتحہ وغیره سہ وقت صبح و ظہر و عشا با وضو خوانده برجان و آدمان و برائے مال مویشی بر چیزے خوردنی دم کرده باشند زیاده فقیر را از دعاگوئی خمس الاوقات غافل و ذاہل ندانند بحاجی حافظ محمد خان صاحب نزین سکنہ اڑی افاغنہ۔ اے برادر ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود

دل قوی دارند شب و روز از دربار باری تعالیٰ بواسطہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس عزت و فتحمندی میخواستہ باشند کارساز او بست تعالیٰ شانہ فراموش ازیں طرف محال است بشیر دل خان صاحب لاہوری فقیر را ہموارہ دعاگوی خود میدانستہ باشند کاغذ اسمی فقیر نولسن یا نہ نویسند مجیب الدعوات او تعالیٰ شانہ است ہر کس را از درویشان نصیب میشود حکیم مطلق جاتے دم زدن نیست وگاه گاہی بوقت فرصت توبہ و استغفار وغیره عبادات اوقات عزیزه را معمور دارند کہ روز حساب در پیش است کار دنیوی بہر طور میگذرد و کار آخرت دشوار است کار انیست۔ غیر ازیں ہمہ ہیچ بقاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنہ احمد پور سیالاں تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ آنچہ مستی باطن نوشتہ است راست کہ باطن صوفی بصحبت ناجنساں مکدر میشود ؎

صحبت بد اہل تباه میکند

دیگ سیاہ وجامہ سیاہ میکنند فقیر درباره دفع شر اعدار آفاقی وانفسی دعا ہا میکند او تعالیٰ شانہ
از شر او شان در حفظ خود محفوظ داراد برب العباد یا للہ داد خان صاحب محرر جناب من
اوقات مستعارہ عزیز خود را کہ بدل ندارند با ذکار وافکار وغیرہ عبادات معمور دارند کہ سعادت
دارین و دولتِ کونین در عبادت مولیٰ حقیقی عز شانہ منحصر است فقط بمحمد عبد اللہ صاحب[1]
سکنہ بندر بمبئی از طرف فقیر پس از سلام مسنون عرض سازند کہ کار طریقت مشافہہ یک بار میخواہد
معذور دارند فرمانیہ بمردمان کڑی شادنیری قوم ناصر انتظاری کہ از جہتہ جنگ درمیان شمایان
وقوم کاکڑان فقیر را بود آں دفع شد اللہ تبارک وتعالیٰ در آئندہ ازیں چنیں حرکات
ناشائستہ در حفظ خود محفوظ دارد فکر در چنیں وقت لازم است دیگر ناصران چہ میکنند
حتی الوسع خود از جنگ وجدال دست کوتاہ کنید میر الدین صاحب درزی سکنہ قصبہ
چونڈہ باجوہ توابع ضلع سیالکوٹ۔ اے عزیز باید کہ اوقات عزیزہ حیات مستعارہ را معمور
بعبادات وطاعات واذکار وافکار معمور دارند کہ سعادت دارین و دولت کونین منوط بیاد مولیٰ
است عز شانہ بملازرباد شاہ شادنیری قوم ناصر درمیان نماز فرض وسنت وقت صبح ہفت
بار فاتحۃ الکتاب با بسم اللہ یعنی الحمد للہ رب العالمین تا آخر ہفت روز بلاناغہ خواندہ بر مریض
دم کنند وثوابش بر روح پر فتوح حضرت قبلہ وکعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف وبرد اللہ تعالیٰ
مضجعہ اللطیف بخشیدہ صحت برادر خود از جناب شافی حقیقی جلشانہ میخواستہ باشند
بمیاں احمد وغلام محمد سکنہ موضع وہیر ضلع شاہ پور تحصیل خوشاب اے عزیزان اوقات
حیات مستعارہ را غنیمت دانستہ در اہم مہمات کہ یاد مولیٰ وعبادت معبود حقیقی است معمور
دارند بجدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند کہ سعادت دارین و دولتِ کونین منوط باں است۔
بمحمد مہربان خان صاحب ولد شہاب الدین خان صاحب بلچ سکنہ پلپانہ ضلع

---

[1] محمد عبد اللہ صاحب برای کسی شخص سفارش نوشتہ بود کہ بذریعہ خط ومراسلت او را مرید فرمایند حضرت قبلہ برائے او شان ایں الفاظ ارقام فرمودند۔ ۱۲ منہ

ڈیرہ اسمٰعیل خان از کواغذ بعضے دوستان ہندوستانی معلوم شدہ کہ از تاریخ یازدہم ماہ ذی الحجہ در مینا شریف وبا عارض شدہ در شش ہفت روز قریب چہل ہزار کس راہی آخرت شدند ازین امر انتظار کثیر بطرف شہاب الدین خان صاحب دامنگیر است بحکیم میاں اللہ بخش صاحب وفرزند او میاں غلام نبی صاحب حکیم سکنہ مورانی علاقہ تجھر توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان اے عزیزان اوقات حیات مستعار را کہ بدل ندارند باذکار وافکار وغیرہ عبادات معمور دارند بحدیکہ یک لحظہ ولمحہ در غفلت نرونند کہ سعادت دارین ودولت کونین منوط بآن است فقط وفقیر را بدعائے حسن خاتمہ یاد وشاد فرمانید بسید فضل حسین شاہ صاحب سکنہ پیر پھائی علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں ای عزیز علت غائی از ایجاد انسان بقولی معرفت الٰہی وبقولی عبادت باخلاص است پس مآل ہردو قول یکجا است پس لازم کہ در اوقات فرصت اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار وافکار وغیرہ عبادات معمور دارند واستغفار کثیر در شب تار درد خود سازند اوقات عیش وخواب وخور در پیش است وپیوستہ برکارہائے خود کہ بے یاد حق تعالٰے نادم ومستغفر باشند کاری نیست غیر ازین ہمہ ہیچ وفقیر را بدعا گوئی حسن خاتمہ یاد وشاد میفرمودہ باشند بملا نسیم گل آخوند تبوچی سکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں مکررًا قلمی میشود کہ این خوابہا وخیالہا خبر از استعداد مید ہند لیکن باید کہ باین چنیں امورات مغرور نشوند کہ شیطان لعین دشمن سخت ہمراہ انسان است بسیار سالکان را درین چنیں امورات گمراہ ساختہ است باید کہ ہمہ وقت ترسان ولرزان باشند چہ جائے فخر وقبولیت زیادہ بمشاہدہ موقوف است بمحمد امین صاحب پراچہ باشی سکنہ شہر اٹک وملاحی ٹولہ توابع ضلع راولپنڈی تادست داد ملاقات حسبی بکار باد خویش اوقات عزیزہ را معمور دارند تا یک لحظہ ولمحہ در غفلت نروند کاری نیست غیر ازین ہمہ ہیچ واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ قل اللہ وبس وما سواہ عبث وہوس فانقطع علیہ النفس ۵

ذکر گو ذکر تا ترا جان است　　　پاکیٔ دل ز ذکر رحمن است

بفیض علی شاه صاحب سکنه کھوتکه علاقه خوشاب توابع ضلع شاهپور باید شاید که وقت فرصت از کار ماموره را پس تضرع و زاری بجناب باری تعالیٰ شانه بنموده باشند انشاء الله تعالیٰ نتیجه بخش خواهد گردید خلاصه از زندگانی یاد مولیٰ است دیگر به نسبت آن همه هیچ بصاحبزاده محمد گل صاحب خلف فقیر تهتر موسیٰ صاحب مرحوم که خلیفه حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند قوم لسین زی سیه جالا ساکن پلیانه که آنجا خانقاه اوشان ساخته است و آنچه احوال بد اعتقادی صادیان[1] قلمی فرموده جناب من هر کس با داش عمل خود روز رستخیز خواهند دید الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم نشنیده اند و معنی غیبت و افترا و بهتان نمیدانند هادی مطلق جلشانه جمیع مسلمین و مومنین را هدایت فرمانید حافظ حقیقی جلشانه آنجناب را از شر و دشمنی اوشان در حفظ خود محفوظ دارا د برب العباده بملا فقیر محمد صاحب خروٹی[2] برای دفع تنگی و حصول فراخی ختم رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین پنج صد مرتبه اول و آخر صد صد مرتبه درود شریف خوانده بروح پر فتوح حضرت مرشد یم صاحب بخش ساخته بعده انجام حاجت خود بواسطه اوشان از جناب باری تعالیٰ میخواسته باشند فقیر را نیز دعاگوئی دانند بقائیم دین صاحب پنجابی وقت فرصت بیاد مولیٰ که سعادت دارین و دولت کونین در آن منحصر است شاغل باشند کار ایست غیر ازیں همه هیچ بسید[3] پیر امیر شاه صاحب سکنه وان کیلانوالی توابع ضلع شاه پور الله تبارک و تعالیٰ بفیوضات مکتوبات مقدس سرفراز فرمانید ایضاً او تعالیٰ شانه مبارک سازاد گاه گاهی وقت فرصت مطالعه نمایند بملا عبد الحق آخوندزاده صاحب هریپال[4] سکنه

---

[1] صوات علاقه الیست در ملک افغانستان و باصطلاح پشتو صاد میگویند

[2] خروٹی نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

[3] سید صاحب موصوف نوشته بودند که در خواب مرا کسی مکتوبات امام ربانی عنایت بخشیده اند پس در جواب آں این عبارت نوشته اند

[4] هرپیال نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

شین غر توابع ضلع اپوزئی عادت مستمرہ فقیر است کہ از لاچاری جواب کاغذ نوشتہ میشود چرا
کہ امثال فقیر اکثر اوقات بمرض ضیق النفس و دانہائی موسمی گرفتار میباشد چوں از مولی است ہمہ
اولی است فقط بملا خدائداد قوم ساہی سکنہ موضع چاہگان توابع ڈیرہ اسمعیل خاں
مرید را اخلاص و رابطہ قلبی درکار است بلکہ مثل شما آدم غریب وعیال دار را وقت ضرورت گذران
کردن با خلق مضائقہ نیست وہما امکن از مخالفات شرعی پرہیز دارند باشند حافظ حقیقی جلشانہ آن عزیز
را از شر دشمنی او شان در حفظ خود محفوظ دارد و برب العباد بحق داد خان صاحب ترین
سکنہ ڈیرہ اسمعیل خان فقیر انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز شما را فراموش نخواہد کرد تسلی دارند او تعالیٰ
شان شما را ضائع نخواہند کرد لکن حتی الوسع خود از مخالفات شرعی اجتناب دارند فقط بمتولی
خان صاحب پنجابی باید کہ از لغویات ولہویات اہل زمانہ کنارہ نمودہ باستقامت بامورات
دینویہ ونماز و روزہ یاد مولی کہ از ہمہ اولی است شاغل بودہ باشند کہ سعادت دارین
و دولت کونین درین منحصر است وہموارہ فقیر را دعا گو دانند بجناب مولوی عبید اللہ
صاحب سکنہ ڈیرہ اسمعیل خان این عزیز کارہائے دنیاوی درین وقت آخر الزمان
نہایتہ وغایتہ ندارد اندیس مرد آنست کہ درچنیں سختی اوقات عزیزہ مستعارہ خود را کہ بدل ندارند
دراہم جہام صرف سازد و آں یاد مولی است واتباع شریعت عزا در اقوال وافعال
بلکہ در ہمہ اوضاع جناب من بدو کلمہ اکتفا رفتہ تا دل تنگ نشوند وقت وقت کار است
فردا بجز حسرت وندامت در دست ہیچ نخواہد بود فرمودہ اللہ تبارک وتعالیٰ را بنظر فرمانید
جائے کہ فرمودہ یا ایہا الذین امنوا امنوا وجای دیگر فرمودہ الا للہ الدین الخالص
زیادہ والدعا بنواب غلام قاسم خان صاحب گنڈہ خیل[1] والی ٹانک توابع ضلع
ڈیرہ اسمعیل خان پیوستہ اتباع طریقہ سنتہ سنیہ واجتناب از فرقہ شیعہ شنیعہ مرزوق کناد
بجناب ملا جانان آخوندزادہ صاحب قوم ہوتک[2] سکنہ مرغہ ہوتک ملک خراسان

---

[1] گنڈہ خیل نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [2] ہوتک نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

برخوردار محمد سراج الدین از فارسی و صرف و نحو و منطق تا قطبی و شرح عقائد نسفی بالاستیفا فارغ شده حالا در علم فقه کنز آخر تا اجاره رسانیده و شرح کتاب الحج و در اُصول فقه نور الانوار تا باب قیاس خوانده درباره او فقیر دعا گوئی وافره از ذوی عنایات و مهربانی میفرموده باشند تا او تعالیٰ شانه بزودی بمطلب دلی رسانند بمحمد امتیاز علی خانصاحب راجپوت رئیس سنبهل ضلع مراد آباد - ای عزیز اوقات عزیزه خود را که بدل ندارند باذکار و افکار معمور دارند و نمازهای مفروضه خمسه در اوقات مستحبه که فقها علیهم الرحمة در کتب نوشته اند با جماعت ادا سازند و حتی الامکان از محافل و مجالس که در آن مخالف شرعی میباشند اجتناب دارند که صحبت ناجنسان سم قاتل است برائی درویش در آمد و رفت مردمان نیز ترسان و لرزان میباشند که حب جاه و ریا ست از نیها پیدا میشوند و اختلاط با اهل و عیال بقدر ضرورت میفرموده باشند

ع دادیم ترا از گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

همواره فقیر را از دعا گوئی غافل و ذاهل ندانند بصاحبزاده ولی الله خان صاحب خلف ملا امان الله آخوند صاحب قوم لودین[1] علاقه سیاه بند ملک خراسان که یکے از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند فقیر در ماه شوال بتاریخ دویم روز بمرض تپ و سرفه و ضیق النفس مریض قریب چهل روز بمرض مذکوره مبتلا که هیچ کس را امید زندگی فقیر نبود حالا شافی حقیقی عز شانه نوعی شفا بخشیده که نماز مفروضه بشدت تمام استاده میخوانم و طاقت بالکل رفته ضعف و نقاهت بدرجه اتم چون آن عزیز از محبان و مخلصان اند قلمی میشود که بدعا حسن خاتمه یاد فرمانید این چند کلمه بشدت تمام بقلم خود قلمی شده بدوستان آن جانی خصوصاً براوران حقیقی و اودرزادگان سیاه بندی با تفاق آیندگان سلام مسنون و دعوات دارین مشحون ابلاغ فرمانید و سلام مسنون فرستانی بطرف فقیر او شان را بجهت کلانی و صاحبزادگی ننگ و عار است مگر فقیر با وشان چنیں دعا گوئی میکند

---

[1] لودین نام قومیت از افاغنه ۱۲ منه

چنانچہ دیگر دوستان را زیادہ والسلام محمد سرور خان صاحب سکنہ ملکھاڈہ ضلع راولپنڈی بہر جاکہ باشی باخدا باش حالا فقیر صلوٰۃ خمسہ در مسجد شریف با جماعت میگذارد تسلی فرمانید بمولوی سعد اللہ صاحب نبیرہ جناب حقائق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان اقارب در حق شما عقارب شدند تکیہ بخدا اسازند فقیر را بوظیفہ خود کہ دعاگوئی است شاغل دانند محمد نصیر خان صاحب موچ چنگوانی چوٹی زیرین توابع ضلع ڈیرہ غازیخان منتقم حقیقی فعال لما یرید او تعالیٰ شانہ است ہر کار بارادۂ کردگار است جلشانہ انشاء اللہ تعالیٰ آں صاحب را ضائع نخواہند گذاشت بمولوی محمد عیسےٰ خان صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب پتی خیل گنڈہ پور رئیس مڈی دوستدارا از طرف فقیر بالکل تسلی سازند فقیر از شما خوش است او تعالیٰ شانہ از شما راضی باشند و ازین طرف از ہیچ وجہ اندیشہ نکنند و بیاد مولیٰ شب و روز شاغل باشند کہ مقصد اصلی از خلقت انسان معرفت باری تعالیٰ شانہ نہ امر دیگر زیادہ والدعا بمولوی حاجی غلام حسین خان صاحب پٹھان عیسٰی خیل سکنہ شہر عیسیٰ خیل ضلع بنوں دوستدارا فقیر بیاد بہر جاکہ باشی باخدا باش و سلامتی قلب از ماسوی اللہ از ضروریات دین متین است ہر جاکہ سلامتی قلب بدست آیند بلا فرصت بروید و حصول جمعیتہ حاصل کنید بمصداق نص یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتے اللہ بقلب سلیم بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و رشدہٗ از فقیر بعد از دیدہ بوسیہا آنکہ جواب کاغذ فقیر نفرستادہ انتظار میماند ؎ دیدۂ احقر و دل ہمراہ تست۔

حالا باز مینویسم ؎

خاک شو خاک تا بروید گل　　کہ بجز خاک نیست مظہر گل،

اے فرزند صاحبزادگے بر طاق باز بند و کلاہ شکستگی و عاجزی و تواضع بر سر بنہیہ

---

[1] مولوی صاحب موصوف مذکا پیر نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ در اینجا بزرگیست اگر اجازت فرمانید گاہ گاہ بخدمت اوشان حاضر خوم پس در جواب آن این عبارت نوشتہ شدہ ۱۲ منہ [1] نام تو میست از افاغنہ ۱۲ منہ

مصرع کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

ضرور احوال صدق بے کم و کاست بزنگارند زیادہ والدعا بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب ساکنہ شیراز توابع ایران۔ الحمد للہ با وجود امراض لاحقہ نماز پنجگانہ در مسجد شریف باجماعت میخوانم و اکثر اوقات بعد ختم شریف فجر بہ نیت حلقہ مے نشینم اسے عزیز لازم کہ اوقات عزیزہ خود بیاد مولی معمور دارند کہ وقت وقت کار است کہ صحت و جوانی است در پیری بجز دلسوزی و افسوس و ندامت بر اوقات گذشتہ ہیچ بدست نخواہد آمد ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان، گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

بفرزند حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڈھ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِکَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِکَ ہفت بار قبل شروع سبق بخوانند و فقیر برائی کشائش مطالعہ و تیزی ذہن و محبت بطرف خواندن سبق دعا ہا میکنم و خواہم کرد تسلی سازند میلا بادشاہ شادیزئی قوم ناصر ہفت کرت فاتحۃ الکتاب یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تا آخرہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تا آخر و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تا آخر انیہمہ را خواندہ بر خان محمد دم کنند انشاء اللہ تعالیٰ موجب صحت و عافیت خواہند گردید سید امیر شاہ صاحب بلاولی ہمراتی دیگر عرض آنکہ جائے سکونت و ختمات کردن و احوال باطن و احوال تابعان آنجائی گاہے نہ نگاشتہ انتظار بے شمار باقی است باید کہ بخلاف ماضی احوالات ظاہری و باطنی و غیرہ احوالات کلی و جزی تفصیل وار قلمی فرمودہ تا دفع انتظار از ان تواند شد ببادشاہ و محمد عمر خراسانی قوم توخی[1] غارزئی اے عزیزان دنیا غدار و رواح است یعنی صباحی آیند و پگاہ میروند ہوشمند آن ہست کہ بغم دین مغموم باشند نہ دنیا کہ گذشتنی است و فقیر را ہموارہ دعا گوی دانند و دل تنگ نباشند شب و روز بہمان اذکار کہ فقیر نشان دادہ شاغل باشند و ختم حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف رب لا تذرنی

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

فردًا وانت خیرالوارثین پنج صد بار این آیتہ شریف اول و آخر صد صد بار درود شریف در شبانہ روزہ باوضو بلا ناغہ ورد سازند ملا غلام صدیق آخوندزادہ صاحب سکنہ موسی زئی توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان منصرم الامور او تعالیٰ شانہ است بیدلی و غم کردن کار بے ہمتان است زیادہ والسلام والدعا بمولوی محمد نور الحق صاحب شاہپوری الحمدللہ کہ حالاً فقیر از شدت امراض کہ مخوف بود نجات یافتہ تا حال صلوٰۃ مفروضہ در کوٹھہ خود خواندہ میشود ازین طرف مطمئن القلب بودہ اوقات عزیزہ کہ بے بدل اند با ہم جہات کہ یاد مولیٰ است معمور دارند مجیب سرفراز خانصاحب گنڈہ پور خلف محمد نورنگ خان صاحب مرحوم رئیس کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ای عزیز بندہ فی حد ذاتہ کارکن نیست کارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بندہ را بجز عاجزی دیگر ہیچ نیست بمولوی ہاشم علی صاحب سکنہ موضع بگھار تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی فقیر را از آں وقت تا امروز توفیق ملاحظہ کتب المداری نشدہ کتاب مناقب احمدیہ فراموش نیست اگر او تعالیٰ شانہ طبیعت را بریں طور کہ امروز است واشت کتب المداری دیدہ خواہد شد اگر بدست آمدہ ارسال خواہیم نمود تسلی فرمانید بعفت پناہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ پیرجی میاں مرحوم سکنہ مکھڈ توابع ضلع راولپنڈی اے عزیزہ بگوش ہوش استماع فرمانید بے آبی و بے عزتی ظالمان را میباشد یا مظلومان را فی الحقیقہ عزت و آبروئے آنکس را میباشد کہ تابع قول خدا عزشانہ و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میباشد نہ ظالم و متعدی را ازیں چنیں کارہا دل تنگ نباید شد روز حساب در پیش است بیشک ولے قصبہ بدلہ دادہ خواہند شد یکار باز خود کہ یاد مولیٰ است شب و روز سرگرم باشند ہوش کنید بزرگان چشتیان چہ معاملہا شدہ اند بینید و کلمہ مدہست خود برائے تسلی آں صاحبہ عفیفہ منظومہ قلمی نمودہ ام زیادہ والسلام

لـه مولوی غلام صدیق آخوندزادہ صاحب پانزدہ روز بعد وفات حضرت قبلہ بیوم ہفتم ماہ رمضان المبارک روز چہار شنبہ ۱۳۱۲ھ جان بحق تسلیم شدند ۱۲ منہ

به حافظ علی محمد[1] صاحب ساکن جگووالہ توابع ضلع ملتان آنچه از بزرگان در کتب ایشان
مرقوم است بسیار ریاضات شاقه و مجاهدات شدیده مثلاً چلهها کرده اند و شب بیدار بوده اند و
روز بروزه ها گذرانیده کتب بزرگان را باید دید نگفته عوام غره و فریفته نشوند این ست حقیقت
کار بالصادق باقی عند التلاقی پیر امیر شاه صاحب سکنه وان کیال نزالی توابع ضلع شاه پور
عزیزا آنچه قلمی فرموده که حزب البحر معموله حضرات نقشبندیه است اگر مرضی میباشد اجازت خواندن
عطا سازند فیاضا لحاجات دیده و از کرام ذی نسبت شنیده که خواندن حزب البحر از شرائط و یا
ارکان طریقه نقشبندیه است البته دعاهای خوب دارد چون محض برائے خدا میخوانند پس
از تصفیه قلب و تزکیه نفس میخوانند جناب را اجازت است پس بعد هر نماز پنجگانه یکبار بلاناغه
ورد سازند لیکن قصد ضرر غیر نفرمایند والباقی عند التلاقی تا دست داد ملاقات جسمی اوقات
عزیزه خود را که بدل نماز تر بیاد مولی حقیقی جلشانه معمور دارند کار اینست غیر از این همه هیچ فقیر
را همواره دعاگوئی و متوجه ذات سامی خویش میدانسته باشند والسلام بمرونه خانصاحب
ولد حیات خان صاحب میاں خیل وڑوکے اعداد تعلقات دنیوی حتی الوسع خود پس
پشت انداخته اول دریافت احوال والدین ماجدین سازند بعد از پاس خاطری او شان شروع
در کارها دنیوی نمایند فقط بالله یار خان صاحب برادر حقیقی مولوی نور خان صاحب
سکنه چکڑاله توابع ضلع بنوں برائے دفع سستی در کار نماز استغفار کثیر ورد سازند امید قوی
است که درباره دفع سستی وغیره کارها مفید خواهد شد بغلام قادر صاحب خلف میاں
عبد الرحمن صاحب سکنه ڈیره اسمعیل خان برائی تبدیلی آمدن ستاده از مکان و انده بطرف
داماں و ترقیات عهده دعاها کرده و میکنیم لیکن مجیب الدعوات او تعالی شانه است بهر حال

---

[1] حافظ علی محمد صاحب عریضه بسیار طول طویل نوشته بود و مطلب مختصر اینکه حضرت صاحب وردی که عطا فرموده
بودند حسب الارشاد شروع کرده ام پانزده یوم گذشته اند که تا حال مقصود ولی حاصل نشده و از بسیار مردمان اطراف و جوانب
غوغائے آنحضور شنیده ام که حضرت ایشان کامل ولی حق اند پس غائبانه اعتقاد آورده ام ۱۲ منه

از یادِ مولیٰ غافل و ذاہل نباشند کہ دارِ دنیا بجز مدارِ بیوفا است گاہ گاہے بوقت فرصت از کارہائے ضروریہ بعبادت و یادِ مولیٰ کہ از ہمہ اولیٰ است اوقات را معمور دارند۔ بشاہ نواز خان صاحب براخیل ساکنہ کلاچی گنڈہ پوران توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ختم حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ را خوانندہ استمداد محبوب سبحانی میخواستہ باشند ان شاء اللہ تعالیٰ مفید خواہند گردید بجناب مولوی شیخ ابو محمد برکت علی شاہ صاحب ساکنہ علاولپور توابع ضلع جالندہر از آں وقت کہ ازیں جا بطرف دولت خانہ روانہ شدہ مکتوبی نفرستادہ موانعش بجز اشتغال باذکار و افکار دیگر مباد۔ نوشتن حالات موجب ازدیاد و اتحاد میگردد فقط بحاجی عبد الرشید علی خان صاحب رئیس تیوڑی توابع ضلع بلند شہر فقیر مثل سالہا سابق بامراض مریض لکن الحمد للہ نسبت بایام سابقہ تخفیف است تسلی فرمایند بملا نسیم گل آخوند زادہ صاحب قوم بنوچی ساکنہ موضع نورڑ توابع ضلع بنوں قلت طعام دریں وقت دریں سن چنداں ضرور نیست حد اوسط را ملحوظ دارند و در پس نان خورش بسیار کوشش نسازند اگر او تعالیٰ شما نہ نان خورش داد بلیشک بقدر حاجت تناول فرمایند ہموارہ بیادِ مولیٰ ذاہل باشند فقط حالا آمدن شما را معاف است۔ بجناب حقایق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظلہ و عمرہ و رشدہ۔ برخوردار سعادت اطوار طال عمرہٗ مع علمہ و صلاحہ و فلاحہ ازدیادہ بسیہا و تسلیمات آنکہ یکبارہ بادخودیجہ وجہہ تمام شاغل باشند کہ وقت وقت جمعیت است فقیر را از دعا گوئی ظہر الغیب غافل ندانند۔ ازیں طرف از ہر وجہ فارغ البال باشند۔ بمولوی سعد اللہ صاحب نبیرۂ جناب حقایق و معارف آگاہ حاجی مولوی غلام حسن صاحب مرحوم ساکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان بخدمات حضرات خصوصاً حضرت صاحب قبلہ و کعبہ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۵

لہ قبل ازیں سید صاحب موصوف بمقام خانپور توابع ضلع ہوشیار پور سکونت داشتہ بودند ۱۲ منہ

لہ جناب ملا نسیم گل آخوند زادہ صاحب بسیار کبیر السن ہستند کہ طاقت رفتار بمشکل میسر شود ۱۲ منہ

حسبنا اللہ ونعم الوکیل بلاناغہ وردِ ساز ند پس بوسیلہ جزیلہ جناب ایشان انجام حاجت
خود میخواستہ باشند فقط بحاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ
توابع ضلع مظفر گڈھ اللہ تبارک وتعالیٰ اولاد ذیلہ او را اصلاح دہند و بشرط عدم آن
حافظ حقیقی جلشانہ در حفظ خود محفوظ دارد و کارساز حقیقی او تعالیٰ شانہ است بکار بار خود
کہ یاد مولیٰ است شاغل باشند منتقم حقیقی از ہر کس خواہ عاجلاً یا موجلاً انتقام خواہند
گرفت بسیار سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ صاحب بخاری
ملتانی از پریشانی احوال جناب بسیار تردد و تفکر از وجہ بشریت حاصل گردید لیکن چوں از
مولیٰ است ہمہ اولیٰ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ مُصِیْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللہِ زیادہ والسلام بابراہیم
خان لمبردار غورہ زی[1] بادین زئی بمقام کوٹ فیروزی غورہ زئی علاقہ ٹانک
گمل بازار توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان یَا اللہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
وَصَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ این درود شریف را در شبانہ روز یکصد بار بخوانند انشاء اللہ
تعالیٰ برائے سرانجامی کار شادی مفید خواہد شد بمولوی احمد خان صاحب سکنہ موضع
بکھڑا علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں الحق مریدِ صادق را از رحلت مرشد خود غم والم میرسد
لیکن صبر میباید و جزع و فزع نشاید فقیر را در این باب صبر شد بتحصیل علوم و کسب حمد و
معاون دانند بسید عبد العیاض آخوند زادہ صاحب ولد سعد الدین آخوند زادہ
صاحب بالصدق بدانند کہ فقیر تاحال تحریر ہیچ کلمہ از کلمات و ہیچ حزبی از حزب البحر نخواندہ
کہ کار عاملان دیگر است و کار درویشان طریقت حضرت محبوب سبحانی مجدد منور الف ثانی
قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی دیگر این تمیز بصحبت درویشان متعدد این راہ معلوم
میشود محض برائے برکت در کارہائے دنیوی ہزار بار این درود شریف وردِ ساز ند اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ

---

[1] غورہ زئی نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

بجناب مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ سکنہ موضع وان بچھراں علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں تعبیر واقعہ اول کہ فقیر را المرض اسہال گرفتار دیدید و آں صاحب تفقد شی واقعی می فرمودند بزرگان علیہم الرضوان منبویسند کہ پیر ما نند شیشہ است مریدہ خود را ایشان می بیند فقیر را اگرچہ خود نالائق محض است سخن ازین باب کردن نارو انظر می آید لکن از جہت لاچاری قلمی میشود کہ نجاست ظاہرے جدا شدن مراد از گناہاں است گویا گناہاں آنجناب دور ملشدند نیک و مبارک است و نظیرش فقہاء در آب مستعمل بشرط وضو بہ نیت ثواب فرمودہ و ثانی خود مبارک و نیک است کہ مشاہدہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام است بملا اولیا صاحب نیازی بشرط ملاقات بملا محمد رسول آخوندزادہ سلام مسنون رسانند او قسان را بگویید کہ مدتے است کہ بسلام و پیام یاد نفرمودہ ہر چند خوباں کنند نیکو باشد بغلام قادر صاحب خلف میاں عبدالرحمن صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کار ساز حقیقی او تعالےٰ شانہ است بجز دعا گوئی کہ وظیفہ عاجز انست دیگر ہیچ چارہ ندارند بملا عبدالمجید[1] آخوندزادہ صاحب سکنہ موضع دہر مہ خیل توابع ضلع بنوں لے عزیزہ نزد فقیر ایں چنیں تعویذ ہا نیست و نہ فقیر عامل است نزد عاملان و ردو تعویذ ہا میباشند در ایں باب کہ استدعا شما است و میخواہید نزد فقیر ہیچ نیست بجناب مولوی سید ابو محمد برکت علی شاہ صاحب سکنہ علاولپور توابع ضلع جالندھر لے عزیز اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارند باذکار و افکار و غیرہ طاعات و عبادات بتصحیح نیت کہ محض لوجہ اللہ بارشد معمور دارند تا یک لحظہ و لمحہ در غفلت نرود و بجہت عارضہ تپ جواب عاجلاً قلمی نشد معاف فرمانید بجناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہ و ارشدہ و جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بدل احوال فقیر از جہتہ شدت امراض بآخر رسیدہ جناب قاضی قمر الدین صاحب

---

[1] ملا عبدالمجید آخوندزادہ صاحب عنایت نامہ نوشتہ بودند کہ برائی تسخیر یا دست غیب کسی تعویذ یا کسی ورد عنایت فرمائید در جواب آن ایں عبارت نوشتہ شد ۱۲

ممدوح و شاہ صاحب[1] موصوف فہرست کتب تسبیح خانہ دادہ نوشتن کتاب ہدایہ جلد اول و عینی ہدایہ حافظ جی[2] دادہ یک جلد از کتاب البیوع تا شفعہ و از زرقانی موطا امام مالک یک جلد از نکاح تا حدود نیستند این سہ کتاب بسبب مرضی بودن فقیر گم شدہ اند الخیر فیما وقع زیادہ ازین موجب اضطراب میگردد فقط شرح الصدور للسیوطی قاضی قمرالدین صاحب این بار آوردہ و بدور السافرہ فی احوال الآخرہ آنہم او تعالی شانہ خواہند دادہ و مولوی محمد علی خان صاحب بستان ابوالیث سمرقندی و تنبیہ الغافلین طبع مصری دادہ اند مولوی نور خان صاحب قوم اعوان سکنہ چکڑالہ علاقہ میانوالی توابع ضلع بنوں لے عزیز مبادی تعینات ممکن عدمات است نزد صاحب طریقہ علیہ رضی اللہ تعالی عنہ چوں عدمات شدہ خیریت کجا ماندہ و قول بزرگان است کہ میفرمایند صوفی تا خود را از کافر بد تر نداند کافر بد تر است این مسئلہ بکرات مرات پیش آنجناب بیان نمودہ چنانچہ ایام صحبت کم بیا فتند تفصیل بمشافہہ موقوف حالا معذور فرمانید بحاجی حافظ محمد خان صاحب ترین سکنہ اڈی افاغنہ توابع ضلع منظفر گڑھ احوال بدین منوال کہ اکثر اوقات از امراض خالی نمے باشد از ہر وجہ تسلی فرمودہ بیاد مولی کہ از ہمہ اولی است اوقات عزیزہ خود را بطاعات معمور دارند بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب سکنہ شیراز توابع ایران از جناب مشورہ طلب می کنم برخوردار را چنانچہ علم ظاہری ضروری است آگاہی از علم باطن نیز ضروری است و پس از فقیر واللہ اعلم برخوردار را فرصت برائے کسب باطن پیدا گردد یا نہ حالا کہ فقیر زندہ است البتہ امید است کہ چیزے آشنائی بعلم باطن پیدا خواہد کرد پس اگر جناب را نیز چنانچہ خیال بندہ شدہ موافق خاطر عاطر آید او شان را ہمراہ خود کردہ بشرط فراغ از عوارضات بدین طرف روانہ شوند و اگر طور دیگر بنظر آید از آں آگاہی فرمانید فقط بجناب میرا صاحب قلندر سکنہ پشین علاقہ

---

[1] مراد سید پیر امیر شاہ صاحب سکنہ اوان کیلا نوالی ۱۲ منہ

[2] حاجی حافظ محمد خان صاحب سکنہ اڈی از افاغنہ مراد است ۱۲ منہ

بلوچستان اے عزیز آمدن مصائب برخداپرستان از قدیم جاری است پس لازم کہ صبر بلکہ رضا بقضا نمودہ بکار بار خویش کہ یاد مولیٰ است شاغل باشند قیل ان اللہ ذو ولد قیل ان الرسول قد کھنا ما نجی اللہ والرسول معاً من لسان الورے فکیف انا بگوش ہوش استماع فرمائید سوال کنندہ مولوی نور الدین صاحب پیش امام موضع اوگالی ڈاکخانہ نوشہرہ علاقہ خوشاب توابع ضلع شاہ پور و جوابات از حضرت صاحب قبلہ قلبی و روحی فداہ۔

سوال - قربانت شوم اکثر مردمان برائے دم کنانیدن نزد بندہ می آیند ہرچہ از حضور ارشاد شود در عمل آرم۔

جواب - برایشاں فاتحۃ الکتاب و معوذتین خواندہ دم کنند او تعالیٰ شانہ شافی مطلق است جل شانہ۔

سوال - وقت ذکر جنبش لطیفہ محسوس مے شود و لکن چوں بغور خیال کردہ میشود ہمہ وجود می جنبد ہر چند کہ کوشش میکنیم ہرگز بند نمیگردد۔

جواب - ہیچ باکی نیست باختیار نکنند بے اختیار اگر باشد باشد۔

سوال - بندہ بخوف ریا چادر بر روی می اندازد اگر ضرورت باشد ارشاد فرمائید۔

جواب - ہیچ ریا نیست فقرا برائی حضور و جمعیت چشم پوشی و چادر بر روئے می اندازند از اداب فقر است۔

بسوال کنندہ سلطان اکبر نیازی و جواب از حضرت صاحب قبلہ قلبی روحی فداہ۔**سوال اول** - از دیاد محبت او تعالیٰ و محبت مشائخ عظام حاصل شود

سوال ثانی - مغفرۃ معاصی متقدمہ و متاخرہ از بارگاہ ایزدی نصیب گردد

سوال ثالث حصول وسعتے در معاش کہ بسبب آن از زیر بار قروض موجودہ بر آید۔

جواب ہر سہ سوالات درود شریف باین صیغہ برائے ہر سہ امر مرقومہ کہ معمول حضرت

صاحب قبلہ وکعبہ نور اللہ مرقدہ الشریف بعمل آرند وورود شریف اینست اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا محمد وعلی آلِ سیدنا محمد افضل صلواتک بعدد معلوماتک وبارک وسلم علیہ در شعبان روز ہزار بارہ اگر ہزار نشود پنجصد بارہ اگر آنہم دشوار باشد یکصد بارہ ورد سلازم بلاناغہ بشرط وضو۔

بسوال کنندہ میاں شیخ محمد بخش صاحب سکنہ کلاچی گنڈہ پوران قبلہ برائے ذکر کردن فارغ شدن از کارہائے دنیویہ وباوضو بودن وتعیین وقت شرط است یاچگونہ وتلاوت کلام اللہ شریف راچہ قدر در روز مداومت نمایم واجازت خواندن دلائل الخیرات عطا فرمایند وبرائے حل مشکلات ومہمات دینیہ ودنیویہ نیز کلامی ارشاد شود۔

جواب از حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ ہر وقت در ہر کاری کہ میباشد بخیال ذکر میکردہ باشد وضو باشد یانہ وقرارت کلام اللہ شریف ہر قدر کہ میسر شود بخواند تعیین را حاجت نیست وخواندن دلائل الخیرات نیز اجازت است وبرائے جہمات دینی ودنیاوی ختم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پنج صد بار اول وآخر صد صد بار درود شریف وردسازند وثوابش بروح پر فتوح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالی عنہ بخش نمودہ حاجتش بواسطہ جناب ممدوح از بارگاہ الٰہی جلشانہ بخواہد انشاء اللہ تعالیٰ قاضی الحاجات جمیع مطالب ومقاصد سرانجام فرمایا دبرب العباد۔

فصل چہارم

دربیان خوارق وکرامات ومکشوفات حضرت قبلہ پیرومرشد ما قلبی وروحی فداہٗ

کہ لاتعد ولاتحصی اند لیکن تبرکاً چیزے ازاں مینگارم۔

کرامت یکبار در موسم تابستان گرمی بسیار شد۔ وباران از آسمان نہ بارید۔ مردمان شہر ودرویشان خانقاہ شریف از حرارت گرمی وامساک باران تنگ شدہ پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ برائی دعا کشادگی بارش باران التجا نمود حضرت قبلہ حسب درخواست درویشان ومردمان شہری بوقت عصر بمزار پرانوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف دعا نمایند درخواست بعد از صلوٰۃ عشا دو بارید ودر شب بارش باران رحمت الٰہی بارید کہ حرارت گرمی بالکل دفع شد وزمینداران را برائے فصل زراعت وغیرہ منفعت بسیار رسید۔

کرامت یک روز آب کوہی کہ در نہر خانقاہ شریف موسیٰ زئی جاریست بعد از کثرت بارش باران طغیانی آب سیلاب مخرج آب نہر بسبب جمیع شدن گل کوہی دہان او بند شدہ بود عرصہ چندیں روز گذشت کہ آب نہر جاری نشد ہمہ باشندگان موسیٰ زئی بسیار تنگ ولاچار شدہ برائے دعا طلبی در چہار فقیران دیگر یعنی بمزار شیخ حسن صاحب وبمزار بی بی رحم صاحبہ وبمزار کالو قلندر وسیدان شاہ عالمی کہ ایں مزارات وسیدان مشہور این دیار اند رفتند ودعا خواستن ونظر نیاز

---

[1] مراد کیغر کہ نام کوہیست قدر مسافت سہ فرسخ سمت غروب از خانقاہ شریف موسیٰ زئی بدین ترکیب کہ غر بزبان کوہ را گویند۔ دکیی وکہی از نام جملے آن کوہ است وبکوہ سلیمانی نیز مشہور است ۱۲ منہ

[2] موسیٰ زئی نام قصبہ ایست ناخرہ کہ در آن خانقاہ شریف ومزارات پرانوار حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری وحضرت قبلہ ما برد اللہ مضجعہا ونور اللہ مرقدہما واقع اند توابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان از اضلاع ملک پنجاب ۱۲ منہ

باد شاهان داده‌اند مقصود حاصل نشد باز در خانقاه شریف آمده پیش حضرت قبلهٔ ما التماس دعا نمود حضرت قبله قلبی و روحی فداه دعا فرمودند همان روز قبل از غروب آفتاب در نهر موسی زئی آب جاری شد۔

کرامت یکبار حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بهمراهی قافله مردمان قوم ناصران شادیزئی قریب پانصد کس سواره و صد کس پیاده که از قدیم الایام خادمان حضرت قبله بودند از خانقاه شریف غنڈان که در حد خراسان واقع است مراجعت بطرف خانقاه شریف داماان که در آن مزار پر انوار حضرت قبله حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف موجود است کردند در مقام کوه کوسک که از خانقاه غنڈان شش منزل است در آن قیام نمودند روز دیگر بوقت چاشت هفت صد کس مردمان سلیمان خیل سواران مسلح بندوق دار پیدا آمدند چونکه از ابتدا در میان قوم ناصران شادیزئی و قوم سلیمان خیل دشمنی کمال بود و قتل قتال و جنگ جدال همیشه میکردند خواستند که حمله کنند و همه قافله حضرت قبله را یکجا می کشتند و مال و اسباب و شتران غارت کرده می بردند پس از هر طرف جمع شده گرد آمدند و قافله حضرت قبله را حلقه کردند خادمان پیش حضرت عرض کردند که قبله دشمنان جمعی کثیر برائے کشتن و خون ما یان بر سر آمده اند و همه مال و اسباب و شتران غارت کرده می برند حالا سخت وقت امداد است غور فرمانید خادم را فرمودند که اسپ و شمشیر من بیار حسب فرموده برائے آوردن روانه شد خادم بخیال اینکه حضرت قبله بطرف دشمنان روند توقف کرد و اسپ را دیگر طرف برد درین میان ملا محمد رسول لنون تبعجیل تمام حاضر آمده عرض کرد که قبله حضور را نوید که در لشکر دشمنان سوار شده میروند پنج کس یا ده کس با بست کس را میزنند و اوشان هفت صد کس سواران جنگی مسلح آمده اند آخر الامر چه کرده میشود پس امروز ظاهر کردن توجه والتجا لازم است پس در آن وقت حضرت قبله در سکوت آمده سر بجیب شده متوجه شدند بعد از یک لحظه سر از جیب بر آورده یک مشت خاک از زمین برداشته بر روی دشمنان زدند بمجرد زدن خاک لشکر دشمن شکست خورده و بے تحاشا سراسیمه

شده در عقب خود چند میل دویدند[1]

ما رمیت اذ رمیت گفت حق   کار حق بر کارها دارد سبق،

تو ز قرآن باز خوان تفسیر بیت   گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

دیگر روز خادمان عرض کردند که قبلہ اگر از احوال کیفیت روز گذشتہ چیزے از زبان درافشاں ارشاد فرمائید موجب تسکین خاطر ما خادمان خواہد شد از لسان گوہر فشان ارشاد فرمودند وقتیکہ بطرف دشمنان متوجہ شدہ بودم دیدم کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت سید نور محمد بداونی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت میرزا جانجاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ ابوسعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ ما رحمۃ اللہ علیہ بر اسپ ہای اخضر سوار اند یکبارگی بطرف دشمناں تاخت فرمودند وقتیکہ حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب گذر فرمودند یک مشت خاک زیر پائے سم اسپ حضرت ایشان از دست گرفتہ بروئے دشمنان انداختم۱۲

کرامت[2] یکبار حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ بہمراہی قافلہ مردمان خادمان قوم ناصر شادیزئی کہ قریبًا صد کس بودند از خانقاہ خراسان روانہ بطرف خانقاہ شریف داماں تشریف فرما شدند وقتیکہ از حد خراسان بیرون شدہ در کوہ ہائے علاقہ داماں بمقام کوٹکی رسیدند یک ہزار و دو صد کس مردمان سلیمان خیل سواراں سلحبند روئے نمودند خواست کہ ایں قافلہ ناصران را یک جا می کشیم

---

[1] ایں قصہ حضرت قبلہ بندہ را ہم بلسان فرمودہ بتفاوت یسیر و نکت لطیفۃ توجب الطوالۃ ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

[2] حضرت قبلہ یک بار پیش ایں مسکین یک قصہ بایں نمط فرمودہ اند کہ قوم وزیریان بسیار جمع آمدند و نزدیک بانشستند آخر الامر بہ برکت حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہم الاقدس درمیان ایشان مخالفت افتاد بعضے گفتند کہ حملہ کنیم و بعضے گفتند کہ حملہ نکنیم و بعضے گفتند اگر ارادہ ایذا رسانی کنند اول معاملہ با ما کنید آخر الامر ہمہ برگشتند ۱۲ مولنا حسین علی صاحب مرحوم

وہمہ مال وشتران اینہا را غارت گردانیم پس ہمہ خادمان قافلہ ناصران پیش حضرت قبلہ عرض نمود کہ لشکر دشمنان جمع کثیر سواران مسلح بر سر ما گرد آمدہ اند و مردمان کہ قریبًا صد کس ہستیم ہیچ سواری وسامان سلح نداریم پس ضرور ما یان را خواہند کشت و مال واسباب خواہند برد حضرت قبلہ خادم را فرمود کہ اسپ من زین کردہ بیار حسب فرمودہ خادم اسپ طیار کردہ حاضر آورد حضرت قبلہ سوار شدہ پیش جمع دشمنان تشریف بردند پس وقتیکہ در آں جا رسیدند از اسپ فرود آمدہ رو مبارک جانب دشمنان کردہ با غضب کمال بر یک سنگ کلان کوہ نشستند واز جا در عالم جوش آمدند حتی کہ ہمہ موہای ریش مبارک بسبب غصہ در جنبش آمدند و در ایں اثنا پنج سرداران آں قوم دشمنان پیش حضرت قبلہ حاضر آمدند و با فریب بیان نمودند کہ ما را راہ قافلہ بگذارد کہ اول ما ازیں راہ گذر میکنیم حضرت قبلہ از قہر جواب داد کہ راہ شما را المنیہ ہم بردہ دور شوید پس معاندان واپس در جائے خود رفتہ تجویز نمودند کہ بریں قافلہ فقیر یکبار حملہ میکنیم وایں ہمہ را می کشیم ومال واسباب غارت کردہ می بریم آخر الامر طائفہ دشمنان کہ یک ہزار و دو صد کس بودند برائے کشت خون وغارت کردن مال واسباب جمع شدند و حضرت قبلہ متوجہ بایشان بودند کہ بعد از نماز عشاء بارادہ شب خون نزدیک قافلہ حضرت قبلہ رسیدند بمجرد رسیدن خوف و دہشت بر قلوب اوشان طاری گشت و پس پا شدہ واپس گردیدند باز دیگر بار بوقت نیم شب برائے حملہ کردن شب خون ہمہ یکجا جمع آمدند از قافلہ حضرت قبلہ یک لشکر عظیم ہیبت ناک از غیب نمودار شد کہ از دہشت او لرزہ بر بدنہائے دشمنان اوفتاد آخر الامر بزدل شدند و ہیچ گزند نرسانیدند و قافلہ حضرت قبلہ را بسلامت گذاشتند راہ خود گرفتہ در رفتند حضرت قبلہ با طمینان خاطر معہ قافلہ مردمان ناصران شادی زنی بوقت آخر شب موافق معمول خویش ازاں منزل کوچ کردہ راہی شدند۔

کرامت۔ یکبار حاجی عبد الکریم صاحب قوم اُترہ ساکنہ گرہ[1] نور نگ بامراض اسہال سخت مریض شدند و شب و روز بے حساب دستہا جاری بودند چار حکیمان برای علاج آمدند و علاج کردند ہیچ فائدہ نشد

---

[1] گرہ نورنگ نام قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۲ منہ

حکم دادند که این مریض لاعلاج است وعوام الناس نیز فتوی دادند که این چنین مریض هرگز زنده نمی ماند
که طاقت کلام کردن هم باقی نمانده است آخر الامر وصیت نامه نوشته شد از طرف میاں حاجی عبدالکریم
صاحب در حالت بے ہوشی مرض او بخدمت حضرت صاحب قبله قاصدی روانه کرده شد که وقت
حاجی صاحب بآخر رسیده و مرض او را حکیماں لاعلاج قرار داده اند برائے حسن خاتمه دعا فرمایند۔
حضرت قبله در حق او شان دعاء صحت یابی از درگاه مجیب الدعوات خواستند و فرمودند که از طرف
فقیر او شان را بگوید که گلقند صبح و شام هر روز بخورند قاصد واپس آمده بیان نمود که حضرت صاحب
برائے خوردن گلقند امر فرموده اند از شنیدن این کلام حکیماں خندیدند که این دوا مخالف مرض اسہال
است چونکه میاں حاجی عبدالکریم صاحب صادق الاعتقاد اند حسب فرموده حضرت قبله دوائے
گلقند را شروع کردند بعد سه یوم از مرض مہلک شفا یافتند ۱۲

کرامت روزے یک[1] مرد پوینده خراسانی آمده در خدمت حضرت قبله عرض نمود که مرض طحال
را بسیار پامال کرده چنانچه خون و گوشت مرا تمام خورده محض استخوان و پوست باقی است۔
طاقت رفتار و قوت حصول روزگار نمانده برائے مہربانی تعویذ یا دم بفرمایند حضرت ایشان فرمودند
که برائے دفع طحال معمول این فقیر است که تعویذ نوشته بالائے طحال سوخته میشود و طحال را ہم بسوختن
تعویذ داغ میرسد و تا التیام زخم داغ تکلیف خواہد شد اگر احتمال این تکلیف بر خود گوارا کنی تعویذ می
نویسم آں بیمار که از شدت مرض طحال نہایت لاغر و ناچار بود عرض نمود که مہربانی فرمایند و داغ نمایند
حضرت ایشان قلم و کاغذ خواستند تعویذ نوشتند و جامه کرباس را تر کرده چہار تا کنانیده سفاله آب
نارسیده و اخگر طلبیده آن مرد بیمار را فرمودند که دراز شد چوں آں مرد دراز شد حاضرین را فرمودند که به بینید
که فی الواقع طحال از مقدار خویش تجاوز کرده است یا نه مبادا مرض طحال نباشد و داغ کنم و بے فائده
این بیچاره را تکلیف زخم رسد حاضرین حسب الامر سامی ملاحظه نمودند بعد ملاحظه بیان کردند که در بطن

---

[1] پوینده قومیت از افاغنه که هرسال بموسم زمستان مع اہل و عیال بملک دامان کوه ضلع ڈیره اسمٰعیل خاں مے آیند و تابستان
بخراسان میروند و منجمله اہل خیام دور برانند ۱۲ منه

مرد مرض طحال محسوس نے شد آں بیمار فوراً برخاست وخود معلوم کرد کہ فی الواقع زیادتی طحال معلوم نمیشد حضرت ایشان فرمودند کہ مردمان بیہودہ تمیز نیک وبد نمے کنند از وجہ نا فہمی خود را ہم در تکلیف داغ وزخم مبتلا کردہ بودند مرا ہم متہم بسیاخت آمزد عرض نمود کہ تا زمانی کہ در از میشدم شدت مرض طحال بخوبی مرا معلوم میشد وقتیکہ حضرت فرمودند کہ بہ بینید کہ این کس را مرض طحال ہست یا نہ ومردمان دست بر شکم من نہادند دراں وقت شدت مرض زائل شد وہمہ حاضرین بر کرامت حضرت ایشاں کہ بچشم سر دیدند اقرار نمودند۔

کرامت معمول جناب حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ این بود کہ ہر سال چند صد مبلغان دربارۂ خریدِ گندم برائے خرچ لنگر خانقاہ شریف حوالہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب میکردند وحاجی صاحب موصوف حسب الارشاد حضرت قبلہ گندم خریدہ کردہ امانت در خانہ خویش می نہادند ووقت ضرورت حسب طلب حضرت قبلہ در خانقاہ شریف می رسانند بعدہٗ از عرصہ چندیں سال در خانہ او شان کِرم در غلہ پیدا شدہ بود کہ قدری قدری در ہر سال نقصان می رسانند یک سال کِرم بکثرت در گندم حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ پیدا شد وخوردن گندم شروع کرد میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیش حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر آمدہ بیان نمود کہ قبلہ در گندم کِرم بسیار پیدا شدہ است اگر چند روز دراں بمانند ہمہ گندم را تباہ خوردہ حضرت قبلہ فرمودند کہ از طرف فقیر کِرم را پیغام برساں کہ عثمان میگوید کہ ای کِرم ترا شرم نمی آید کہ غلہ گندم لنگر خانقاہ شریف حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہ المنیف میخوری حسب الارشاد حضرت قبلہ این کلام پرتاثیر کہ از زبان گوہر فشان او شان بسمع او شان رسیدہ بود بخانہ خویش در کوٹھی گندم رسیدہ کِرم را آواز بلند شنوانیدہ از اں روز تا حال کہ عرصہ قریباً پانزدہ سال منقضی شدہ باز گاہی کِرم در غلہ بخانہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب پیدا نشد ۱۲

کرامت حافظ حاجی محمد خان صاحب نزین کہ در ضلع مظفر گڈھ بمقام اڈی لعل خاں سکونت میدارد او را در عنفوان جوانی مرض تپ دق لاحق شد وہر قدر علاج معالجہ کہ میکرد روز بروز مرض زیادہ میشد

چوں بغایت نحیف گشت واز معالجہ حکمار مایوس گردید اوصاف وکرامات حضرت ایشاں را شنیدہ در آخر ماہ جیٹھ کہ ایام شدت گرما میباشد از جائے خود روانہ شدہ بڈیرہ اسمٰعیل خان رسید و حقداد خان صاحب ترین را کہ برادر عم زادہ او از خادمان حضرت ایشان بود ہمراہ خود گرفتہ روانہ موسیٰ زئی شریف شدند بموضع کہاوڈر[1] رسیدند خبر آمد کہ حضرت ایشان عازم روانگی ڈیرہ اسمٰعیل خاں اند حقداد خان صاحب موصوف از آں جا واپس روانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں گشت وحافظ حاجی محمد خاں صاحب روانہ موسیٰ زئی شریف گشت درانجا بقدم بوسی حضرت ایشاں مشرف گردید و در روز دیگر از آں جا بہمرکابی حضرت ایشاں روانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں شد چوں حضرت ایشان بڈیرہ اسمٰعیل خان آمدہ برچاہ ترین اقامت فرمودند حافظ حاجی محمد خان صاحب چون عاجل معاودت خانہ خویش بود بذریعہ حقداد خان صاحب عرض مطلب در حضور حضرت ایشان نمود حضرت ایشان یک تعویذ بدست خویش تحریر فرمودند وبعد دعا فاتحہ خیر فرمودند کہ ہرگاہ ازیں جا روانہ شدہ شب گذاری در بکھر خواہند نمود وعلی الصباح عازم روانگی خواہند شد انشاء اللہ تعالیٰ اثری از آثار مرض در وجود شما باقی نخواہد ماند۔ چوں حافظ حاجی محمد خاں صاحب عرض ترخیص یافتند روانہ بکھر[2] شدند وشب در بکھر گذرانیدہ علی الصباح روانہ بطرف خانہ خود شد در آں وقت از برکت دعائی حضرت ایشاں مرض بالکل زائل گشت وتا الیوم باز اثر آں مرض باوصف انقضائی سالہائی کثیر ظاہر نگشت وکرامت حضرت ایشان دیدہ داخل سلسلہ عالیہ گردیدہ ۱۲

کرامت۔ باشندگان موضع بگرانی[3] بخدمت حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ حاضر آمدہ عرضداشت کردند کہ حضرت صاحب موضع ما از عرصہ چندین سال خشک افتادہ است آبادی فصل نے شود ماخواران وغریبان بسیار قرضدار شدہ ایم حالا طاقت قرضہ گرفتن ہم نداریم وسیرابی موضع ما از سدمیاں

---

[1] کہاوڈر قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲

[2] بکھر نام شہر یست کہ در آں تحصیل است تابع ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

[3] بگرانی نام قصبہ ایست در ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۲ منہ

حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گرہ نوزنگ ممکن است ولکن او ایں امر را روا ندارند و ما را لبیرابی از سہ خویش شریک نمے کنند چونکہ دراں وقت حاجی عبدالکریم صاحب شریک محفل بودند حضرت قبلہ باوشاں مخاطب شدہ فرمودند کہ اگر شما ایں مردماں را لبیرابی از ستہ خویش شریک رسانید چہ مضائقہ ہست یا نہ یعنی در منظوری ایں امر شمارا نقصان می آید یا نہ حاجی صاحب موصوف عرض نمود کہ اگر حضرت میفرمایند مرا منظور است فرمودند کہ فقیر شمارا امر نمی کند پس حضرت قبلہ بمردماں موضع بگوانی مخاطب شدہ از زبان درافشان ارشاد فرمودند کہ در حق شما دعا میکنم کہ حق تعالیٰ شمارا بغیر احتیاجی سدہ از غیب آب وہادہ آبادی فصل کناد پس از دل دعا فرمودند از آں روز تا حال کہ عرصہ قریباً دوازدہ سال شدہ است ہر سال آب سیلاب از رود لونی می آید و آبادی فصل میشود ؎

آناںکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ۔ سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند

کرامت ۔ روزے میاں غوث علی صاحب میوۂ آم و مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب ولد حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس مڈی[1] چیزی از قسم میوہ برائی صاحبزادگان آوردند حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بصاحبزادگان محمد بہاء الدین صاحب و محمد سیف الدین صاحب ارشاد فرمودند کہ ایں صاحبان برائی شما میوہ آوردہ اند پس شمارا نیز باید کہ در حق ایشان بر مزار پُر انوار حضرت پیر و مرشد ما برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف دعاء بارش باران بکنید کہ زمینات ایشان سیراب شوند پس ہر دو صاحبزادگان حسب الارشاد حضرت قبلہ بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند واپس آمدہ پیش حضرت قبلہ نشستند حضرت قبلہ بصاحبزادگان مخاطب شدہ فرمودند کہ از مزار شریف چہ آگاہی شد یعنی حضرت چہ می فرمایند چونکہ ہر دو صاحبزادگان بسیار خورد سالہ بودند فرمودند کہ بابا حضرت مردہ اند ہیچ جواب ندہند پس بمجرد شنیدن ایں کلام از زبان صاحبزادگان حضرت قبلہ را بسیار جوشی آمدہ و ہر دو صاحبزادگان را فرمودند کہ حالاً باز بروید و بر مزار شریف دعا بکنید انشاء اللہ تعالیٰ حضرت جواب خواہند داد حسب فرمودہ حضرت قبلہ باز صاحبزادگان بر مزار شریف رفتہ دعا خواستند پس

---

[1] مڈی نام قصبہ ایست در تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۲ منہ

آمدند باز حضرت قبلہ دریافت فرمودند کہ بگوئید حضرت چہ فرمودند صاحبزادگان عرض نمودند کہ بابا حضرت کلان می فرمانید کہ بارش باران بسیار خواہد شد پس بعد گذشتن یک روز ہر دو صاحبان از حضرت قبلہ رخصت گرفتہ بخانہ ہائے خویش روانہ شدند پس بمجرد رسیدن بخانہ ہا امتحان کردند کہ در یک تاریخ بوقت واحد در ہر دو جا بر زمینات موافق فرمودہ صاحبزادگان بسیار بارش باران باریدہ و سیرابی زمینات صاحبان موصوف حسب دلخواہ گردیدہ و زراعت بسیار رندیدہ کہ گاہی این چنین عمدہ فصل نشدہ بود حالانکہ زمینات میاں غوث علی صاحب در موضع امیہ ڈاکخانہ وڈچھ ضلع شاہپور بود و زمینات مولوی محمد عیسیٰ خاں صاحب در موضع ناندہ بار تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کہ فاصلہ و مسافت در میان ہر دو جا قریبًا صد کروہ ہست بجز زمینات مذکورہ بالا این ہر دو صاحبان ممدوح دیگر ہیچ جا بارش باران در آں وقت نشد۔

کرامت۔ شخصے ساکن گرہ نورنگ اترہ مسمیٰ نامدار خادم حضرت قبلہ ہمراہ میاں حاجی عبد الکریم صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ عرض نمود کہ قبلہ از عرصہ دوازدہ سال در خانہ بندہ مورچہ گان بکثرت اندوایذا میرسانند و تکلیف میدہند بسیار علاج و بند و بست بنا رفع او شان کردم ہیچ وجہ بند نمیشوند حالا بہ تنگ آمدہ ام کہ خانہ خود را میگذارم و جا دیگر سکونت اختیار کنم حضرت قبلہ میاں حاجی عبد الکریم صاحب مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شما بخانہ این شخص بروید و از طرف فقیر بمورچہ گان پیغام برسانید کہ عثمان میگوید شمارا آں روز یاد است کہ بادشاہی سلیمان علیہ السلام بود و شما در بارہ خویش گفتگو کردہ بودید پس باید کہ این خانہ را بگذارید و ایذا رسانی مکنید حسب فرمودہ حضرت میاں حاجی عبد الکریم صاحب در خانہ آن شخص سائل رفتہ بر غارہا ئے مورچہ گان استادہ آواز دادہ و تقریرےکہ از زبان مبارک حضرت قبلہ شنیدہ بود بیان نمود پس بمجرد شنیدن این کلام پر تاثیر مورچہ گان از خانہ آن شخص دور شدند بعد از آں روز عرصہ چندین سالہا سال گذشتہ کہ مورچگان گاہی در خانہ آں شخص ظہور نکردند۔ **کرامت**۔ شخصی مسمیٰ احمد یار ارادان سکنہ موضع کرڈوہی پیش حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ

لہ کرڈوہی نام قصبہ الیست در ضلع شاہپور تحصیل خوشاب ۱۲ منہ

حاضر آمده بیان نمود که حضرت عرصه گذشته که بارش باران نشده است ملک غیر آباد است و در جنگل هیچ قسم گیاه نروئیده است مال مواشی مخلوق الله از گرسنگی می میرند دعا فرمائید که حق تعالیٰ نزول بارش باران کند ارشاد فرمودند که شما غم دیگران مخورید که او هم مخلوق خدا هست هرچه کند رضا او ست آن شخص باز عرض نمود که حضرت این بنده نیز مال مواشی بسیار میدارد فرمودند که انشاءالله تعالیٰ مال مواشی تو از گرسنگی نخواهد مرد پس در آن سال مال مواشی بسیار مردمان از گرسنگی مردند و در مال مواشی او هیچ نقصان نشده ۱۲

کرامت ارسلا خان صاحب میان خیل تاجو خیل سکنه موسیٰ زئی که یکی از خادمان حضرت است روزی بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده بیان نمود که قبله زمینات بنده از عرصه چند سال خشک اوفتاده اند دعا فرمائید که سیراب شوند تا که از قرضه هنودان خلاصی یابم حضرت قبله را بر حال او شان رحم آمد و دعا فرمود بعد از آن ارشاد فرمودند که تو بر زمینات خود برو و نگهبانے ستہ خود ملحوظ دار حق تعالیٰ آب خواهد رسانید ارسلا خان صاحب حسب فرموده حضرت قبله رفته بر ستہ خود منتظر نشستند ولکن در دل خود حیران بودند که خداوندا هیچ اثر از آثار بارش باران بر آسمان نظر نمے آید و اگر بارش باران هم می شود و آب سیلاب کوهی هم می آید لکن در میان ناله دو ستہ دیگر مسدود اند چه طور آب بر ستہ من خواهد رسید و زمینات مارا سیراب گردانید این امر از محالات است بلکه غیر ممکن در این خیالات متفکر بودند که در آن ساعت ابر بر آسمان نمودار شده و بارش باران بر کوه بارید و یکبارگی آب سیلاب در ناله موسیٰ زئی آمد و هر دو ستہ که در میان راه ناله مسدود بودند شکستند و آب بر ستہ ارسلا خان صاحب رسید و بر زمینات او شان جاری گشت چونکه آب کوهی بزور شور آمده بود بر سر ستہ رسید و بسبب کثرت آب از یک طرف ستہ نقصان معلوم گردید یعنی آب قدری سوراخ کرد ارسلا خان صاحب بسیار پریشان و متردد شدند که ستہ من نیز مثل دیگران شکسته خواهد شد و زمینات من نیز خالی از سیرابی میمانند در جستجوی بند کردن سوراخ و پختگی ستہ بکوشش تمام مصروف شدند در آن وقت درویشی خانقاه شریف مسمیٰ ملا محمد قبول صاحب شتافته آمده پیغام حضرت قبله بیان نمود که بعد سلام مسنونه حضرت صاحب می فرمائید که این آب حق تعالیٰ محض برای نفع

تو فرستادہ است دیگر ہیچ کس درین شریک نیست آسودہ باش و تسلی خاطر دار پس فنیمان این خبر موثرہ داشتہ
کہ بیشک این فرمودہ ولی حق است ہمین چنین خواہد شد پس انتظام و مرمت ستہ را گذاشتہ باطمینان
نشست بعد یک لحظہ سوراخ ستہ خود بخود بند شدہ و تمام زمینات ارسلاخان صاحب کہ متعلق بسیرابی
آن نالہ بود حسب دلخواہ درہمان روز تا بغروب آفتاب سیراب شدند بعدہٗ آن آب نالہ یکبارگی
فرو شد و بر آن زمینات مذکورہ بسیار خوب زراعت پیدا شدہ کہ گاہی این چنین نشدہ بود و بعد
درودن فصل این قدر غلہ حاصل آمد کہ ارسلاخان صاحب موصوف جمیع قرضہ ہنود را از آبا سانی ادا
کرد و برای خرچ خوراک خانہ انش را یک سال کفایت نمود ۱۲

کرامت ملک خان صاحب خلف حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور تپی خیل رئیس قصبہ
مڈی حسب الارشاد حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بیل ادران را برائے تعمیر دیوار خانقاہ تشریف ہمراہ
آوردہ در آن وقت کسی شخص جوال خربوزہ پیشکش آوردہ بود حضرت قبلہ جمیع حاضرین را یک یک
خربوزہ تقسیم کردن شروع کرد ملک خان را نیز یک خربوزہ عطا فرمود بعد فراغ از تقسیم یک خربوزہ دیگر
ملک خان را عنایت فرمود در خاطر او شان آمد کہ شاید حضرت سہواً بار دیگر بر من مہربانی فرمودہ است
عرض نمود کہ حضرت یکبار مرا اول مرحمت کردہ است ارشاد فرمودند کہ این دیگر خربوزہ برای فرزند شما
دادہ ام او شان عرض کرد کہ حضرت فرزند ندارم فرمود انشاء اللہ العزیز حق تعالیٰ شما را خواہد داد پس در آن
سال پروردگار او شان را فرزند نرینہ عطا فرمود و قبل ازین از وقت کدخدائی چندین سال گذشتہ
بود کہ ہیچ اولاد نرینہ نشدہ بود ۱۲

کرامت یک سال عارضہ وبا واقع شدہ چند درویشان خانقاہ تشریف از عارضہ مذکورہ بآخرت
شتافتند و در عرصہ دہ یوم زیادہ از سہ صد مردمان شہر موسیٰ زئی از دار فانی بدار جاودانی رحلت نمودند و
این کمترین و کہترین خادم دیرین را نیز و با ظہور کردہ اسہال جاری شدہ رنگ چہرہ بالکل متغیر گردید بخدمت
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب کیفیت خود را بیان کردم و چند مبلغان کہ آن وقت در خانہ این
احقر موجود بودند برای نیست نذر حضرت قبلہ آوردہ حوالہ او شان کردم کہ این مبلغان پیش حضرت قبلہ نذر

بگذرانند و برائی تجدید بیعت بنده عرض کنند پس جناب مولوی صاحب ممدوح مبلغان مذکوره از طرف بنده پیش حضرت قبله نذر گذرانیده و برائی تجدید بیعت ایں احقر عرض نمود و بعد صلوٰۃ عصر حضرت قبله از تجدید بیعت مشرف فرمودند بسیار نقاهت و بی هوشی طاری گشت و پشیمان گردیدند حتیٰ که امید زیست باقی نماند حضرت قبله قلبی و روحی فداه بمعه جمیع درویشان خانقاه شریف بر مزار پر انوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف استاده شدند و فرمودند که فقیر برائی صحت یابی سید دعا خواهد و شما جمیع حاضرین آمین کنید بعده تا دیر دعا خواست پس بمجرد کردن دعا حضرت قبله در آں حال فی الفور مرا از مرض مذبوره لاحقه افاقت آمده روبهی گردید و قتیکه صحت کامل حاصل شد بخدمت حضرت قبله حاضر آمدم ارشاد فرمودند که برائے صحت شما از دل دعا کرده بودم که عیال دار بید حق تعالیٰ قبول فرمود

کرامت بعد از ان در شهر چوڈهوان[1] هم عارضه وبا ظهور کرده قریباً پنج صد کسان از عارضه مذبوره وفات یافتند و جناب مولوی فتح محمد صاحب الترانه سکنه چوڈهوان که یکی از خادمان و مخلصان خاص حضرت قبله بودند هم از عارضه وبا انتقال کردند بعد از سه روز قاصد از شهر چوڈهوان آمده بیان نمود که قبله نور الحق صاحب نبیرهٔ جناب مولوی فتح محمد صاحب مرحوم را هم عارضه وبا لاحق شده است و هیچ امید زندگانی نیست و در تمام خاندان مولوی صاحب ممدوح همیں یک فرزند هست و مردمان میراث خود با تنظار نشسته اند که کدام وقت می باشد که این می میرد و تمام دولت مال و اسباب و املاک و زمینات و غیره بدست ما می آید پس شنیدن ایں سخن حضرت قبله قلبی و روحی فداه در جوش آمده دعا برائی صحت یابی او از مرض وبا تا دیر خواست در همان ساعت فی الفور اثر دعا رسید و نور الحق صاحب را در آنجا خبر شد بعد از فراغ شدن دعا بقاصد مخاطب شده ارشاد فرمودند که تو برو و از طرف فقیر نور الحق صاحب را اسلام بگو و تسلی بده که انشاء الله تعالیٰ صحت کامل خواهد شد و قتیکه قاصد

---

[1] چوڈهوان نام قصبه ایست بضلع ڈیره اسمٰعیل خان ۱۲ منه ؒ ایں مرض سنه ۱۳۰۹ هجری بوده است که جد فقیر مولوی صالح محمد بن استاذ الکل مولینا فتح محمد دریں وبا رجام شهادت نوشیده ۱۲ فقیر عطا محمد مصحح غفرله

واپس در آنجا رسیده مریض را دیدہ کہ قبل ازیں صحت حاصل شده بود۔

کرامت۔ یک سال اکثر در بلاد ہائی ہندوستان وخراسان ملخ پیدا شده بود که اکثر باغات وزراعات ودرختان را خورده بود وقتیکه در شهر موسیٰ زی ظهور کرد چند باغات وزراعات وگیاه دشتی را خورده وورد ہان اوشان تاثیری بود که ہر درخت را که خوردا از بیخ بالکل خشک مانند ہیزم وبیکار ساخت ارسلاخان صاحب که یکی از مخلصان حضرت قبلہ بودند حاضر آمده بیان نمود که قبلہ در باغ بنده نیز ملخ بکثرت آمده است که ہمه درختان باغ پر از ملخ شده اند یک برگ خالی نگذاشته است یقین است که در یک روز ہمه باغ را صاف وبیکار خواہد کرد چونکه بنده از کمال محنت وکوشش چندی ساله این باغ را طیار کرده است بسیار افسوس می آید که برباد خواہد شد حضرت قبلہ را شفقت آمد وبر ریگ دم کرده فرمودند که ببرد این ریگ را بر جمیع درختان باغ خویش بیند از انشاء اللہ تعالیٰ باغ شما از نقصان ملخ محفوظ خواہد ماند باز یک ساعت مسمیٰ غلام مصطفےٰ صاحب قوم بابی درویش خانقاه شریف را فرمودند که تو نیز در باغ ارسلاخان صاحب برو وملخ را پیغام من برسان که ما بندگان مخلوق خدا ہستیم وتو نیز مخلوق ہستی پس ملک خدا فراخ ہست در جائی دیگر برو وگیاه دشتی بخور نقصان مرسان خادم مذکور که این کلام پُر تاثیر از زبان مبارک شنیده بود بی کم وکاست در باغ ارسلاخان رفته ملخ را شنوانید۔ پس بمجرد شنیدن این کلام ملخ رو بصحرا نهاد وروانه شد حتی که بعد یک ساعت باغ را خالی ساخت وباغ از ضرر اوشان محفوظ ومامون ماند۔۱۲

کرامت مولوی نور الدین صاحب پیش امام موضع اُگّالی[1] برائی زیارت وقدم بوسی حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه از خانه خویش عزم بالجزم نموده بطرف خانقاه شریف موسیٰ زی روانه شدند وقتیکه بگره ٹیگن[2] رسیدند چہار مردمان پیش راه ملاقی شده بیان نمودند که ناله آب یعنی شاخ رود لونی[3] که متصل این

---

[1] اوگالی نام قصبه ایست در ضلع شاه پور تحصیل خوشاب ڈاکخانه نوشہره علاقه سون سکیسر ۱۲ منه

[2] ٹیگن نام قصبه ایست بضلع ڈیره اسمٰعیل خاں ۱۲ منه

[3] رود لونی نام جوئیست که از کوہائی خراسان در ملک دامان علاقه ڈیره اسمٰعیل خاں میآید ودر دریائے اٹک داخل میشود ۱۲

گره جاریست بسیار طغیانی دارد و گذشتن ازین آب محل خطر است که عمق از قد آدم زیاده است و در جریان بغایت تیزی دارد که پا بر زمین نمے گذارد و مردمان ہم بذریعہ شنداری[۱] بمشکل تمام پار شده ایم شما را باید که باز بر گردید مولوی صاحب موصوف که بارادت صادقه آمده بود ہیچ خیال نکرد وقتیکه برکنارهٔ ناله رسیدند که حسب گفته مردمان ناله در جوش و خروش جاریست و گذشتن ازان ممکن بنظر نیامد درین اثنا دو کس شنداری بوله بذریعه شنداری بصد دقت و چاره جوئی پار شدند پس اوشان را آواز داد که برائے خدا مرا ہم بذریعه شنداری پار کنید اوشان ہیچ التفات نکردند و رفتند پس مولوی صاحب بملاحظه این ماجرا بسیار غمناک شدند که واپس گردیدن ازین جا ہم مناسب ندانم که این قدر مسافت طے کرده و تکلیف راه کشیده آمده ام پس متوجه بحضرت قبله شدند که برائے زیارت حضور می آیم امداد فرمائید که ازین آب بسلامت بگذارم پس بسم الله خوانده اول برائے امتحان یکپا در آب نهاد آب تا بساق رسید باز دیگر پا را انداختند دو سه قدم جرارت نمود آب از ساق زیاده نشد باز بهمین طور تا بمیان رسیدند دیدند که آب از ساق زیاده نبود پس بدلاوری به کناره رسیدند وقتیکه در خانقاه شریف بحضور حضرت قبله حاضر آمدند حضرت قبله در اول گفتگو احوال راه پرسیدند که در راه شما که ناله آب یعنی شاخ رود لونی آمده بود آب تا بساق بود عرض کردند که قبله آب زیاده از قد آدم و بنهایت تیز جاری بود و لکن وقتیکه متوجه بحضرت شده پا در آب انداختم ہمه آب ناله از ساق زیاده نشد و بسلامت برکناره شدم حضرت قبله تبسم فرموده خاموش شدند ۱۲

کرامات و مکاشفه روزی حاجی میاں عبد الکریم صاحب قوم اترا ساکن گره نورنگ از جناب مولوی حسین علی صاحب پرسید که اولیا علم غیب می دانند یا نه جناب مولوی صاحب موصوف در جواب گفتند که علم غیب خاصه خدائے تعالی جلشانه است مگر چیزی حق تعالی در دل ولی خود القا کند پس میدانند او را بطریق الهام یا کشف پس میاں حاجی عبد الکریم صاحب گفت که آیا اسپهائے اولیا ہم غیب میدانند جناب مولوی صاحب ممدوح گفتند چرا میاں حاجی عبد الکریم صاحب بیان کردند که یک اسپ حضرت قبله نزد من

---

[۱] چیزیست چرمی که بدان شناوری میکنند ۱۲ منه

بود در سبزہ زار با جرائے من مے چرید در دل خیال کردم کہ ہر روز این اسپ را اگر این چنین در کشت باجرا رہا میکنم اکثر خوشہہا خواہد خورد و باجرا در وقت درود ہیچ دست نمی آید پس بمجرد گذشتن این خیال بر دل ہمان وقت دیدم کہ اسپ روی از خوشہہا گردانیدہ و گیاہ خوردن شروع کرد بعد از گذشتن چندین وقت فہمیدم کہ این امر بسبب خطرۂ من واقع شد پس نزد اسپ رفتہ در پلے او افتادم و گفتم کہ این حال حضرت است بلا لحاظ بجز فی القوہ خوردن خوشہہا شروع کرد پس این چہ حکمت است جناب مولوی صاحب ممدوح فرمودند کہ اللہ تعالیٰ متولی اولیا خود است چون آن خیال در دل گذاشتی اللہ تعالیٰ جل شانہ اسپ را از خوشہہا بیزار ساخت و چون از آن خیال تائب گشتی باز اللہ تعالیٰ اسپ را رہا کرد و این ہم عنایتی خداوندی بود برتو کہ این امر را وسیلہ پختگی اعتقاد تو ساخت پس جناب مولوی حسین علی صاحب بعد دادن این جواب در ہمین خیال بودند کہ آیا علمی کہ اولیا را میشود چگونہ میباشد کہ آیا بعضی چیزہا می دانند یا اکثر بعد توجہ و خیال یا چگونہ می باشد در ہمین خیال بودند کہ از انجا برخاستہ در تسبیح خانہ تشریف رفتند و در آنجا حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ با مردمان افغانان بزبان پشتو در کسی امر کلام میکردند پس جناب مولوی صاحب ممدوح در پس پشت آن مردمان نشستند حضرت قبلہ بمجرد نشستن مولوی صاحب متوجہ باو شان شدہ بزبان فارسی فرمودند کہ مولوی صاحب۔ اولیا ہمہ میدانند ولکن مامور باظہار نیستند پس فقط ہمین لفظ گفتہ باز بدستور سابق کلام با افغانان شروع کردند۔

مکاشفہ و کرامت۔ یک بار در خانقاہ شریف سون[1] شانزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ یک ہزار سہ صد و چہار ہجری بوقت اشراق بعد فراغت حلقہ جناب حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ چہار[2] مردمان قوم ناصر و نیازی کہ در آن وقت ہمراہ بودند مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ در خواب می بینم کہ تمام قوم ناصران بمقام غنزان کہ از علاقہ خراسان است جمع شدہ طیاری برای مقابلہ امیر عبدالرحمن صاحب

---

۱ سون سکیسر نام کوہا کہ ہر دو مشہور آن دریا اند از یں جہتہ علاقہ سون سکیسر میگویند بضلع شاہ پور تحصیل خوشاب تھانہ وڈاکخانہ نوشہرہ کہ در آن خانقاہ شریف حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ واقع است کہ برائے راحت و آسائش تابستان آنجا ساختہ بود ۱۲ منہ

۲ ملا نواز و ملا بادشاہ و دو شخص دیگر کہ اسمش غیر معلوم ۱۲ منہ ۳ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

والی کابل میکنند و من در آنجا رسیده هر دو ملکان قوم ناصر مسمی شهزاد و مغاث را گفتم مناسب است که مردمان نیازی را اجازت دهید که شامل شمایان نشوند که این غریب قوم است هر دو ملکان مذکوران بگفته فقیر قوم نیازی را اجازت علیحدگی دادند) دیده باید که نتیجه این خواب چه شود بعد از آن واقع بست ششم شهر رمضان المبارک مذکور بعد از حلقه جناب حضرت قبله بمردمان ناصر و نیازی مذکوران که همراه بودند مخاطب شده ارشاد فرمودند که ای ناصر نیاسوټکه ولویده - یعنی بر قوم شما برق افتاد و قوم شما در مانده گردید و نیز ارشاد فرمودند که این وقت روانه بشوید و خبرگیری عیال و اطفال خود کنید مردمان هر دو قوم عرض کردند که قبله هرچه شدنی بود شده باشد لکن جدائی جناب حضرت قبله بسیار زور دار بعد حضرت ارشاد فرمودند که بروید مذکوران عرض کردند که قبله بعد از روز عید روانه میشویم پس بروز دوم ماه شوال مردمان هر دو قوم را رخصت کرده بحمایت حاجی قلندر خان صاحب رئیس ټری روانه کردند چون با سټیشن دان کیلا نوالی آمدند در آن ایام ټکټ ریل آنجا جاری نشده بود صرف طیاری لین بود بدانجا بسبب گرما چولستان تمام از باعث گرمی بهوجا بے جان بملاقت شده افتادند و هیچ وجه سامان سواری میسر نمیگردید حاجی قلندر خان صاحب در آن وقت نیز دل جناب حضرت قبله متوجه بجناب باری تعالی شده که الهی به برکت حضرت ما تجویز سواری بکنید در آن حال خبر تار برقی رسید که برائے ملاحظه لین یک انگریز کلان می آید و قتی صرف یک گاڑی و یک انجن خورد بسبب خامی لین رسید حاجی صاحب موصوف آن افسر انگریز را عرض کرده که مرا سواری میسر نمی شود و ټکټ از باعث خامی لین جاری نشده است آن افسر انکار کرد که جای سواری هرگز نیست باز حاجی صاحب موصوف متوجه جناب حضرت قبله شده که این افسر ما را سوار نمیکند و ما از گرمی می میریم در عین وا گذاری ریل افسر انگریز آواز داد که آن شخصان که برائی سواری عرض کرده بودند بیایید که ما را نمیگذارند بکمال مهربانی همه مردمان را بلا اجرت سوار کردند وقتیکه مردمان مذکوران هر دو قوم در خراسان رسیدند معلوم کردند که موافق فرمودهٔ حضرت قبله بشانزدهم ماه رمضان المبارک ملکان قوم ناصر وغیره جمعیت برائے مقابله امیر عبدالرحمن صاحب کرده بودند و مطابق فرموده حضرت قبله بست ششم ماه مذکور مقابله شده قوم ناصر وغیره را امیر عبدالرحمن صاحب

درمقابلہ شکست فاش داد۔ وبسیار از قوم ناصر کشتہ ومجروح شدند وعیال قوم مذکور دربار شدہ ومال واسباب اوشان امیر صاحب غارت کرد صرف قوم نیازی را اللہ تبارک وتعالی حسب الارشاد کشف حضرت قبلہ بالکل نجات داد وہیچ نقصان قوم مذکور را نشدہ کہ درعین مقابلہ قوم مذکور از قوم ناصر وغیرہ جدا شدہ شامل جنگ نگردیدند۔

احوال کشف یک روز بوقت عشا جناب مولوی حسین علی صاحب بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ حاضر بودند ارشاد فرمودند کہ ای مولوی صاحب شما بر ودر خانہ خود باز چون واپس آئی حالات ومعاملات کہ برشما گذشتہ باشد از من بپرس ہمہ را یک یک مفصل بتو خواہم گفت انشاء اللہ تعالی در یک امر ہم خطا نخواہی یافت۔

مکاشفہ روزی درخانقاہ شریف خراسان سہ کس از طالبان خراسانی برای زیارت مہمان آمدند ساعتے نگذشت کہ حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ یک خادم را کہ مُلّا محکم الدین نام داشت ارشاد فرمودند کہ برائے ایشان برنج پختہ کردہ بیار خادم موصوف حسب الارشاد برنج طیار نمودہ پیش ہر سہ کسان آوردہ نہاد باز حضرت قبلہ خادم را فرمود کہ یک تربوز وچند دانہ سیب بیار خادم آورد حضرت قبلہ ہر دو میوہ پیش آن مہمانان نہاد پس اوشان بایکدیگر تقسیم کردند حضرت قبلہ باعث پرسید اوشان عرض کردند کہ قبلہ در اثنار راہ در خواطر مایان خطرہ گذشتہ بود یک در دل خود اختیار کرد کہ اگر این شخص ولی حق است مایان را برنج پختہ میدہد ودیگر در خاطر مقرر نمود کہ اگر این فقیر بزرگ کامل است مایا تربوز میدہد وثالث در خیال خود تصور ساخت کہ اگر این اہل اللہ وپیر صادق اند مایا را سیب عطا فرمائید پس ہر سہ خیالات ما مردم صحیح بظہور آمد نا بیشک جناب قبلہ ولی حق اند پس ہر سہ مردمان سر بپا نہادہ دوست بوسیدہ رخصت شدند۔

مکاشفہ۔ شخصے مسمی پائندخان قوم باٹر باؤن[1] زئی سکنہ چودہوان کہ یکے از خادمان حضرت قبلہ اند یکبار تمام سال با مراض مہلکہ از جاء مریض شدند وعلاج حکما ودواکٹران بسیار کردہ ہیچ فائدہ نشد۔

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

آخر الامر نہایت لاچار شدہ در دل گذرانید کہ بخدمت حضرت قبلہ رفتہ باب توجہ میگیرم زیادہ ازیں دوا ر دیگر بنظر نمی آید پس ایں ارادہ در خاطر خود مصمم کردہ بصد مشکل جان خود را بہ خدمت حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حاضر گردانید پس مجرد ملاقات حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اے فلاں زود بیا رکہ ترا توجہ میکنیم حسب الارشاد اوشان پیش نشست حضرت قبلہ یک ساعت توجہ بخیال ازالہ مرض فرمودند شخصے مذکور را ایں قدر بے ہوش شد کہ از جان و جہاں خبر نداشت و عرق از وجود بسیار جاری شد بعد چند ساعات کہ با فاقت آمد و جان خود را دید کہ از امراض شدیدہ مہلکہ بالکل شفا حاصل است پس فی مبوس شدہ بخانہ خویش رفت و بعد ازاں سالہا سال آں شخص را منقضے گشت گاہی آں امراض مہلکہ عود نکردند ۱۲

مکاشفہ ایضاً شخصے مذکور بالا یکبار حضرت قبلہ را چاپی میکرد و در دل خیال گذرانید کہ حضرت قبلہ ماشاء اللہ ایں چنیں فربہ اند چنانچہ سوداگران بخارا پس حضرت قبلہ در ہماں ساعت رو مبارک باو گردانید از زبان درافشاں ارشاد فرمودند کہ ای فلاں بیشک مثل سوداگران بخارا فربہ ہستم پس شنیدن ایں کلام شخص مذکور نادم و شرمسار شدہ و در دل خود توبہ کرد کہ آیندہ گاہی ایں چنیں خطرات بیہودہ را در حضور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در دل جا نخواہم داد۔

مکاشفہ۔ روزے احمد سعید آخوندزادہ صاحب ولد خدایار آخوندزادہ سکنہ چودہواں کہ یکے از خادمان حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند در خانقاہ شریف حاضر شدند چند درویشان را دیدند کہ مجذوب شدہ بود آخوندزادہ صاحب موصوف را خطرہ در دل گذشت کہ ما را چرا جذب نمیشود حضرت قبلہ فی الحال باوشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ خیال جذب را از دل دور کن کہ تو حالاً توجہ ہانست وکتخدائی نیز نیز نکردہ است وقت بسیار باقیست قبل ازیں ہمچنیں پدر تو ملا خدایار آخوندزادہ صاحب را حضرت مولانا و مرشدنا جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ از مہربانی خویش توجہ فرمودہ بودند بسیار جذب غالب شدہ بود و چند روز مجذوب بودند در ایں اثنا روالدہ ماجدہ تو فریاد آوردہ والحاح کثیر نمودند کہ قبلہ جذب ایں را کم کنید کہ کار گذران دنیاوی ازیں ہیچ نمیشود بار حضرت پیر و مرشد من بخیال ازالہ حال باطن جذب اوشان را سلب فرمودند۔

مکاشفہ ایضاً۔ آخوندزادہ صاحب موصوف برائے سوداگری از حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ رخصت گرفتہ ہندوستان رفتند بعد از چند روز در آنجا شوق عملیات وغیرہ واداے زکوٰۃ آنہا ویاد کردن حساب بروج ونجوم در دل افتاد بوقت شب حضرت قبلہ را در خواب دید کہ بسیار غصہ میکردند وفرمودند این خیال کہ در خاطر تو پیدا شدہ است در طریقہ ما نیست بگذار ازین خیال وقتیکہ بیدار شدند از احوال ایں خواب از حد غم والم حاصل گردید پس تائب شدند از خیالات لاطائل درگذشتند بعد از انقضائے پنج سالہ کہ از سفر ہندوستان واپس گردیدند اول بخدمت حضرت قبلہ حاضر آمدند وقدم بوس شدند ہماں وقت بلا فرصت حضرت قبلہ فرمودند کہ حُبِ عملیات وغیرہ کہ درایں زمانہ اکثر مردمان میدارند در طریقہ ما نیست وشمارا کہ ہمیں سودا واقع شدہ بود از خاطر گذاشتہ است یا خطرہ باقیست عرض نمود کہ قبلہ ہماں روز کہ در ہندوستان روئے مبارک را در حالت خواب دیدہ بودم کہ بر ایں کار غصہ فرمودند پس از ہماں روز از خیال خود گذشتم ۱۲

مکاشفہ۔ جناب حضرت حاجی گل صاحب پشوری کہ خلیفہ وپیش امام جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ بودند روزی بمیاں حاجی عبدالکریم مخاطب شدہ بیان کردند کہ خوراک جناب حضرت عثمان صاحب قبلہ از حد قلیل است امسال در تمام سفر خراسان تا بخانقاہ موسیٰ زی کہ مسافت یک ماہ است حضرت صاحب قبلہ نیم سیر آرد گندم نخوردہ است قوت خدا داد است کار بزرگان از فہم وادراک دور است بعد از اں وقت نماز عصر رسید حضرت قبلہ برائے وضو آستین را بالا کشیدہ در آں وقت نظر میاں حاجی عبدالکریم صاحب بر بازو مبارک او فتاد در دل خطرہ آمد کہ حاجی گل صاحب می فرمایند کہ خوراک حضرت بالکل قلیل است حالانکہ حضرت ماشاءاللہ فربہ بنظر می آیند پس در ہماں حال حضرت قبلہ تبسم کردند وفرمودند کہ میاں حاجی عبدالکریم صاحب حق تعالیٰ مرا پوشیدہ حلوامی دہد من میخورم چرا فربہ نے باشم بازایں بیت خواندند ؎

قوۃ جبرئیل از مطبخ نبود ٭ بود از درگاہ خلاق ودود

مکاشفہ ایضاً روزی حضرت قبلہ ما قبلہ وروحی فداہ خادمی را بر کسے امرنا مشروع غصہ بسیار

فرمودند یعنی که در جوش غضب دو سه بار دست بر زمین زد میاں حاجی عبدالکریم صاحب موصوف را خطره در دل آمد که اہل اللہ دائم الحضور میباشند حضرت صاحب را که این وقت غضب بکمال است آیا که دراین ساعت حضور باللہ ہست یا نہ شخصے منشی نیز نشسته بود حضرت صاحب قبله از او شان دریافت کرد که شما که در ابتدا کار تحریر آموخته بود ید چه حال بود حالا که درجه منشی گری حاصل کرده است چه کیفیت عرض نمود که حضرت صاحب اول که تحریر آموختن شروع کرده بودم وقت تحریر اگر کسی مرا آواز میداد یا با من کلامی می کرد در تحریر عبارت غلطی میکردم حالا که از سالہا سال استعمال پخته شده است اگر کسی درا ثنار تحریر با من کلام میکند یا من بکسی کلام میکنم یا بر کسی چیز نظر افتد و ہم دست بر تحریر راست می آید و غلطی واقع نمے شود بلکه عادت گرفته ام که از دست کار تحریر میکنم و از زبان با مردمان شغل کلام میدارم حضرت قبله بمیاں حاجی عبدالکریم صاحب مخاطب شده ارشاد فرمودند که بزرگان نیز ہمیں مثال میدارند وقتیکه خیال و رابطه پخته گردد ہیچ چیز مانع ملکه حضور او نشود خس و خاشاک دار بر سر دریا گذر کنند۔

مکاشفه روزے حقداد خان صاحب نرین برائے حاجی حافظ محمد خان صاحب سلسله شریفه نوشته برائے دستخط و مہر شریف در تسبیح خانه حضرت قبله ما آورد چون در آں وقت اجتماع مردمان بود و حضرت قبله با حاضرین مجلس گرم داشتند آں سلسله شریفه را در جامه خود پنہاں آنچناں که آورده بود نگہداشت و عرض مطلب را ترک ادب دانسته خاموش نشست چوں حضرت قبله از اختلاط مردم فارغ شدند خود بخود ارشاد فرمودند که سلسله شریفه را بیار که دستخط و مہر کنم چوں حقداد خان صاحب سلسله شریفه را در حضور مبارک گذرانید قلم بر داشته دستخط و مہر فرمودند در آں وقت که حضرت قبله قلم برائے نیت دستخط گرفتند چوں قلم شکسته بود در دل حقداد خاں صاحب خطره آمد که اگر قلم درست می بود خط حضرت خوش می آمد در آں وقت حضرت قبله فرمودند که به قلم درست خط خوش نمی آید و نه به قلم شکسته خط خوش نویس خراب می نماید حق تعالیٰ برائے ہر کار ماده جدا در وجود انسان آفریده است و ہر انسان را لیاقت جدا عطا فرموده۔

مکاشفه شبے بوقت تہجد حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه در تسبیح خانه تشریف آورده بیان فرمودند که بوقت نزاع و سکرات موت ملا عبد الوهاب صاحب باڑه را شیطان لعین بسیار کش مکش کرده و در پئے تخریب ایمان شده ولکن آخر الامر خاتمه با ایمان گشت خادمان و درویشان از شنیدن این کلام متحیر ماندند بعد از فراغ صلوٰة فجر و ختم شریف حضرت قبله موافق معمول خویش اراده حلقه نمودند و در این اثنا سواری قاصد برائے اطلاع از شهر چوہوال آمده بیان نمود که قبله ما عبد الوهاب صاحب باڑه مرید جناب بوقت تہجد وفات یافت و وقت وفات متوجه بحضرت قبله بود و خاتمه بر کلمه طیبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ شده۔

مکاشفه مسمی میاں غلام حسن ساکن گڑه بهوں[1] که یکے از مخلصان و خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بود در ایام مرض حضرت قبله یک نرگاؤ از نیت خیرات برائے ذبح کردن آورده خادم عرض کرد که قبله این را ذبح میکنیم فرمودند نه پس روز دویم خادم برای ذبح عرض نمود فرمودند دیگر نرگاؤ و گوسفندان ذبح بکنید باز روز سویم خادم اجازت ذبح خواست فرمودند که این را ذبح مکنید دیگر نرگاؤ و چند بز ذبح بکنید روز چهارم خادم نیز التماس ساخت که قبله امروز هیچ ذبیحه این وقت موجود نیست اگر امر فرمایند این نرگاؤ را ذبح کرده شود منع کردند و غصه فرمودند که این را بگذارید که در گذاشتن این مصلحت است پس در آن روز بوقت دوپهر مادر میاں غلام حسن صاحب پیش حضرت قبله حاضر آمده عرض نمود که فرزند من میاں غلام حسن این نرگاؤ را بغیر اجازت من از خانه آورده است و دل من نمی خواهد که این را خیرات کنم چرا که همیں یک نرگاؤ دارم که کار بار خانه ازین میشود ارشاد فرمودند که ببرید ببرید زود ببرید که حق تعالی قبل ازین مرا آگاهی بخشیده که ذبح نکرده ام۔

مکاشفه شخصے از مریدان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بر یک زن بیوه عاشق شده هر چند میخواست که آن زن در عقد نکاح او آید لیکن آن زن قبول نمیکرد آخر آن زن را حاجت دنیاوی پیش آمد و چوں او را معلوم بود که فلاں کس طلبگار نسبت زنی را پیش او فرستاد که مبلغ پنجاه یا شصت روپیه

---

[1] نام قصبه ایست بضلع ڈیره اسمعیل خان ۱۲ منه

مراد و کار است بطور قرض بدہ آن مرد چون از بسیار مدت خواہان او بود این امر را وسیلہ حصول مطلب خود دانستہ روپیہ مطلوبہ او را فرستاد لیکن بعد از چندی آن عورت در شہر آن شخص آمدہ او را مطلع نمود آن شخص بغایت مسرور گشت و زنے را کہ راز دار او بود مقرر نمود کہ برائے آن زن طعام مکلف پختہ کند و بعد از عشا در فلان حجرہ کہ خالی از اغیار خواہد بود او را بیارد چون آن زن درون حجرہ آمد آن کس با رادۂ فاسد ہر چند میخواست کہ کام نفس امارہ حاصل نماید لیکن ممتنع الست تا آخر شب شد آن بغایت از فعل شنیعہ خویش شرمسار و آن زن از قوت او مایوس گشتہ واپس بخانہ رفت آن کس از شرم آن شب دیگر بار التجائی وصال را مناسب نمیدانست و گذاشتن مبالغ قرضہ را دشوار می پنداشت و این ہم او را امید نبود کہ بذریعہ عدالت قرضہ وصول کند کہ گواہان او نبود ناچار شدہ در حضور حضرت قبلہ عرض نمود کہ بیک زن روپیہ قرض حسنہ دادہ بودم آن زن ایفائے قرض نمی نماید دعا بفرمائید حضرت قبلہ فرمودند کہ ما را احوال آن شب کہ در فلان حجرہ بودی معلوم است قرض حسنہ ندادہ و بارادۂ فاسد دام تزویر نہادہ بودی لکن الحمد للہ کہ آن مراد تو حاصل نشد الحال برو در خانہ خود بہ نشین آن زن خود بخود قرضہ ترا ادا خواہد نمود آن شخص را چون اعتقاد کامل بود ہمچنان کرد و بعد در خانہ نشست یک ہفتہ نگذشتہ بود کہ آن زن خود بخود روپیہ او را بخانہ او رسانید۔

مکاشفہ۔ حاجی تلندر خان صاحب گنڈہ پور پتی خیل رئیس ڈی کہ یکی از مخلصان و خادمان حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ اند روزی در خانقاہ تشریف برای زیارت و قدمبوسی حضرت قبلہ آمدند روزے دیگر حضرت قبلہ فرمودند کہ شما را رخصت میکنم کہ بخانہ بروید عرض کردند کہ قبلہ بارادۂ قیام کردن چند روز در خدمت تشریف آمدہ ام و در این میان جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نیز در حق ایشان سفارش نمود کہ قبلہ حاجی صاحب ہر بار کہ در خانقاہ تشریف می آیند چند روز بخدمت حضرت قبلہ میمانند حالا اجازت توقف فرمائید ارشاد فرمودند کہ آمدن و رفتن و قیام نمودن حاجی صاحب در خانقاہ تشریف باختیار خود است کہ جای ایشانست ولکن امروز رفتن و قیام ایشان بطرف خانہ ضرور است کہ در این مصلحتے ست پس حاجی صاحب موصوف از حضرت قبلہ رخصت شدہ بخانہ خویش آمدند ہمان روز بوقت

نیم شب در خانہ اوشان دزد آمدہ نقب زنی کرد در آن وقت حاجی صاحب موصوف نیز خبردار شدند
ہا ہو و شور و شر کردند پس دزد ترسیدہ و مال و اسباب در آنجا گذاشتہ مایوس خالی از دست رفت اگر
حاجی فلان خان صاحب در آن روز در خانہ خویش نبودی چند ہزار روپیہ نقصان میشدی۔

مکاشفہ روزی در خانقاہ شریف سوان حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ از جیب مبارک خویش مبلغ
یک صد روپیہ کشیدہ مسمی میاں نور عالم صاحب اوان خادم حضرت لعل شاہ صاحب مغفور دندہ شاہ
بلاول والہ را دادہ فرمودند کہ گوسفندان برائے لنگر خانقاہ شریف خریدہ بیارید در دل میاں نور عالم خطرہ گذشت
کہ جیب مبارک حضرت قبلہ ظاہر بہ نظر خوردہ معلوم میشود۔ صد روپیہ چہ طور دران جا رسیدہ و ہر روز از صبح تا
شام ہر قدر مبالغ کہ در کار میشوند ازین جیب کشیدہ صرف میکنند و تمام نمیشوند حضرت قبلہ با وشان
مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ این جیب فقیر بوری[1] افغانی است و تا حین حیات فقیر ہرگز تمام
نخواہد شد۔۱۲

مکاشفہ ایضاً روزے میاں نور عالم مذکور و دو شخص دیگر کلاچی وال در حجرۂ خانقاہ شریف موسیٰ زئی
یک جا نشستہ بودند تذکرہ درمیان آمد کہ خرچ لنگر خانقاہ شریف بسیار است از کجا می آید باز آن
دو شخص دیگر گفتند بر آمدنی مردمان موقوف است یعنی این مردمان کہ می آیند و نذر نیاز می آرند ازین
خرچ لنگر خانقاہ شریف کردہ میشود میاں نور عالم گفت کہ این چنین نیست کار بزرگان بفضل حق تعالیٰ
موقوف است این بحث تمام نشدہ بود کہ ہر سہ آدم از آنجا برخاستہ جانب مسجد برائے نماز
میرفتند در آن وقت حضرت قبلہ نیز برائے صلوٰۃ عشاء بمسجد شریف تشریف می بردند در راہ با وشان
مخاطب شدہ استادند و فرمودند کہ میاں نور عالم مردمان میگویند کہ خرچ خانقاہ شریف بر آمدنی مردمان
موقوف است - - - - - - - - - - - - حالانکہ آمدنی مردمان برائے کفش ہائے
درویشان ہم کفایت نمیکند تا بدیگر چہ رسد و خرچ لنگر خانقاہ شریف وغیرہ این فقیر بتوکل خدا تعالیٰ
موقوف است باز فرمودند کہ اگر کسی شخص حالا از فقیر لکھ روپیہ درین جا کہ استادہ ام طلب میکند واللہ باللہ

---

[1] بوری یعنی جوال

تا الله که تا لکھانه هم میروم و پا هم ازین جان برو دارم که لکھ روپیه حسب طلب او میدهم لیکن نسبت خدای نمی ماند پس آن هر دو شخص بسیار شرمنده شدند۔

مکاشفه۔ مولوی غلام حسن صاحب سکنه گره شوانک که یکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه اند روزی در تسبیح خانه پیش حضرت قبله نشسته بودند در دل خطره گذشت که از عرصه بخدمت حضرت صاحب می آیم و میروم و آرزوی من از حق تعالی همین است که بطفیل این بزرگ پیر و مرشد خاتمه بالخیر شود و از فیض و برکات این خاندان بے بهره نشوم پس در همان ساعت حضرت قبله با و شان مخاطب شده ارشاد فرمودند که مولوی صاحب الله تبارک و تعالی خاتمه شما با ایمان کند و از فیض و برکت حضرات کرام علیهم الرضوان محروم نگرداند از شنیدن این کلام فیض نظام از زبان در افشان حضرت قبله مولوی صاحب موصوف را خوشی و تسلی حاصل گردید و خطره که در دل آمده بود دفع شد ۱۲

مکاشفه۔ حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه چون بتقریب زیارات مزارات حضرات قدس الله تعالی اسرارهم بدهلی تشریف تشریف برده بودند و از آنجا در سنبهل[1] بمکان محمد امتیاز علی خان صاحب رفتند و چون از آنجا واپس می آمدند در اثنای راه بر اسٹیشن ریلوے عبد الشکور خان صاحب رئیس دهرمپور که از قوم راجپوت است دعوت نمود و بدان تقریب در قلعه دهرمپور[2] که مسکن خان موصوف بود تشریف بردند اتفاقاً روز جمعه آمد محمد عبید الله خان برادر زاده عبد الشکور خان عرض نمود که امروز اگر حضرت قبله در مسجد تشریف صلوٰة جمعه ادای فرمایند موجب برکات خواهد بود حضرت قبله التجای او را منظور فرموده در مسجد تشریف تشریف بردند چون از نماز فارغ گشته اراده معاودت قیامگاه فرمودند عبید الله خان صاحب عرض نمود که گورستان بزرگان ما بغایت قریب است اگر حضرت بر قبور ایشان دعای بفرمایند برای اوشان موجب فلاح و صلاح خواهد شد حضرت قبله حسب درخواست آں بطرف گورستان تشریف بردند لیکن چون در ایام سفر حضرت را عارضه تپ ذات الجنب لاحق شده بود و ازاں جهة بغایت ضعیف بودند و از جهة ضعف قوت رفتار و نشست برخواست نمی افتند عبید الله خان

---

[1] نام قصبه السیت بضلع ڈیره اسمٰعیل خان تحصیل لیه تھانه بڈا کھانه کروڑ لعل عیسن ۱۲ منه [2] نام شهر لیت بضلع مرادآباد ۱۲ منه

پالکی آوردہ بود و حضرت در پالکی سوار بودند چوں بر قبور تشریف بردند عبید اللہ خاں پیش از ورود حضرت
فرش نرم در محاذی قبر والد خود برابر کردہ بود حضرت در آنجا نشستہ مراقب شدند و تا یک ساعت تقریباً
مراقب بودند بعد ازاں دعای خیر فرمودہ واپس تشریف آوردند چوں مجلس از معرکہ ہندوستانیاں
خالی شد حضرت قبلہ فرمودند کہ در حدیث شریف وارد است کہ بعد از وفات انسان اگر اولاد صالح
بماند برای امجاد خود فائدہ میرساند حقا دو خاں صاحب ترین کہ شرف یاب این سفر بودند عرض نمود کہ
امروز حضرت قبلہ تا دیر مراقب بر قبور ماندہ احوال اہل قبور چہ طور مشاہدہ فرمودند حضرت قبلہ فرمودند
کہ چوں اول قبر والد عبید اللہ خان نگاہ کردم تمامی قبر او را بہ ظلمت مملو بود در جناب حضرت باری تضرع
و زاری نمودم الحمد للہ تعالیٰ علی احسانہ کہ آں ظلمت از قبر او بیروں رفت و قبر او نورانی گشت باز
متصل آن قبر قبر عم عبید اللہ خان بود بطرف او نگاہ کردم آن قبر ہم از ظلمت مملو یافتم و بجانب
او متوجہ گشتم ظلمت از قبر او بیروں شد و نوری در آن قبر ظاہر گردید لیکن در آن نور ہم ظلمت قلیل
مختلط بود اما از جہت ضعف زیادہ نہ طاقت نشستن نماندہ بود برخواستم ۱۲

مکاشفہ۔ میاں فضل علی صاحب کہ منشی خان بہادر محمد رب نواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل[1]
رئیس موسیٰ زی بودند سہ شبانہ روز در سکرات موت مبتلا گردید بعدہ وفات یافت برائی نماز جنازہ در
خانقاہ تشریف آوردند نماز جنازہ حضرت قبلہ خواندند در اثنای نماز جناب مولوی عبد الحکیم صاحب
اشترانی[2] کہ یکی از مخلصان حضرت قبلہ اند خطرہ آمد کہ بر میاں فضل علی صاحب بسیار تکلیف جانکندن
گذشتہ است واللہ اعلم کہ انجام خاتمہ چہ طور شدہ باشد بعد فراغ نماز کہ حضرت قبلہ واپس بہ تسبیح خانہ
تشریف آوردند و مولوی صاحب موصوف نیز تنہا ہمراہ بودند حضرت قبلہ بہ زبان مخاطب شدہ ارشاد
فرمودند کہ مولوی صاحب بعض بعض خبر ایں چنیں میباشد کہ در مجمع عام گفتہ نمیشود میاں فضل علی صاحب
بوقت نماز جنازہ با فقیر ملاقات کردہ اند پرسیدم کہ چہ حالست تبسم کردہ بیان کردند کہ سختی سکرات
موت کہ بر ما گذشتہ لا بیان است لیکن بفضلہ تعالیٰ خاتمہ با ایمان شدہ است پس شنیدن ایں

---

[1] نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ [2] اشترانہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

کلام از زبان درافشاں حضرت قبلہ خطرہ کہ دردل مولوی صاحب بود دفع شد و تسلی حاصل گردید ۱۲

مکاشفہ۔ حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ یک روز بر دروازہ خانقاہ تشریف نشستہ ملاحظہ کہ اقتران خویش ملیمودند و با افغانان پیوندہ نامراں تشادیزی بزبان پشتو کلام میکردند جناب مولوی حسین علی صاحب نیز حاضر نشستہ بودند در آں وقت دردل او شان خیالات و تفکرات عیال خانہ خویش گزشتہ بودند حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ فی الحال باوشان متوجہ شدہ ارشاد فرمودند انما ازواجکم واولادکم عدو والکم تا آیتہ باز بدستور سابق در گفتگوئے افغانان در بارۂ اقتران مشغول شدند۔

مکاشفہ۔ بوقت تہجد بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ قاصدے برائے اطلاع دادن از موضع مڈی آمدہ بیان نمود کہ گلداد خان صاحب را نوزی را کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ اند دو روز شدہ کہ مار گزیدہ است لکن امروز قدری بے ہوش اند ہرچند کہ علاج کردہ شد ہیچ فائدہ نیافت بعد تسلیمات بیغایات عرض مینمایند کہ حضرت صاحب برنمک دم فرمائید حضرت قبلہ برنمک دم کردہ قاصد را داد کہ بمجرد رسیدن بخورانید و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالید پس قاصد بآں طرف روانہ شد بوقت صبح حضرت قبلہ از زبان گوہر فشاں ارشاد فرمودند کہ گل داد خان صاحب بعد از تہجد بہوش آمدہ بطرف من نگریست ؎

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود دارو‌ئے دفع مرض گمراہ شود

انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ از یں کلام حضرت قبلہ جمیع محفل فہمیدند کہ گل داد خان فوت شدہ اند روز دیگر اطلاع رسید کہ گل داد خان صاحب قبل از رسیدن قاصد پس از وقت تہجد در افاقت آمدہ یک ساعت بطرف حضرت قبلہ متوجہ بودند بعد ازاں وفات یافت۔

لہ جناب مولوی عبدالحکیم صاحب بیان فرمودند کہ روزے حضرت قبلہ بوقت اشراق بما مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ شب گذشتہ جنیان برائے بیعت نزد فقیر آمدہ بودند بعد حصول مطلب خویش واپس شدند ۱۲ منہ

فصل پنجم

دربیان معمولات حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه راقم گوید عفی عنه

عرصه قریباً بست سال پنج ماه بست و پنج یوم منقضی گردیده که بخدمت حضرت قبله حاضر بودم منجمله ازان هفت سال خدمت تحریر جواب عرائض که از اکناف آفاق و اطراف عالم بخدمت سامیه میرسیدند بتحریر معمولات وغیره که مردمان از حضرت قبله بالحاح تمام و آرزوی کمال همواره طلب مینمودند گذرانیدم روزی حسب الارشاد حضرت قبله هر قسم تعویذات نوشته چند خاطه جدا جدا پر نموده پیش حضور اقدس نهادم تبسم کردند و فرمودند که حالاً شما درین کار عامل شده اید که هزارها تعویذات از دست شما نوشته شده اند پس صدها بار تجربه کرده ام بسیار سریع التاثیر یافتم لهذا بعضے معمولات حضرت قبله که درین مدت هفت ساله این احقر را از پیر و مرشد خود به تحقیق رسیده اند و اجازت یافته ام برای نفع عام مردمان حسب فحوای مخبر صادق صلی الله علیه وسلم خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ بشارت برائے خویش پند اشته مینگارم

معمول سورة فاتحة الکتاب و آیة الکرسی و چهار قل یعنی قُلْ یا ایها الکفرون - وقُلْ هو الله احد - وقُلْ اعوذ برب الفلق وقُلْ اعوذ برب الناس این مجموعه را خوانده دم کنند برای جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی از جامعیه خصوصاً برای دفع سحر و جادو و برای دفع زهر گزیدن مار بسیار مجرب است برائے سحر و جادو در روز سه بار خوانده بر تمام وجود دم کنند و برائے دفع زهر گزیدن مار به نمک دم کرده مار گزیده را بخورانند و بر موضع زخم گزیدن مار نیز بمالند و برای دفع تاثیر گزیدن سگ دیوانه بغیر شمول آیة الکرسی خوانده دم کنند از مجربات است

معمول سورة فاتحة الکتاب وقُلْ یا ایها الکفرون وقُلْ هو الله احد - وقُلْ اعوذ

برب الفلق وقل اعوذ برب الناس - وان يكاد الذين كفروا ليزلقونك بابصارهم لما سمعوا الذكر ويقولون انه لمجنون وما هو الا ذكر للعالمين وبالحق انزلناه وبالحق نزل اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ؕ الٰهی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اللھم اشف بصاحب ھذا المرض بحولك وقدرتك وجبروتك برحمتك یا ارحم الراحمین این مجموعہ را خواندہ دم کنند و بنوشانند برای جمیع امراض واسقام وآلام ودفع جن وآسیب ونظر بد وغیرہ از حد مفید است۔

معمول برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ؕ يَا شَافِیْ يَا شَافِیْ يَا شَافِیْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ نوشتہ در بازو یا در گلو بندند و اگر در تمام وجود و اعضا کسی جا درد باشد پس این تعویذ را بر کاغذ نوشتہ در آب بشویند اکثر آب را نوش کنند و قدری آب باقی را در روغن تلخ انداختہ از آن روغن جائے درد را چرب سازند بفضلہ تعالیٰ بالکل خیر خواہد شد۔

تعویذ برائے طفل۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ

برائے محافظت زراعت بر کاغذ نوشتہ در سفالہ آب نارسیدہ بند کردہ در میان آن تختہ کشت دفن کند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ يَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ يَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَا

ف۔ این معمول بحضرت وحضرت حضرت معلوم نگشتہ ۱۲

مُنۡبِتَ الزَّرۡعِ فِی الۡاَرۡضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیۡبَ الدَّعۡوَاتِ اِدۡفَعۡ مِنۡ هٰذَا الزَّرۡعِ شَرَّ الۡهَوَآمِ وَالۡوُحُوۡشِ وَشَرَّ الۡفَآرَةِ وَالۡخَنَازِیۡرِ الۡمُفۡسِدَةِ وَارۡزُقۡنَا رِزۡقًا حَسَنًا ط وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ہ

تعویذ اسمار اصحاب کہف برائے برکت و امان از غرق و حرق و سرق و غارت و غیر ذلک از امراض و حاجات یعنی نوشتہ کنند اسمار ایشان را در مکان یا کشتی یا در متاع بنہد یا نزد خود دارد در امان الہٰی باشد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الٰہی بحرمت یملیخا۔ مکسلمینا۔ میلسنا۔ مرنوش دبرنوش۔ شادنوش۔ مرطونس۔ واسم کلبہ قطمیر ۱۲

تعویذ برای شفای ہر دردی کہ باشد این آیۃ شریفہ را سہ روز متواتر بر کاغذ نوشتہ در آب بشویند و آن آب را بنوشند و بجائے درد بمالند انشاء اللہ تعالیٰ مفید خواہد شد لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَتَفَکَّرُوۡنَ یَا شَافِیۡ یَا شَافِیۡ یَا شَافِیۡ۔

تعویذ برائے حاملہ شدن زن و زائیدن فرزند نرینہ بنویسد این نقشت اسم یَا مُبۡدِئُ[2] بر نہ پرچہ کاغذ وقتیکہ زن از حیض فارغ شود در اول ماہ سہ روز متواتر بایک یک بخورد و بہمیں طور نازل سہ ماہ نہ نقشت را بنوشد و این آیۃ شریفہ اَللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ کُلُّ اُنۡثٰی وَمَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ ؕ و آیۃ یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ اسۡمُهٗ یَحۡیٰی لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ط وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ نوشتہ بدہند کہ زن در گلو اندازد و با این طور کہ دو انگشت زیر ناف آویزان باشد انشاء اللہ تعالیٰ زن حاملہ شود و فرزند نرینہ زائیدہ ۱۲

تعویذ برائی زنی کہ حملش خشک شدہ باشد بر ظرف چینی سفید نوشتہ چہل روز بلاناغہ

---

[1] حضرت قبلہ ارشاد فرمودند کہ اسمار اصحاب کہف در کتب چند طریقہ نوشتہ اند ولکن از پیر و مرشد خویش مرا باین نمط رسیدہ اند ۱۲ منہ

[2] در شب مجامعت کنند و بوقت صبح زن چہل این نقشت را بنوشند وقت ہمیں طور کنند ۱۲ منہ

بزبشارتن بفضلہ تعالیٰ حملش نمود پیدا کرد ظاہر خواہد کرد بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ہ

تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم کٓہٰیٰعٓصٓ ہ ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ہ قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَہَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَیۡبًا وَّلَمۡ اَکُنۡۢ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ نوشتہ در گلو بندد و بر سہ پرچہ کاغذ تشت یا محیط اللہ نوشتہ سہ روز یک یک بخورد انشاء اللہ تعالیٰ تپ دفع خواہد شد۔

تعویذ برائے تپ سوم اول شروع شدن تپ بروز نوبت اول و آخر درود شریف و یک بار سورۂ رعد خواندہ دم کند انشاء اللہ تعالیٰ صحت خواہد شد پس باید کہ ہر سہ نوبت دم تمام کند اگرچہ تپ اول یا دوم نوبت دفع شود و اگر سہ نوبت دم نکند چند روز بعد باز تپ عود خواہد کرد۔

تعویذ برائے دفع بواسیر ہر قسم یَا رَحِیۡمَ کُلِّ صَرِیۡخٍ وَّمَکۡرُوۡبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیۡمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ نوشتہ در کمر بندند۔

ایضاً اگر صبح و شام فاتحۃ الکتاب معہ تسمیہ ہفت بار خواندہ شود بہتر و اگر ایں نشود محض تسمیہ صبح و شام خواندہ بر اندام خود از ناف تا زانو پیش و پس دست بگرداند دم کند ۱۲

تعویذ برائے دفع درد باد اَللّٰہُمَّ اَنۡتَ الۡبَاعِثُ وَاَنَا الۡمَبۡعُوۡثُ وَمَنۡ یَّدۡعُ الۡمَبۡعُوۡثَ اِلَّا الۡبَاعِثَ یَا رَبِّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ نوشتہ بر موضع درد بہ بندند۔

تعویذ برائے زود فروشی مال بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ وَذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ نوشتہ در متاع نہند۔

برائے تیزی ذہن و کشائش مطالعہ اَللّٰہُمَّ نَوِّرۡ قَلۡبِیۡ بِعِلۡمِکَ وَاسۡتَعۡمِلۡ بَدَنِیۡ

بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْہِ ۞ قبل از شروع سبق ہفت بار خواندہ بر وجود خود دم کنند۔

تعویذ برائے صبر گریہ کودک ططططططططھھھھھھھھ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۞ نوشتہ در گلو بندند۔

تعویذ برائے دفع طحال بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ۚ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۞ یا طحال ارجع الی مکانک بحق ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نوشتہ بر موضع طحال بندند۔

ایضاً ہفت تہ پارچہ کرپاس نیل کچ بآب ترنمودہ بالائے طحال نہند وبالائے آں کرپاس خذف نوآب نارسیدہ گذاشتہ ودرآں خذف اخگر آتش نہادہ برآں این دائرہ تعویذ [illegible] نہند انشاء اللّٰہ طحال زائل خواہد شد۔

ایضاً بروز یکشنبہ یک قرص گل برابر طحال ساختہ بر موضع طحال نہند ودر دست راست چاقو گرفتہ یک بار سورۃ الم نشرح با تسمیہ خواندہ از چاقو آں قرص را ببرند وہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول وآخر بار درود شریف زیادہ کنند واین معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللّٰہ تعالیٰ طحال بریدہ شود۔

معمول برائے بریدن یرقان بروز یکشنبہ چند برگ کلاں گیاہ سبز آوردہ یک جانب در دست مریض یرقان بدہند کہ بگیرد وجانب دیگر خود از دست چپ بگیرند ودر دست راست خود چاقو گرفتہ یک بار سورۃ القریش با تسمیہ خواندہ از چاقو آں گیاہ ببرند وہمیں طور ہفت بار کنند ولکن اول وآخر بار درود شریف زیادہ کنند واین معمول را سہ یکشنبہ در عمل آرند انشاء اللّٰہ تعالیٰ یرقان بریدہ شود۔

ذکر طریق کیفیت ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ برائے حصول جمیع مقاصد وحل مشکلات دینی ودنیاوی مجرب است اول درود شریف صد بار بعد ازاں

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلِ [1] زیادتی براں پانصد بار بعد ازاں نیز درود شریف صد بار ہمیشہ بایدخواند تا مطلب حاصل شود و حل مشکلات گردد و ثوابش بروح پُرفتوح حضرت ممدوح بخش نمودہ حاجات خویش بواسطۂ جناب ایشاں از بارگاہ الٰہی جلشانہ می خواستہ باشند انشاءاللہ تعالیٰ سرانجامی مطلب خواہد شد ۱۲

معمول برای خیر و برکت در امورات دارین و کشائش و فراخی معاش و ترقی رزق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ہزار بار بلاناغہ در شبانروز خواندہ شود بسیار مفید است و نہایت مجرب است۔

تعویذ برائی حب [2]

(در بازوی راست بندند و عطر و خوشبوئی براں بمالند)

89 75 21 = ۱۰۰

۱	۱۴	۱۱	۸
یحبونهم کحب اللہ یاغفار	والذین امنوا اشد حباللہ یاکریم	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم	انہ لحب الخیر لشدید یاودود
انہ لحب الخیر لشدید یاودود ۱۲	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم ۷	والذین امنوا اشد حباللہ یارحیم ۲	یحبونهم کحب اللہ یالطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حباللہ یالطیف ۶	یحبونهم کحب اللہ یارحمن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یارحیم ۱۶	والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۳
والقیت علیک محبۃ منی یارحمن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید ۴	یحبونهم کحب اللہ یاکریم ۵	والذین امنوا اشد حباللہ یارحیم ۱۰

تعویذ لکل شئ

ن ن ن

ع م م م

حم حم حم حم حم حم اللہ حم الامر وجاء النصر فعلینا لاینصرون

وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ اللہ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اللہ

---

[1] قولہ بی زیادتی براں یعنی لفظ نعم المولیٰ ونعم النصیر براں منضم نمایا بلکہ برہمیں قدر اکتفا کنند ۱۲ منہ

[2] اجازت ایں تعویذ برائے مخالفت زوجین است و بغیر ازیں اجازت نہ دا اگر کسی دیگر جا کند انشاءاللہ تعالیٰ بجائی نفع ضرر خواہد یافت ۱۲ منہ

تعویذ برائے بقائے حمل

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ واتیناہ الحکم

صبیا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع درد سر

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح یاروح

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

تعویذ برائے دفع درد چشم

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح

یارحم یارحم یارحم

یارحم یارحم یارحم یارحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فکشفنا عنک غطاءک

فبصرک الیوم حدید

وصلی اللہ علی خیر خلقہ

محمد والہ واصحابہ

اجمعین

تعویذ برائے بجا شدن ناف

آلٰہی بحرمت حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تلک حدود اللہ ولا تعتدوھا

الٰہی بحرمت حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعویذ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ معمول حضرت قبلہ ما بود

منقول است از امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہ کہ فرمودہ کہ ہرکہ ایں طلسم را با خود دارد از سحر و بلا و امراض در حفظ خدا تعالیٰ باشد با عزت و آبرو گردد و فتوحات غیبی و فیوضات لا ریبی بروی متوجہ گردد۔ اینست

خمس ہاءاتٍ وخطٌ فوق خط	وصلیبٌ حولہ سبعُ نقط	ثم ہمزاتٌ اذا اعدُدتہا
فہی سبعٌ لا یُری فیہا الغلط	ثم دادٌ ثم ھا رابعۃ	ثم صادٌ ثم میمٌ فی الوسط
وبہا یُدفعُ عن حاملہا	کلُّ سحرٍ وبلاءٍ سخط	
یشتفی الاسقام والداء الذی	عجزتُ عنہُ الاطباء النمط	

فصل ششم

در ذکر خلفائی عالیمقام حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃً واسعۃً

خلفائے خدا شناس حضرت قبلہ کہ مرا معلوم اند و سالہا سال ہمراہ ایشان نشست برخواست کردہ ام وہر قدر کہ از حالات ایشان آگاہی میدارم مینگارم

جناب حضرت لعل شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ سکنہ دندہ شاہ بلاول صاحب قدس سرہ العزیز از ساوات کبار صحیح النسب آن دیار خلیفہ جلیل القدر حضرت قبلہ ما بودند و بزرگان ایشان از قدیم الایام در ہمدان سکونت میداشتند مدت ہا است کہ از خاندان ایشان حضرت شاہ بلاول صاحب در دندہ تشریف آوردہ استقامت نمودہ بودند و مزار شریف شان نیز در دندہ شریف است ازین سبب دندہ شاہ بلاول میگویند۔ عالم فاضل۔ صالح متقی۔ دائم الذکر و الفکر صاحب استغراق و صاحب حلم و خلق و صاحب سخاوت و صاحب توکل بودند و تلمیذ مولوی احمددین صاحب[۱] انگوی کہ از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب بودند در عرصہ دہ سال از تحصیل علوم دینیہ معقول و منقول فارغ گشتہ تا مدت پانزدہ سال طلاب مولوی احمد دین صاحب را تدریس کردند۔ بعد وفات مولوی صاحب موصوف بخدمت جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ دامان در شروع موسم تابستان کہ وقت روانگی حضرت ایشان بطرف خانقاہ خراسان بود حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ پس روانہ بطرف خانہ خود گردیدند وقتیکہ جناب حضرت حاجی صاحب ممدوح واپس از خراسان در خانقاہ دامان تشریف آوردند باز بزودی تمام بخدمت حضرت ایشان وجود خویش را رسانیدہ التزام صحبت شریف و ذکر و اذکار و حلقہ نمودہ بمدت قریباً یک ماہ در ولایت صغریٰ اجازت

---

[۱] مولوی احمدین صاحب از خلفائے حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری بودند ۱۲ منہ

یافت پس ازاں تا مدت انقضائی دو سال بخدمت حضرت ایشان ہمیں دستور سابق می آمدند و میرفتند و فیوضات و برکات حاصل مینمودند بوقت آخرین در بیماری شدید حضرت ایشان نیز حاضر بودند در آن حالت مرض الکمال مہربانی نزد خود طلبیده دست مبارک بر سینۂ ایشان مالید پس چند ساعت بے ہوش گردیده وقتیکه بافاقت آمدند بیان نمودند که از سینۂ من جمیع کدورات و آلائش به برکت مالیدن دست مبارک حضرت صاف گردیده است مانند شیشه و بعد وصال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداه تجدید بیعت نموده سالہا سال در خدمت شریف می آمدند و میرفتند و خدمتہا میکردند و از صحبت شریف و حلقه مشرف شده فیض ہا و انوار ہا در باطن خویش مشاہده میکردند و سیر سلوک در جمیع مقامات بتفصیل و تحقیق قطع نموده از شرف اجازت و خلافت مشرف گردیده بودند و در ارشاد مشہور گشته که حالات قویه و مقامات سنیه میداشته بودند و صدہا مردمان را خصوصاً از قوم اعوان از القائی فیض ربانی منور ساخته بود و از وقت اجازت اول تا وقت وفات بمدت سی سال بر مسند ارشاد قیام نموده در ہدایت خلق الله عمر عزیز بسر کرده یازده ماه بست و پنج یوم قبل از انتقال حضرت قبلۂ قلبی و روحی فداه به یوم چہار شنبه بوقت ظہر بتاریخ بست و ہفتم شہر شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ یک ہزار سه صد و سیزده ہجری بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ بجوار رحمت حق آرامید طاب الله تعالیٰ ثراہ مزار شریف ایشان در خانقاه ونده شریف است۔

میاں فاضل صاحب قوم اعوان سلمه الله تعالیٰ۔ از قدیم سکنه موضع کوٹلی علاقه سون سکیسر ضلع شاه پور تحصیل خوشاب اند حالا از عرصه چندیں سال در شہر کہنڈ تحصیل پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی استقامت می دارند اول محبت و شوق الٰہیه در دل ایشان پیدا شده که بخدمت کسی اہل الله رفته فیض حاصل نمایم پس بعد تلاش بخدمت جناب پیر محمد شاه صاحب المعروف پیر میاں صاحب که از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالقادر صاحب و خلیفه خاص جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب رضی الله تعالیٰ عنه رفته بیعت نموده پنج سال خدمت کرده سلوک از قلب تا

نفی و اثبات حاصل نمودند بعد از انتقال او شان بالحاح تمام بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ بیعت کردہ ملازم صحبت شریف گشتند چند سال کہ حضرت قبلہ برائے گذاردن تابستان اول بار در خانقاہ شریف سون تشریف بردند در این سفر ایشان نیز حاضر بودند بوقت ہنجہ کہ برکنارہ نمل[1] رسیدند از حضرت قبلہ رخصت خواستند حضرت بایشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ جمیع ختوم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ ہر روز بخوانید شمارا اجازت است و ختم جناب شاہ ابوسعید صاحب کہ سہ بار سورۃ الاخلاص و یکبار معوذتین و یکبار سورۃ الفاتحہ است نیز ہموارہ خواندہ بر روح پرفتوح حضرت ممدوح بخش نمایند اجازت است ایشان عرض نمودہ کہ این ختم شریف در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ نوشتہ است کہ در آنجا می بینم فرمودند کہ این ختم مبارک در آن کتاب مندرج نیست این محض معمول حضرت پیر و مرشد من حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہٗ و برد مضجعہٗ بود کہ ہمیشہ بلاناغہ خواندہ بر روح پاک جناب حضرت شاہ ابوسعید صاحب بخش مینمودند بعد ازان بوقت واپسی حضرت قبلہ از خانقاہ شریف سون بطرف خانقاہ شریف موسیٰ زئی باز از شہر نمل ایشان ہمراہ خدمت حضرت قبلہ شدہ تا بخانقاہ شریف موسیٰ زئی رسیدند روزی بوقت اشراق حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در تسبیح خانہ تشریف میداشت بایشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند کہ خواندن دلائل الخیرات و حزب البحر رخصت است و از شرف اجازت فرمودند و فرمودند کہ اگر نزد شما کسی طالب خدا می آید و مطلب ذکر خدا تعالےٰ مینماید ملا

فرصت اوراد کرفشان بدہند و توجہ کنند باز فرمودند کہ لباس فقر پوشیدن آسانست و ایمان پرورش کردن مشکل است یعنی ہر کارہ کہ انسان میکند دران لحاظ شرع باید داشت روزے جناب مولوی ہاشم علی صاحب بیان کردہ بودند کہ حضرت قبلہ یک روز می فرمودند کہ برحال میاں محمد فاضل صاحب این چنین مہربانی و شفقت میکنم کہ کسی برادلا خود میکند قریبًا بست سال منقضے شدہ کہ در ہر سال بخدمت حضرت قبلہ آمدہ خدمت کردہ توجہات گرفتہ بعد قیام چندین ایام باز بوطن

---

[1] نمل نام قصبہ ایست ضلع بنوں تحصیل میانوالی ۱۲ منہ

خویش میرفتند و سلوک مقامات قریب بآخر رسانیده تا حال در شہر کہاٹ مقیم اند حق تعالیٰ ایشان را بسلامت و استقامت دارد۔

مولوی مہر محمد صاحب انگوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ بسیار آدم خلیق و مسکین طبع و خوش تقریر اند بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ حاضر آمدہ اخذ طریقہ شریفہ کردہ قریباً بست و دو سال ہمیں وطیرہ میداشتہ بود کہ گاہ گاہ از خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ چند ایام قیام نمودہ توجہات گرفتہ باز بوطن خویش میرفتند مقامات سلوک قریب باختتام رسانیدہ از شرفِ اجازت مشرف گشتند یک ماہ در خانقاہ شریف سوں امامت حضرت قبلہ کردند اکثر اوقات در خانہ کار تدریس میکنند از عرصہ بسبب[1] عیالداری افلاس بغایت درجہ میدارند از تنگی معاش ہمیشہ متردد الحال میمانند ازین جہت در احوال شان تغیر راہ یافتہ است حق تعالیٰ باصلاح آرد و استقامت عنایت کند آمین۔

مولوی نور خان صاحب چکڑالوی قوم اوان سلمہ اللہ تعالیٰ از عمدہ اصحاب و زمرۂ خلفائے حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند عالم فاضل صالح حلیم خوش طبع علم فقہ و حدیث در ہندستان حاصل کردہ و اخذ طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ از حضرت قبلہ گرفتہ ملازم صحبت شریف گشتہ بعد چند سال یک بار ہمراہ حضرت قبلہ سفر خراسان کردند چند ماہ اُنساء و صاحبزادگان حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب و حضرت محمد بہاء الدین صاحب بودند از حضرت قبلہ کمال اخلاص و محبت داشتند و حضرت قبلہ را براو شان نہایت شفقت و عنایت بود قریباً ہفدہ سال شدہ اند کہ در ہر سال از خانہ خویش بخدمت حضرت قبلہ آمدہ توجہات گرفتہ و خدمت ہا کردہ باز بوطن خویش میرفتند و سلوک مقامات تمام کردہ از شرف اجازت مشرف گشتند حق تعالیٰ ایشان را استقامت بر طریقہ مجددیہ احمدیہ عطا فرماید۔ آمین یا رب العالمین[1]

---

[1] پیش از وفات حضرت قبلہ از تردد عیال فارغ شدہ اند حالاً خوش وقتی و شغل باذکار بیان فرمودہ اند ۱۲

مولوی ہاشم علی صاحب بگھار[1] روی علیہ الرحمۃ از خلّص احباب قدیم و اعظم خلفائی حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بودند مرد صالح خلیق مسکین الطبع و ہموارہ ہمیں آرزو میداشتند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تا وقت زیست مرا مسکین دارد و خاتمہ بمسکنت کند و در روز قیامت در زمرۂ مسکینان محشور گرداند اخذ طریقہ شریفہ از حضرت قبلہ کردہ قریبًا بست و دو سال شدہ کہ در ہر سال بخدمت آمدہ ملازم صحبت شریف گشتہ توجہات گرفتہ چند ایام قیام نمودہ باز بوطن خویش میرفتند سلوک مقامات تمام نمودہ بشرف اجازت مشرف گردیدہ بعد ازان در اندک زمانہ یک سال بست و پنج یوم قبل از وصال حضرت قبلہ بروز یک شنبہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رجب المرجب ۱۳۱۳ھ یک ہزار سہ صد و سیزدہ ہجری در بلدۂ خویش برحمت حق سبحانہ پیوستند حضرت قبلہ از فوت او فسان کمال محزون گشتند رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

مُلا بیگ محمد صاحب سر بریدہ[2] خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بسیار آدم جوانمرد و دلاور از گزیدہ مخلصین و محبین حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ اند خدمت شائستہ از تہ دل میکردند بارہا در سفر خراسان ہمراہ بودند تو فنگ در دست گرفتہ پیش سواری اسپ حضرت قبلہ میدویدند ازین جہت ایشان را مردمان خراسانی شاطر حضرت قبلہ میگفتند۔ در مراقبہ کمالات نبوت از شرف اجازت مشرف گشتند و وقت روانگی حضرت قبلہ جبہ عطا فرمودند بعد تا مدت چند سال توجہات گرفتہ سلوک بمراقبہ حقیقت موسوی رسانیدہ دستار و کلاہ مستعملہ باز عطا شد و پیش ازین در ابتدا سلوک از تبرکات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس سرہ و بیہ مضجعہ نعلین شریف و تسبیح و دلائل الخیرات قلمی سنہری از روی مہربانی مرحمت شدہ بودند بَارَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَعْطَاهُ۔

ملا محمد رسول صاحب لتون افغان خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از خلفائے جلیل القدر حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ بودند کثیر الذکر و الفکر صاحب حالات و جذبات قویہ و واردات عظیمہ زاہد و متوکل و متقی دہ سالہ بودند کہ اول بیعت تبرکا بر دست مبارک جناب

---

[1] بگھار نام قصبہ ایست بضلع راولپنڈی تحصیل کہوٹہ ۱۲ منہ [2] سر بریدہ نام قومیت از افاغنہ ۱۲ منہ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب که پیرو مرشد حضرت قبله بودند که بعد ازاں پنج سال در طالب العلمی گذرانیده یکبار اتفاقاً بخدمت حضرت حاجی صاحب ممدوح حاضر گشتند ارشاد فرمودند که ذکر میکنید یا نه عرض کردند که میکنم فرمودند که شما ذکر میکنید باید که بر ذکر مداومت نمائید که شما لائق طریقت هستید بعده پانزده سال دیگر در طالب العلمی بسر کرده بعد انتقال حضرت حاجی صاحب مغفور بخدمت حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه حاضر آمده از کمال اشتیاق و محبت قلبی بیعت کردند و این قدر تاثیرات و جذبات حاصل شد که زوجهٔ خویش را که غایت شکیل بود طلاق دادند و اکثر اوقات مجذوب میماندند پنج سال خدمت کارگل خانقاه شریف مشغول شدند و سه سال امامت حضرت قبله کردند پس حضرت قبله قلبی و روحی فداه اجازت طریقه شریفه عطا فرموده برائی حج راهی بطرف حرمین الشریفین زادهم الله شرفاً وتعظیماً شدند بعد از فراغ مناسک حج و زیارت مدینه منوره روضهٔ مطهرهٔ رسولِ اکرم صلی الله علیه وسلم حضرت قبله واپس در خانقاه شریف تشریف آرزانی فرمودند هفت سال دیگر ایشان خدمت امامت و کارگل وغیره خانقاه شریف کردند بار دویم از شرف اجازت مشرف فرموده اجازت نامه نوشتند و خدمت خانقاه شریف خراسان که در غنڈان[1] است سپرد ایشان کرده برائی اشاعت طریقه شریفه فالمقام خویش ساخته روانه بآں طرف فرموده بودند حسب الارشاد حضرت قبله خدمت خانقاه مذکوره سالها سال اختیار کرده و در آنجا استقامت نمودند و فیوضات و برکات و حالات باطن حضرات کرام علیهم الرضوان در قلوب مردمان اطراف و جوانب آں دیار القا میکردند بسیار مردمان آں نواحی مریدان میداشتند عالمی را منور میکردند عجیب صاحب تاثیر بودند دباره هامی فرمودند که بر من این چنیں جذبات غالب هستند که بغیر نام خدا و نام رسول خدا یعنی کلمه طیبه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دیگر هیچ چیز یاد نمی ماند پس در اندک زمانه چهار ماه هفت یوم بعد از وصال حضرت قبله بروز سه شنبه بعد نماز ظهر بتاریخ بست و نهم شهر ذی الحجه ۱۳۱۴ه یک هزار و سه

---

[1] غنڈه بزبان افغانی قله کوه را گویند جمعش غنڈان و آن خطه ایست در وادی با زراعت و آبادی مابین غزنی و قندهار که در آن قله های کوه بسیار اند و در آں خانقاه شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری واقع است ۱۲ منه

صد و چہاردہ ہجری بحظیرۂ قدس آرامید مزار شریف ایشان در خانقاه شریف خراسان است غفر اللہ تعالیٰ لہٗ۔

جناب مولوی محمود شیرازی[1] صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از اکابر اصحاب و اجلّہ خلفائے حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ اند حاجی قاری خوش لحن عالم فاضل جید علوم در ملک خویش و ملک استنبول تحصیل کردہ اند ہیچ علمی نیست کہ در آں ماہر نباشند در علم حدیث و تفسیر و فقہ گویا نظیری ندارند و در علم منطق و فلسفہ و ہیئت گویا از راضیین فن اند و در علم شعر و لغت عربی و علم ادب و انشا ہر چہ بلسان فارسی و چہ بلسان عربی یک نمونہ قدرت الٰہی ہستند کہ ثانیہ شان کے بود ما نند دیدہ ؛ نسبت عالی و حالات جلیلہ میدارند یک شب بوقت عشا در مسجد خانقاہ شریف حضرت قبلہ تشریف ارزانی میداشتند و گرداگرد جمعی کثیر نشستہ بودند ارشاد فرمودند کہ توجہ پیر و آمدن حالات بر استعداد طالب موقوف اند کسی استعداد کم میدارد و کسی زیادہ پیر کہ بعضی مرید خویش را توجہ در یک مقام می فرماید مریدی کہ ذی استعداد باشد حالات دیگر مقام کہ فوق آں مقام است نیز می یابد و کیفیت را می شناسد مثل مولوی محمود شیرازی صاحب روزی مولوی صاحب ممدوح بطرف ہندوستان روانہ شدند حضرت قبلہ بپاس خاطر ایشان تا بیرون دروازہ خانقاہ شریف ہمراہ رفتہ دعا خواستہ رخصت کردند وقتیکہ واپس آمدند در دالان نشستہ فرمودند کہ مولوی شیرازی صاحب بوقت روانگی گفتہ اند کہ در ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا اللہ تعالیٰ مرا آں حالاتی عطا فرمودہ است کہ متقدمین ہم بیان نکردہ اند و در مقامات عالیہ تحریر است پس فقیر او شان را گفت کہ شکر خدا بجا آرید و طالب مزید باشید۔ روزی مولوی صاحب موصوف بیان کردند کہ والد بزرگوار من میفرمودند کہ برائے تحصیل کنانیدن علوم تو زر کثیر بر استادان صرف کردہ ام کہ اگر ہمراہ تو وزن کردہ شود بیش خواہد شد بسیار خوش بیان و خوش کلام و ہفت زبان اند و در تحریر و تقریر ثانی ندارند و در اول ملاقات انسان را فریفتہ میکنند اگر دشمن باشد ہم دوست می گردد و اُستاد حضرات صاحبزادگان اند و کار امامت و تحریر و دیگر خدمتہای شائستہ کردند ہفت سال توجہات گرفتہ سلوک

---

[1] شیراز نام شہریست تابع ایران ۱۲ منہ

مقامات بآخر رسانیده از شرف اجازت مشرف گردیدند اگرچه حالات باطن جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بسیار اند ولکن این احقر بپاس ادب گاهی دریافت نکرده هرقدر حالات ایشان که مرا معلوم بود درج کتاب کردم جَزَاهُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ وَبَلَّغَهُمْ إِلَى مَرْتَبَةِ الْأَقْصٰى۔

قاضی عبدالرسول صاحب انگوے قوم کچی سلمہ اللہ تعالیٰ از خاصه اصحاب کارکرده وچیده خلفائے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه اند حافظ القرآن صالح سحرخیز ذاکر صاحب ذوق وشوق بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کرده هرسال بخدمت شریف آمده صحبت حاصل نموده توجهات گرفته باز بوطن خویش میرفتند تا مدت ده سال از شرف اجازت مشرف گشتند بعد از آں دیگر ده سال همیں طور بدستور سابق می آمدند ومیرفتند وخدمتها کرده سلوک مقامات بآخر رسانیدند ودر بنائے خانقاه شریف سوں خدمتهائی شاقه وکارهائی شدیده شب وروزمی کردند جَزَاهُمُ اللّٰہُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ

میرا صاحب قلندر ازپاشندگان تشپین سلمہ اللہ تعالیٰ از گزیده اصحاب وزبده خلفائے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداه اند جوانمرد دلاور سخی صاحب توکل وصاحب قناعت كَثِيْرُ الذَّوْقِ وَالشَّوْقِ دَائِمُ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ در علم تصوف بسیار صاحب استعداد خوش طبع تعلقات جهانداری رایکلخت گذاشته وخطرات ماسوا اللہ راپس پشت انداخته اند بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کرده قریبًا هیجده سال شده اند که درهرسال بخدمت اقدس آمده چند ماه قیام نموده از صحبت شریف بهره یافته توجهات گرفته باز میرفتند مثنوی مولانا روم صاحب وغزلیات دیوان حافظ وغیره اکثر بزبان یاد میدارند وبوقت غلبه شوق میخوانند واز شرف اجازت مشرف گردیده اند یکبار حضرت قبلہ ایشان را فرمودند که شما را اجازت است که در ملک هند وسنده وخراسان وهندوستان هرجا که استقامت یابند قیام نمایند واگر طالب خدا بشما رجوع کند توجه کنید عرض نمودند که قبلہ من لیاقت آن ندارم واین پابندی هم از من نمیشود الغرض که سخت آزاد اند باین چیزها التفات نمی نمایند چنانچه اسم قلندر است فی الحقیقت هم قلندر اند جَعَلَهُ اللّٰہُ تَعَالٰى مِنَ الْهَادِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ

سید امیر شاه صاحب همدانی بلاولی سلمہ اللہ تعالیٰ از خلص اصحاب واکمل خلفای حضرت

قبلہ ما قلبی و روحی فداہ اند حافظ القرآن ذاکر جوانمرد دلاور خوش طبع بیعت اول در حالت طفلی بر دست
مولوی احمد دین صاحب انگوی کردہ بعد انقضائے چندیں سال کہ مولوی صاحب موصوف وفات یافتند
بخدمت حضرت قبلہ آمدہ بیعت کردند قریبًا نہ سال و سہ ماہ خدمت کا رنگل و اکثر اوقات امامت
خانقاہ شریف کردہ التزام صحبت نمودہ توجہات گرفتہ از شرف اجازت مشرف گشتند چند
تبرکات تدریجًا ایشاں را حضرت قبلہ عطا فرمودہ اند رَزَقَهُ اللّٰهُ الاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ
مولوی حسین علی صاحب قوم میانہ ساکن وان بچھران سلمہ اللہ تعالیٰ از خاصۂ اصحاب
واعظم خلفائے حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ اند عالم فاضل جید صوفی کامل خوش استعداد ظاہری
و باطنی و اُستاد حضرات صاحبزادگان اند علم صرف و نحو و منطق تا حمد اللہ در ملک خویش خواندہ باقی
علم حدیث و اصول و فقہ و منطق و فلسفہ و چغمینی و اقلیدس وغیرہ در ہندوستان خواندند بعد تحصیل
علوم کہ از عمر ایشاں بست سال گذشتہ بود کہ شوق جستجوی و تلاش پیری شد استخارہا شروع
کردند در خواب درویشی دیدند و مکانی احوال درویشان پرسیدن شروع کردند و نشان مقامہائے
آن درویشان آخر یک طالب علم کہ از ایشاں علم حدیث شریف میخواند نشان خانقاہ سون و شکل
حضرت قبلہ بیان نمود از شنیدن این خبر فرحت اثر روانہ شدند و قتیکہ در خانقاہ شریف سون رسیدند
ہماں طور مقام و ہماں شکل حضرت قبلہ چنانچہ در خواب اذن شدہ بود دریافتند حضرت قبلہ پرسیدند
از کدام جائی عرض کردند از قصبہ وان بچھران فرمودند از حال مولوی حسین علی خبر داری بچہ طور بود ند عرض
کردند بخیریت باز فرمودند تو از خویشان او ہستی یا نہ عرض کردند کہ قبلہ من خود حسین علی ہستم باز بجائی دیگر معزز
نشاندند پس یک لحظہ عرض بیعت کردند فرمودند دریں طریق کشف و کرامتہا نیست دریں طریق نوعشق
است چندین عمر را بتکلیف تحصیل علم گذاردی باز چرامی سوزی عرض کردند کہ قبلہ محض برائی دین آمدہ
ام پس آخر الامر حضرت قبلہ ایشاں را بیعت دادہ داخل طریقہ عالیہ فرمودند و بسیار مورد الطاف گردیدند
و قتیکہ سبق ایشاں بمقام کمالات نبوۃ رسید پس حضرت قبلہ ایشاں را سراپا عطا فرمودہ از شرف اجازت

لہ دان بچھراں نام قصبہ ایست ضلع بنوں تحصیل میانوالی ۱۲ منہ

مشرف فرمودند اجازت نامہ نوشتہ دادند اجازت دلائل الخیرات و حزب البحر نیز عطا شد و ہمراہ صاحبزادگان کمال الفت فرمودند کہ بعد وفات حضرت قبلہ یک روز مولوی صاحب ممدوح میفرمودند کہ در حلقہ جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب نشستہ بودم و دیدم کہ متوجہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہستم دو شخص متوجہ بحضرت قبلہ اند ندائی خدائی آمد کہ این ہر دو را در خانقاہ تشریف بدہ کنید ازان بعد توجہ بحضرت قبلہ نمیکنم و متوجہ حضرت صاحبزادہ صاحب کہ بعینہ این حضرت ہمان حضرت ہستند متوجہ میباشم بسیار صاحب حالات اند کشف ہای صحیح میدارند و اکثر اوقات خوابہای خوب خوب می بینند اگرچہ حالات باطنی ایشان بسیار اند و لکن بسبب طول عبارت در تحریر اندراج اختصار کردہ شد بارک اللہ تعالیٰ فی عمرہم و عملہم و نفع بعلومہم و عرفانہم المسلمین۔

(احوال والد ماجد راقم الحروف)

حاجی حافظ سید میر احمد علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاجی الحرمین الشریفین حافظ القرآن عابد ذاکر سحر خیز دلاور خوش طبع از سادات صحیح النسب اہل دہلی ساکن بھوجلا پہاڑی قریب دروازہ شاہ ترکمان صاحب بودند و از ابتدا بزرگان این فقیر از خراسان بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی در شہر دہلی تشریف آوردہ بودند پس از آن وقت تا آخر زمانہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی بعہدہ سرچوکی خواصان منسوب بودند و اکثر بزرگان خاندان این فقیر در ہنگامہ غدر دہلی از دست اہل فرنگ شہید شدند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بعد گذشتن ہنگامہ جنگ والد شریف را ذوق و شوق آلہیہ و محبت اہل اللہ در دل پیدا شد و بر گرد فقرا بسیار گشتہ ہر جا کہ میرفتند تسکین دل نمیگشت بعد چند مدت کہ جناب حقائق و معارف آگاہ قدوۃ السالکین پیشوای عارفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب در خانقاہ شریف دہلی تشریف آوردند پس بخدمت اقدس حاضر شدہ در حلقہ محفل ایشان شریک شدند جمعیتی و تسلی دست داد و از شرف بیعت بہرہ یاب گشتند یک نسخہ کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و یک سلسلہ شریف پیران نقشبندیہ مجددیہ کہ از دست مبارک بمہر خویش مزین فرمودہ عطا شد و مورد الطاف حضرت ایشان گردیدند بعد عرصہ چند سال محبت زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً در دل افتاد پس روانہ گردیدند در مکہ معظمہ

رسیدند در آنجا چند روز قیام نمودہ بخوبی از ارکان حج فارغ گشتہ از کمال ذوق و شوق برائے زیارت سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم راہی بمدینہ منورہ شدند بعد حصول زیارت حبیب خدا پیش الوالاجناب رحمت
حاجی الحرمین الشریفین مہاجر مدینہ منورہ روضہ مطہرہ حقائق و معارف آگاہ جناب حضرت حاجی حافظ
مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ قدمبوس شدند چونکہ از وقت طفلی با حضرت ممدوح الصفات بودہ در خانقاہ شریف
دہلی حفظ کلام اللہ شریف یکجا کردہ بودند از کمال مہربانی ارشاد شد کہ جای فقیر خانۂ ایشان است و بسیار
تلطفات و عنایات بر حال ایشان مبذول فرمودند پس قریباً یکسال در آن بلدۂ متبرکہ استقامت نمودند
و ہر روز زیارت روضۂ منورہ مطہرہ میکردند و بسبب کثرت شوق اوقات عزیزہ خویش را خوش میداشتند
روزی جناب حضرت ممدوح ارشاد فرمودند کہ میر صاحب اہل و عیال ایشان در دہلی اند پس رفتن شما
بآں طرف و خبرگیری اوشان ضروریست عرض کردند کہ قبلہ راست میفرمایند ولکن دل نمیخواہد کہ ازین جا
روم و طوق عیالداری کہ در گردن ما افتادہ است بیشک رستن ازین نمیتوانم ع

در دلم بود کہ ہرگز نشوم از تو جدا — چکنم چارہ ندارم کہ خدا کرد جدا

پس از آن جا روانہ شدہ بدہلی رسیدند - دہ ماہ در آنجا قیام نمودہ آخر دل برداشتہ شدند و یک عریضہ
باز بخدمت اقدس جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت حاجی حافظ مولوی محمد مظہر صاحب قبلہ باین
مضمون تحریر نمودند کہ قبلہ از آن روز کہ از مدینہ شریفہ در اینجا آمدہ ام تشویش بر ما مستولی گردیدہ و پریشانی
غلبہ کردہ اطمینان قلبی میسر نمی گشت و این قدر وسعت ندارم کہ باز معہ عیال و اطفال جان خود را
بمدینہ منورہ میرسانم پس حالا از تہ دل ہمین ندا می برآید کہ مع جمیع اہل خانہ خود بہ طرف خانقاہ شریف
موسی زئی رسیدہ بقیہ عمر را در آنجا می گذارم و جاروب کشی مزار پُر انوار حضرت پیر و مرشد خود جناب
حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف اختیار کنم و تکمیل
سلوک مقامات بخدمت جناب حضرت خلیفہ عثمان صاحب کنم ارادہ مصمم داشتہ ام و طالب دعا ہستم
اگر در حق این فقیر دو لفظ سفارش بحضرت عثمان صاحب تحریر فرمایند بعید از الطاف قدیمانہ نخواہد بود
پس در جواب این عریضہ حضرت ممدوح سرفراز نامہ ارقام فرمودہ ارسال نمودند کہ بعینہ نقل آن تبرکاً در

این جا ایراد مینمایم۔

مکتوب شریف آمدہ از مدینہ منورہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بعد الحمد والصلوۃ از فقیر محمد مظہر احمدی کان اللہ لہ برادر عزیز حاجی حافظ میر احمد علی صاحب سلام خیر انجام۔ دعا استقامت شریعت و طریقت مطالعہ نمایند مکتوب محبت اسلوب رسیدہ خوش وقت ساخت دعا ہا کردہ شد و میشود انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ خیر خواہد شد حق تعالیٰ منتسبان این طریقہ علیہ را ضائع نخواہد کرد خاطر جمع دارند و نظر براو کنند نوشتن بخلیفہ عثمان صاحب مناسب نیست ایشان خود صاحب علم و کرم و لطف اند و موافق استعداد ہر کس تربیت میفرمایند شخصی ثالث در میان پیر و مرید خوب نیست شما را لازم کہ بحسب مرضی شان کار کنند و برای فقیر و فقیر زادہ احمد دعا کردہ باشند والسلام۔

پس ازین مع اہل و عیال کہ این احقر نیز ہمراہ بود در خانقاہ شریف موسیٰ زئی رسیدہ تجدید بیعت دست مبارک حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کردہ سالہا سال ——— التزام صحبت بابرکت نمودہ توجہات گرفتہ و خدمتہای شایستہ کردہ سلوک مقامات قریب بآخر رسانیدہ از شرف اجازت مشرف گردیدند بعد ازان در اندک زمانہ سیزدہ سال یازدہ ماہ بست یک یوم قبل از وصال حضرت قبلہ روز یکشنبہ بوقت صبح بتاریخ دوم ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۳۰۰ھ یک ہزار و سہ صد ہجری بجوار رحمت حق جل شانہ پیوستند مزار شریف ایشان قریب بخانقاہ شریف موسیٰ زئی بفاصلہ یکصد و سی قدم جانب شمال است برد اللہ مضجعہ و نور اللہ مرقدہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احوال راقم الحروف اکبر علی عفی عنہ این نالائق اگرچہ این لائق نیست کہ احوال خود در اینجا نویسد لکن بعضی عنایات حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ کہ بحال این احقر مبذول شدہ اند چیزی ازان تبرکاً مینگارم در اول وہلہ از دہلی ہمراہ حضرت والدی ماجدی خویش بخدمت اقدس جناب قبلہ قلبی و روحی فداہ آمدہ بتوسط حضرت والد شریف عرض بیعت کردم منظور فرمودند بعد نماز عشاء در خلوت طلب فرمودہ از بیعت مشرف ساختند و بسیار مہربانی ہا می فرمودند و بعض بعض اوقات از کمال شفقت و عنایت میفرمودند کہ چیزی از کلام اللہ شریف باواز بلند بخوان پس حسب الارشاد سورۃ ہای قرآن شریف میخواندم و آن

زمان که ذکر در لطائف میکردم بارها در حالت رویا میدیدم که حضرت قبله بما متوجه هستند و توجه می فرمایند
و حالت جذب بر من غلبه کرده است وقتیکه بیدار میشدم لطائف خود را میدیدم که بذکر جاری هستند
و همین حالت جذب در بیداری تا وقتی زائل نمیگشت پس تدریجاً بطریق ظفر حضرت قبله این احقر را
بمقام قوس رسانیدند. در آن ایام عریضه متضمن حالات خود نوشته بخدمت اقدس گذرانیدم حضرت
قبله در جواب این عریضه سطری چند ارقام فرمودند آنرا تبرکاً ایراد مینمایم و آن اینست.

عبارت دستخط خاص حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بعینه. جناب من اگر کار سلوک بمطلق
زبان میشد از طرف فقیر از دائره قوس تا لاتعین اجازت است امروز برو بهر طرف که مرضی مبارک
میباشد مگر حکیم که کار سلوک کار یک دو روزه نیست مدت مدید میخواهد از پار سال فقیر از قلب تا قوس توجه
کرده ام این قدر سلوک دریں وقت هیچ جائی نشنیده ام حالا بی غایغه و بے اندیشه بروند اگر حیات باقی
تمام سلوک کرده خواهد شد و اگر حیات فقیر نبود پس مطلق باجازت زبانی صبر فرمانید. والباقی عند التلاقی ۱۲

روزی این خادم عریضه متضمن حالات و مکشوفات خویش بحضور گذرانید که قربانت شوم دراین روزها
این احقر را به برکت حضرت قبله صفائی باطن و انکشاف صحیح بحدی رسیده که هر امورات و معاملات و حالات
و کیفیات دور و نزدیک که در باطن خویش ملاحظه می کنم در ظاهر او را موافق و مطابق می بینم و راست می یابم
این محض از تصرفات و توجهات حضرت قبله است ورنه این کمترین نالائق محض است ؎

رستن ازین پرده که بر جان تست — بے مدد پیر نه امکان تست

حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه در جواب بر پشت عریضه چند کلمات ارقام فرمودند آن را تبرکاً مینگارم
و آن اینست.

عبارت دستخط خاص حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بعینه الحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً
لکن سعی باید نمود و مدد کرد و مراقبه و شب خیزی بسیار شاغل باشند و باین و آن نظر نفرمایند ۱۲ بعد انقطاع سیر مراقبه
اسم الظاهر و سیر و سلوک در مراقبه اسم الباطن سبق مراقبه کمالات نبوت ارشاد فرمودند و ایضاً فرمودند که دراین
مقام سالک را جهالت و نکارت در باطن زیاده میشود ازین باعث شما را دراین مراقبه تاخیر کرده بودم تا که

رابطہ مقام زبہرین پختہ شود کہ حالات مقام کمالات نبوت در کارخانہ ایشاں خلل انداز نشدند پس ازاں
فرمودند کہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ شما بایں از آن فخر میدارید بلکہ تمام عالم فخر میدارند
غور کنید کہ چہ طور اوقات بسر کردہ اند باز این حدیث شریف خواندند (حدیث) ماشبع آل محمد
صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض ۱۲ پس ازاں روز بوقت صبح روز دیگر
بغیر یاد کردن نیت مراقبہ کمالات نبوت در حلقہ حضرت قبلہ شامل شدم پس در دل خطرہ آمد کہ نیت
مراقبہ یاد ندارم درین خیال متفکر بودم کہ از ہر چہار اطراف حلقہ شریف آوازی از غیب شنیدم کہ کسی از
غیب مے گوید کہ ایفلان بگو فیض می آید از ذات بحت پس ہمیں نیت متوجہ شدم بعد فراغ از حلقہ
این احوال نوشتہ پیش حضور اقدس نہادم بر پشت عریضہ از دستخط مبارک خویش نیت مراقبہ
کمالات نبوت ارقام فرمودند پس سبق این احقر در این مقام بود کہ روزی در گوشہ تنہائی نشستہ ذکر میکردم در
آں حال غنودگی برمن غالب آمد دیدم کہ برای زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطرف مدینہ
بے زاد و راحلہ پا پیادہ روانہ ہستم بعد قطع مسافت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظر آمد بمجرد
زیارت کردن روضہ مطہرہ ذوق و شوق از حد غلبہ کرد حتی کہ پا از رفتن بماند و ہوش از سر رفت جان و
جہاں را فراموش کردم بعد یک لحظہ کہ بافاقت آمدم جان خود را دیدم کہ ہماں شوق و محبت باقیست
پس متوجہ آنحضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم شدہ بکمال ادب و خلوص قلب چند تسبیح درود شریف
خواندم پس از عبور کردن سیر و سلوک مقام کمالات رسالت سبق مراقبہ کمالات اولوا العزم ارشاد شد
و فرمودند کہ ذکر اسم ذات و نفی اثبات بسیار کنید عرض کردم کہ قبلہ پیش ازیں ذکر تہلیل لسانی پنج ہزار
در دو روزانہ فرمودہ بودند و این خادم بر این مواظبت میکند فرمودند کہ تہلیل لسانی برائے دفع خطرات
خوب است و برائے ازدیاد تیزی نسبت ذکر اسم ذات و نفی اثبات مفید است چونکہ حالا سبق شما
بمقام بالا رسید پس درین جا تیزی نسبت بکار است ذکر اسم ذات روزانہ دہ ہزار بر قلب و دو ہزار بر نفس
و یک یک ہزار بر دیگر لطائف کل نوزدہ ہزار ورد سازند بعدہ در عرصہ قلیل مہربانی فرمودہ سبق مراقبہ
حقیقت کعبہ ارشاد فرمودند و فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ در این مقام تاثیر بسیار ظہور میکند و ایضاً فرمودند

کہ اتمام کردن سلوک وعبور کردن مقامات سہل است در یک ماہ هم طی کردہ میشوند ولکن اصل مراد جمیع سلوک مقامات نقشبندیہ مجددیہ از قلب تا دائرہ لاتعین نفرت از ماسوا اللہ وسردی از تعلقات است وبجز ذوق وشوق حق تعالیٰ در دل ہیچ نماند تا وقتیکہ طالب این حالت را در باطن خویش مشاہدہ نکرد ہنوز روز اول است روزی بعد نماز ظہر معرفت میاں غلام مصطفےٰ صاحب قدم بائی این احقر را طلبیدہ از شرف اجازت مشرف فرمودند واز کمال مہربانی وعنایات چند تبرکات متنعمہ خویش تا دیکجا حسب ذیل۔ دستار مبارک۔ کلاہ سعادت۔ جبہ شریف۔ عصائے مبارک عطا فرمودند۔ وہموارہ برائی این احقر نان از خانہ میفرستند چندین بار عرض نمودم کہ قبلہ من ادنی ترین از خادمان ہستم پس ہمراہ درویشان خانقاہ شریف نان در لنگر میخورم فرمودند کہ فقیر برائے شما ہیچ تکلیف نمیکند مثل فرزندان خویش میشمارد وہر چیز کہ در خانہ میسر میباشد برائی شما نیز فرستادہ میشود ودیگر مہربانی وعنایات وشفقتہای ظاہری باطنی کہ حضرت قبلہ برحال این احقر میذول میفرمودند لاتعد و لاتحصیٰ اند اگر مرا از حق تعالیٰ عمر نوح عطا شود وہر روز شکریہ احسانات حضرت قبلہ ادا کنم ہرگز ادا نخواہم کرد ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئی ،	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
اگر ہر موئی من گردد زبانی ،	ز تو رانم بہر یک داستانی
نیارم گوہر شکر تو سفتن ،	سری موی ز احسان تو گفتن

عرصہ قریباً بست سال پنج ماہ بست وپنج یوم بخدمت حضرت قبلہ گذرانیدم ودرایں مدت دراز گاہی این احقر را اتفاق سفر دور ودراز نیفتاد ازیں باعث کسی مکتوب شریف وکدامی عبارت از حضرت قبلہ بنام این احقر بطریق رسل ورسائل صدور نیافتہ پس خدمت حضرت قبلہ ودولت حضور ایشان کہ نعمت عظما وسعادت کبرا بود نصیب گردد الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً متوافراً والشکر للہ شکراً متکاثراً اللہ تبارک وتعالیٰ این احقر را وجمیع برادران طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ را اتباع حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم وپیروی پیران کبار علیہم الرضوان ظاہراً وباطناً عطا فرمایا بحرمۃ النون والصاد بالنبی وآلہ الامجاد

علیه وعلی آله من الصلوات افضلها ومن التحیات اکملها و با اینهمه که نوشتم احوال این روسیاه تباه در تباه است تمام عمر در بطالت رفت ومیرود مَثَلِ مَن مَثَلِ نجاستی است زر اندوده و حُکمِ من حکم زهریست شکر آلوده نفس آمارهٔ من مجبول است بر حُبِّ جاه و ریاست میخواهد که همه مردم بوی محتاج و منقاد باشند و او کسی را محکوم نبود اگر این دعوی خدائی نیست پس چیست بوی از ایمان بمشام من نرسیده ولم از گرفتاری غیر خلاص نشده عمل من همه نافرمانیِ حق سبحانه است وهمت من مقصور بر ظاهر آرائی نظر گاهِ خلق را آراسته ام. قالِ مَن منافی حالِ من است وحالِ من مبنی بر خیال مرضِ دردونی من ذاتیست که اصلا منفک نمی شود وعلتِ باطنی مَن اصلی است که علاج نمی پذیرد ؎

دائما در بندِ عصیان بوده ام	همقرینِ نفس وشیطان بوده ام
بے گنہ نگذشت بر من ساعتی	با حضورِ دل نکردم طاعتی

قسم است بخداوندِ عالم که حضور در طاعت کجا نفس طاعت هم بوجود نیامده در تمام عمر یک بار الله نگفته ام که قابلِ قبولِ درگاه او باشد بحسب صورت از اهل ایمانم اما در حقیقت از هر کافر بتر گذشته ام و بدله شکرِ احسانهای خداوند کریم که ثمرهٔ آن شنیدی بارتداد و کفر میکنم و توبه می کنم و می شکنم و تجدید ایمان مینمایم اما از باطن نفاق نمیرود اگر رحمت او سبحانه دستگیری نفرماید بواسطه مشائخ کرام پس از من محروم تر و محجوب تر کسی نباشد. وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَتَرۡحَمۡنِیۡٓ اَکُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ خُسۡرَانَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ذٰلِکَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ. بالجمله عیوب مجسّمه و ذُنوب مجتمعه ام شرارت و ضلالت نقدِ وقت است وادبار رجبالت برکفِ دست کارِ من از معالجه گذشته است بیقین یقین می دانم که اصلا شایان دولت حضور نیستم و باعتقاد جازم حاکم ام که ازین ترّهات وطاعات که وارد چیزی نمی شود مقصود چیزی دیگر است وَهُوَ وَرَآءُ الۡوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الۡوَرَآءِ ÷ هیهات هیهات ؎

چشم دارم کز گنه پاکم کنی	پیش ازان کاندر لحد خاکم کنی
اندر آندم کز بدن جانم بری	از جهان با نورِ ایمانم بری

؎ مسکین حسن میگوید ای وقت عشاق تو خوش	گر من از ایشان نیستم در کار ایشان کن مرا

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْخِتَامِ وَعَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَاَکْمَلُ التَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَامِ عَلٰی مَشَائِخِنَا الْکِرَامِ

سید محمد شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی سلمہ اللہ تعالیٰ برادرزادہ جناب حضرت سید لعل شاہ صاحب مرحوم سکنہ وندہ شاہ بلاول اند واز خلص نیازمندان ومحبان حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ حافظ القرآن جوان عمر مسکین الطبع بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ کردند بعد وفات جناب حضرت لعل شاہ صاحب مغفور بمع خویشان ورفیقان خویش تبعجیل تمام بخدمت حضرت قبلہ رسیدند پس حضرت قبلہ بعد دعا گوئی تعزیت بردند ودیگر دستار خلافت برسر ایشان بستند واجازت نامہ بقلم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نویسانیدہ عطا فرمودند وارشاد شد کہ حالا شما بخانہ خویش بروید کہ مردمان از اطراف وجوانب برای تعزیت گوئی خواہند آمد باید کہ بعد فراغ از تعزیت خوانی وکار خیرات وغیرہ نزد فقیر بیایند کہ شما را واقفیت از راہ سلوک از ضروریات است پس ایشان حسب الارشاد حضرت قبلہ در عرصۂ قلیل باز بخدمت اقدس رسیدند وکتاب اربع انہار وکتاب درر المعارف سبقاً از حضرت قبلہ خواندند سہ ماہ قیام نمودہ توجہات گرفتہ از صحبت شریف فیض یاب گردیدند حضرت قبلہ بر حال ایشان از حد مہربانی وشفقت میفرمودند ونزدیک ایام روانگی ایشان کہ این احقر دران وقت حاضر بود ارشاد فرمودند کہ حالا بکار باطن خویش تا بولایت علیا کہ نصف سلوک است مداومت نمایند آیندہ اگر حیات فقیر باقی دیدہ خواہد شد باقی احوال ایشان حضرت قبلہ در مکتوب بست وچہارم کہ بنام جناب مولوی حسین علی صاحب درج کتاب است نوشتہ است او تعالیٰ شانہ ایشان را توفیق برداخت این کار بزرگ عطا فرماید۔

آسامی بعضی خلفای جناب قطب الارشاد فرد الافراد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری ادام اللہ تعالیٰ علینا برکاتہ وفیوضاتہ کہ پس از وصال حضرت ایشان بخدمت حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ استفادۂ فیض سالہا سال گرفتہ اند درین جا مے نگارم

حاجی گل صاحب افغانی بوہڑی مرحوم	مولوی شیر محمد صاحب مرحوم

مولوی غلام حسن صاحب مرحوم
میاں فضل علی صاحب مرحوم
حافظ محمد یار صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا قطار آخوندزادہ صاحب فقیرانی سلمہ اللہ تعالیٰ
حاجی محکم الدین صاحب مرحوم
عطا محمد آخوندزادہ کتوازمرحوم
ملا پیر محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا عطا محمد صاحب آخوندزادہ مرحوم
ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا نسیم گل آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
ملا عبدالحق آخوندزادہ صاحب ہرپیال مرحوم
میاں ملا محمد رسول صاحب پوندہ مرحوم
ملا عبدالجبار آخوندزادہ صاحب مرحوم
مولوی عبدالغفار صاحب باڑہ سلمہ اللہ تعالیٰ
خدایار آخوندزادہ باڑ ساکنہ چودہواں مرحوم
غالب علی خاں صاحب ہندوستانی مرحوم
مولوی فتح محمد صاحب استرانہ مرحوم
علی محمد صاحب بابڑ مرحوم
امیر خاں صاحب باد ساکنہ خانگڑہ سلمہ اللہ تعالیٰ
فقیر عبداللہ صاحب مرحوم ڈیرہ والہ

خاتمہ - در بیان بعضی حالات و کیفیات امراض و انتقال و تجہیز و تکفین و تدفین حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ مع احوال تاریخی و نقشہ کل عمر شریف و احوال اجازت نامہ تحصیل علوم و دستار بندی فضیلت و بعد وصال حضرت ایشاں بر مسند ارشاد نشستن و اجرای طریقہ فرمودن جناب حقائق و معارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مد ظلہ و عمرہ و رشدہ مع احوال تاریخی و نقشہ عمر شریف از وقت ولادت باسعادت تا وقت جلوس بر مسند ارشاد و ہفت مسائل و نیات مراقبات مقامات مجددیہ و ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ؛

وطن مالوفہ شریف حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ از آبا و اجداد شہر لونی[1] است و تقریباً بعد تمیز رسیدند والد ماجد حضرت قبلہ کہ نہایت مرد صالح بزرگوار و فقیہ و منزل فہمی بشوق ہموارہ در رغبت ختم حضرت قبلہ را برائے تحصیل علوم دینیہ از خانہ مسافر کرد تا پس از تحصیل علوم دینیہ ضروریہ فارغ گشتند محبت فقرا اہل اللہ در

---

[1] لونی نام قصبہ ایست از ملک دامن کوہ تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل‌خان از ملک پنجاب ۱۲ منہ احوال بیعت و تحصیل علوم و حصول نسبت از خدمت حضرت قبلہ ماقلبی و روحی فداہ در ملفوظات مقدمیم مندرج است ۱۲ منہ

دل افشا بعد جستجوی و تفتیش اہل کمال باطن بخدمت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد
صاحب قندهاری حاضر شده از شرف بیعت مشرف گردیدند و خدمت های شاقه و کارهای شدیده
در سفر و حضر کما حقه چنانکه باید و شاید بدل و جان می کردند چنانچه بارها بلکه اکثر برائے کار خدمت بوقت
صبح از خانقاه شریف موسی زئی بشهر ڈیره اسمٰعیل خان که فاصله و مسافت بست کروه است رفته و کار معلومه
را حسب مرضی مبارک پیر و مرشد خود باحسن وجوه سرانجام فرموده تا بوقت شام حاضر می آمدند و بسبب غلبه
جذب باطنی بکمال ذوق و شوق تکلیف راه را هیچ معلوم نمیکردند اینچنین خدمتها کسی از خلفاء جناب حضرت
حاجی دوست محمد صاحب قبله نکرده بودند و بارها در سفر خراسان و هندوستان وغیره در خدمت حاضر حضور
بودند اگرچه خلفاء خدا شناسای جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب بسیار بودند ولیکن محبت قلبی
و رسوخ باطنی حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه از حد زیاده بود که علم حدیث و علم اخلاق و علم سیر و علم تصوف از
حضرت پیر و مرشد خویش سند کردند و سیر سلوک در جمیع مقامات بتفصیل و تحقیق قطع نموده فیضها و انوارها
تمام و کمال حاصل کرده در جمیع طرق مشهوره نقشبندیه مجددیه احمدیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه و مداریه
و قلندریه و شطاریه وغیرهم اجازت مطلقه یافته از شرف خلافت مشرف گشتند و آخر وقت نیز در بیماری حضرت
پیر و مرشد خویش حاضر بوده شب و روز در خدمت بابرکت برای علاج معالجه پیش حکیمان وغیره میدویدند
و کمر خدمت چست بستند وقتیکه مرض شدید گشته و معامله بآخر رسیده جناب حضرت پیر و مرشد حضرت قبله ما
قلبی و روحی فداه را برمسند ارشاد قائم مقام خویش کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب برحق خویش نموده کلهم اختیارات
خانقاه شریف موسی زئی و خانقاه شریف دهلی و خانقاه شریف خراسان وغیره از هر وجه سپرد ایشان کردند
بعد ازان شب دوشنبه بست و دویم شهر شوال المکرم سنه ۱۲۸۴ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری
المقدس قبله عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری قدسنا
الله باسرارهم الاقدس ازین عالم فانی بدار جاودانی بمقام اعلی علیین که جای صدیقان لا خوف علیهم و لا هم
یحزنون است شتافتند و بعد وصال حضرت پیر و مرشد خویش از تاریخ مندرجه بالا بر مسند ارشاد
قریبا سه سال جلوس فرموده از کمال اشتیاق و غایت محبت قلبی برائے زیارت حرمین الشریفین زادهما الله

شرفاً و تعظیماً با چند خادمان روانہ شدند بعد رسیدن در مکہ معظمہ و فارغ شدن از حج بیت اللہ شریف راہی بطرف مدینہ منورہ گردیدند وقتیکہ در آنجا مبارک داخل و وارد شدند غلبہ شوق و رابطہ محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بایں حد غالب گشت کہ از ہر در و دیوار صورت محبوب مشاہدہ کردند و خوردن و آشامیدن باختیار خود گذاشتند کہ حاجت بول و براز نشود زیرا آنکہ برای قضاء حاجت ہر جا کہ نشستہ شود مبادا آں جا پای مبارک حبیب خدا سید الوری صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ باشند چرا کہ ہمہ زمین مدینہ شریفہ جا حضرت پیغمبر خدا است بپاس ادب یازدہ روز بدینمنوال در آنجا متبرکہ قیام نمودند۔ بعد ازاں در خانقاہ شریف موسی زی تشریف آوردند و برمسند ارشاد نشستہ ہزاران مردمان را در خراسان و داماں و دیگر بلاد ہا وغیرہ بیعت دادہ داخل طریقہ فرمودند و قدم مستقیم براہ شریعت مصطفویہ سید الوری صلی اللہ علیہ وسلم نہادند کہ در جمیع معاملات و امورات و قول و فعل و نشستن و برخواستن و رفتن و خوردن و آشامیدن و پوشیدن وغیرہ از اتباع طریقہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدر تار مو فرق نگذاشتند و برای صلوۃ خمسہ ہمواره تاکید می فرمودند کہ در اول وقت بخوانید و درویشان معتکفین خانقاہ شریف را برای برخواستن صلوۃ تہجد و مراقبہ و کثرت ذکر نصیحت میفرمودند کہ یک دم از یاد خدا غافل مشوید ایں بیت یارہا میفرمودند ؎

ذکر کن ذکر تا ترا جانست　　پاکیٔ دل ز ذکر رحمن است

باوجودیکہ ہزاران مریدان میداشتند از کمال کسر نفسی می فرمودند کہ دعوی شیخی و پیری نمیکنم بلکہ خدمتگار درویشان و زائرین و واردین خانقاہ شریف و جاروب کش مزار پر انوار حضرت پیر و مرشد خویش حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف ہستم و خرچ اخراجات لنگر خانقاہ شریف و دیگر مصارف بر توکل خدا جاری بودند و ظاہر ایک فلوس از کسی جا معین مقرر نبود حالانکہ بعض بعض اوقات صد صد و دو دو صد کس مردماں مہمانان می آمدند و علاوہ ازین مہمانان زائرین و واردین خصوصاً چہل آدم موجودہ درویشان خانقاہ شریف معہ حرم محترم و زنان خدمتگاران وغیرہ خانہ حضرت قبلہ بودند و بعضی حاسدان ظاہر بینان کہ این قدر خرچ کثیر بچشم خود میدیدند پس قیاس میکردند کہ این فقیر نسخہ میدارند یا عامل ہستند یا کیمیا میدانند حالانکہ

حضرت قبلهٔ ما بسیار صاحب علم و خلق و سخاوت و توکل بودند و گاه گاهی که استفتا می آمد میفرمودند که پیش قاضیان و مفتیان به برید که در این کار در بارهٔ اجرا حکم فتوی جان خود را شریک نمیسازم که من درویشم و درویشی میکنم و فتوی دادن کار مفتیانست پس هر کسی را کار دیگر است با وجود یکه کتب خانه کلان میداشتند که این چنین کتب خانه در پنجاب و هندوستان کسی جا فتیده نشده

راقم گوید عفی عنه که خلق عظیم حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه بدرجهٔ کمال بود که هر کس در دل خود همی تصور کرده بود که این چنین لطف و کرم و احسان و شفقت مربیانه که بر حال ما میفرمایند شاید بر کسی دیگر نباشد و هر سائل که آمده سوال میکرد حسب حیثیت اوشان موافق سوال او بخشش میکردند و گاهی احیاناً سوال سائل رد نکردند یک سال حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه در خانقاه شریف غنڈاں که واقع در خراسان است بموسم تابستان قیام میداشتند و جمیع مردمان کوڑی افغانان قوم توخی لتک خیل خارزی خورد و کلان مرد و زن بخدمت اقدس حاضر آمده بالحاح تمام عرض نمودند که قبله یک آب کاریز و زمین متعلقه آن که ملکیت ما مردمان ست که در حالت موجوده قیمت او از دو هزار روپیه کم نیست و آمدنی او تقریباً دو هزار روپیه سالانه خواهد شد برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله می بخشیم قبول و منظور فرمایند حضرت قبله انکار کردند و هر چند که آن مردمان برای قبول کردن ملکیت آب کاریز و زمین متعلقه آن اصرار کردند حضرت قبله انکار نمودند تا آخر الامر هرگز قبول نکردند

دوست ما را زر دهد منت نهد رازق ما رزق بی منت دهد

فرمودند که جمیع کار فقیر بر توکل خدا تعالی جاری اند روزی حاجی غلام نبی صاحب قوم بادموسی زی سکنه چودهوال که یکی از خادمان حضرت قبله اند یک عرضی پیش حضرت قبله فرستاده مضمون خلاصه عرضی این بود که دو ویل زمین آب سیاه و ۱/۱۶ حصه خراس و یک باغ میوه دار و یک مکان سکونتی این جمیع جائدات که قریباً یازده هزار روپیه قیمت میدارد و خاص در ملکیت این بنده است برضا و رغبت خود برای خرچ اخراجات لنگر خانقاه شریف حضرت قبله را می بخشم پس منظور فرموده داخل لنگر خویش فرمایند این خادم را نیز در زمرهٔ درویشان شمار فرموده اجازت انتقامت خانقاه شریف فرمایند که تعلقات

جهان مادی را گذاشته بقیه عمر چند روزه بخدمت آن پیر دستگیر در یاد حق تعالی عزاسمه میگذرانم۔ حضرت قبله جواب بر پشت عرضی باین مضمون نوشتند۔

خلاصه جواب حضرت قبله - جناب من هر چه نوشته اند همه حق است بلا شک و ریب محض خلوص نیت و حسن اعتقاد ایشانست حق تعالی آن عزیز را باین نیت نیک جزاء خیر عطا فرماید بحرمة النون والصاد - عزیزا خرچ لنگر وغیره این فقیر بر توکل خدا ناله موقوف است و عادت مستمره حضرات ما از قدیم همین طور جاریست که هیچ تردد و تصدیع نمی فرمودند و کار خرچ لنگر وغیره بتقوی فرموده اند ؎

تو چنین خواهی خدا خواهد چنین ‌‌ ‌‌ ‌‌ میدهد حق آرزوی متقین

فقیر را ازین امر معذور دارند و خانقاه شریف خانهٔ ایشانست هر وقت که مرضی مبارک باشد بیایند و همراه درویش خانقاه شریف اوقات متعارهٔ خویش را بسر نمایند انشاء الله تعالی از توجه و دعا گوئی دریغ نخواهد شد تسلی فرمایند ۱۲۔ بعد ازان زبانی چند بار شخصی مذکور درباره قبولیت املاک عرض کردند حضرت قبله قبول نفرمودند - و در آن دیار اطراف و جوانب دور و نزدیک عند حضرت قبله قلبی و روحی فداه مشهور و معروف است و بعض بعض مردمان سیاح که اتفاقًا در خانقاه شریف آمده بحضرت قبله ملاقات میکردند در اول ملاقات از زبان خود تصدیق میکردند که بیشک این چنین فقیر دلنواز صاحب نسبت کسی جا ندیده ام ؎

پس بهر دوری ولی قائم است ‌‌ ‌‌ ‌‌ تا قیامت آزمائش دائم است

و همیشه وجود مسعود با مراض گوناگون خلاصه با مراض رعشه و فالج و ضیق النفس و درد سر دائم المرض می بودند خصوصًا در موسم زمستان بکثرت و شدت مرض مینمودند و همیشه خوش می بودند و میگفتند که این ملازمان خدا هستند که بر فقیر مسلط کرده اند ؎

وصل پیدا گشت از عین بلا ‌‌ ‌‌ ‌‌ زان حلاوت شد عبارت ما قلا

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش ‌‌ ‌‌ ‌‌ بهر خوشنودی شاه فرد خویش

عاشقم بر لطف و قهرش من بجد ‌‌ ‌‌ ‌‌ ای عجب من عاشقی این هر دو ضد

———— در پنج سال قبل از وصال رشته تعلقات از احباب و درویشان و اهل خانه

وغیره گسیختند و بارها می فرمودند دل میخواهد که گوشه نشینی اختیار کنم که وقت من بآخر رسیده چنانچه مولانا روم صاحب میفرمودند ؎

روی در دیوار کن تنها نشین   از وجود خویش هم خلوة گزین

ولکن چه کنم مردمان که برای استفادهٔ فیض باطن تکالیف راه کشیده از بلادهای بعیده می آیند روگردانی از اوشان مناسب نمیدانم وبعض بعض اوقات میفرمودند مثال من اینست که گویا بر کنارهٔ قبر نشسته و پا در لحد انداخته ام وبعض دوستان را این بیت بنوشتند ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان،   گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

یک سال پیش از وفات که مردمان دوستان از قریب وبعید برای زیارت وقدمبوسی می آمدند باوشان این نصائح میفرمودند این ملاقات را آخری پندارند چراکه بر حیات مستعارهٔ اعتبار نیست باید که اوقات عزیزه را باذکار وافکار وغیره طاعات وعبادات معمور دارند که موجب برکات ظاهر وباطن است ومطلب اصلی از ایجاد عالم همین است غیر ازین همه هیچ وقت کار است فردا بجز حسرت وندامت هیچ بدست نخواهند آورد وبعضی دوستان را این عبارت می نوشتند که عزیزا دنیا جای اعتماد نیست روزی چند درین جا است باز رفتن بوطن اصلی است پس فقیر را همواره بهر حال دعا گوی ومتوجه ذات سامی خویش میدانسته باشند وفقیر را نیز بحسن خاتمه یاد دعا میفرموده باشند که وقت وقت یاد گیری است جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس اکری افاغنه قریباً چهار ماه قبل از وفات حضرت قبله نفسی وروحی فداه برای ملاقات زیارت وقدمبوسی حسب معمول خویش قدیمانه بخدمت حضرت قبله آمده بودند سبق اوشان بمراقبه احدیت بود حضرت قبله اوشان را تجدید سبق مراقبات مشارب عطا فرمودند بعد چند روز وقت روانگی اوشان ارشاد فرمودند که بر حیات فقیر هیچ اعتبار نیست باز ملاقات میسر شود یا نه بعد انقضای یکماه در خانه خویش نیت مراقبه معیت بکنید که فقط سلوک نقشبندیه همین قدر است ودر وقت فرصت از کارهای خانگی وغیره باز کرده مراقبه اشتغال دارند ودر همون سال آخری از کثرت امراض جسد مبارک بسیار ضعیف و نحیف شده بود که طاقت برداشت گرمی وسردی بالکل نمانده

بوده غذا از همواره در حالت صحت هم بسیار قلیل تناول میفرمودند و اکثر از زبان در افشان میفرمودند که از مسجد شریف تا به تسبیح خانه برای فقیر حکم سفر دارد و هر روز بوقت صبح که برای نماز تشریف می آوردند از محلسرای مبارک تا مسجد شریف که فاصله سی قدم است از عدم قوة رفتار سه جا می نشستند ولکن صلوٰة فجر با طول قرارت مسنونه به ترتیل تمام استاده میخواندند و ختم و حلقه شریف حسب معموله خویش میفرمودند این محض قوة خداداد بود ؎ [illegible]

۱ قوة جبریل از مطبخ نبود بود از درگاه خلاق ودود

شروع مرض حضرت قبله قلبی وروحی فداه بست ونهم شهر رجب المرجب بوقت نیم شب تا مورخه یوم سه شنبه بست دویم شهر شعبان المعظم بوقت اشراق که بست وچهار یوم می بود مرض شدید تپ محرقه وشدت اسهال مریض ماندند وصدها مبالغ خیرات کرده شدند یعنی چندین چندین گاو و ماده گاو و بزها وگوسفندها بے شمار هر روزه در تمام بیماری حضرت قبله ذبح کرده شده اند که اکثر مردمان غریبان ومسکینان از گرفتن خیرات حضرت قبله دل سیر شدند وبسیار علاج یونانی وڈاکٹری کرده شدند هیچ فائده بظهور نه پیوست بلکه بعضی ادویات مجرب بجائی فائده ضرر میرسانیدند ؎

از قضا سرکنگبین صفرا فزود روغن بادام خشکی مے نمود

از هلیله قبض شد اطلاق رفت آب وآتش را مدد شد همچو نفت

چون قضا آید طبیب ابله شود وان دوی در نفع مرض گمراه شود

پس حسب تاریخ مندرجه بالا بوقت نیم شب که تپ شدید حضرت قبله را لاحق شده بود همان روز بوقت صبح که سنت فجر را استاده خواندند شروع کردند و در عین قیام بسبب غلبه حرارت تپ او فتادند بعد چند روز حکیمان فتوی دادند که تپ محرقه هست با وجود این چنین مرض سخت صلوٰة خمسه استاده با جماعت ترک نکردند بعده مرض اسهال نیز بکثرت جاری گشت که طاقت نشستن وبرخواستن بالکل نمانده بود وبسبب کمال بی طاقتی در لسان گوهر فشان لکنت افتاده برای کسی امر ضروری که بلاچاری حاجت می افتاد سخن بسیار قلیل وبار بار میفرمودند وبرای هرکس بسیار شفیق ومهمان نواز از حد زیاده بودند که زیاده از ان ممکن

نیست حتی کہ در آن نازک حالت ہم کہ صدہا مردمان برائی عیادت مرض حضرت قبلہ ہر روز می آمدند
حضرت قبلہ با ہر یک مصافحہ کردہ احوال پرسی اوشان میکردند و بعضی را حسب درخواست اوشان رخصت
و بعضی را حسب استدعار اوشان اجازت استقامت میفرمودند۔ روز بروز مرض ترقی کردہ و طول کشید۔
و در آن حالت مرض شدید یک بار بعد نماز عشا کہ قدرے با فاقت آمدند۔ از زبان گوہر افشان ارشاد
فرمودند کہ خدمت مہمانان ما از نان وغیرہ کسی کردہ است یا نہ۔ خادم حضور عرض کرد کہ قبلہ خدمت مہمانان
بخوبی شدہ است تسلی خاطر فرمانید۔ باز فرمودند کہ در فلان مکان کدام کدام مہمانان را جا دادہ است و
در حجرہ ہائی درویشان کدام کدام مہمان شریک است و ہر کس را جامہ ہا و لحاف وغیرہ کفایت شدہ اند
یا نہ۔ باز خادم بحضور عرض نمود کہ قبلہ ہر یک مہمان را علیحدہ علیحدہ جا ساختہ ام و جامہ و لحاف وغیرہ ہم تمام
رارسیدہ اند۔ پس ہمیں قدر دریافت نمودہ باز بے ہوشی مرض غالب آمد۔ سبحان اللہ۔ چہ خلق عظیم حق تعالیٰ عطا
فرمودہ بود کہ در آن حالت بسبب صدمہ مرض عظیم از جان و جہان خبر نداشتہ بودند۔ غم مہمانان میخوردند۔ و
بعض بعض احباب را در آخر مرض نصائح میفرمودند۔ ملا[1] صاحب نیازی کہ کبیر السن بودند۔ با وشان مخاطب
شدہ ارشاد فرمودند کہ حال من ببین و عبرت گیر غم آخرت بخور و توشہ سفر کلان بساز۔ ملا محمد رسول صاحب
لتون را در زبان افغانی ارشاد فرمودند کہ خادری بادوالیعنی کہ غم دین بخور و یک دم از یاد خدا غافل مباش۔
بمجرد شنیدن این سخن از زبان مبارک حضرت قبلہ محمد رسول صاحب موصوف در جذب آمدند۔ شیخ[2]
شہزاد صاحب مخچیل سکنہ موسیٰ زئی کہ یکی از خادمان حضرت قبلہ بودند۔ با وشان مخاطب شدہ ارشاد فرمودند
کہ ببین احوال من۔ چہ شد تیز رفتاری من۔ و چہ شد خوش بیانی و خوش کلامی من۔ و چہ شد قوت جسمانی من۔
و چہ شد فہم معانی من۔ و چہ شد حواس جوانی من۔ از حال من عبرت بگیر۔ این وقت را یاد دارد۔ و چہار روز
قبل از وفات حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ در مجمع عام مخلوقات کہ برای مزاج پرسی حاضر بودند۔ این
بیت خواندند ؎

---

[1] یک سال یک ماہ شش یوم بعد وصال حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ وفات یافتند ۱۲ منہ

[2] پنج ماہ یک روز پیش از انتقال حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ فوت شدند ۱۲ منہ

نیاوردم از خانہ چیزی نخست　　　تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

باز این بیت خواندم ؎

سپردم بتو مایۂ خویش را　　　تو دانی حساب کم و بیش را

بعد از ان ارشاد فرمودند کہ برائے جمیع حاضرین و غائبین کہ منتسب اند دریں طریقہ علیہ و تعلق بفقیر دارند یعنی جمیع حاضرین کہ حالا موجود اند و جمیع غائبین کہ از عدم اطلاع مرض فقیر نیامدہ اند و جمیع واپس شدگان کہ عیادت مرض فقیر کردہ رخصت شدہ اند درحق آنہا دعا رخیر میکنم کہ حق تعالیٰ از فیض و برکات این دربار محروم نگرداناد و از کامیابی مراوات داریں بہرہ مند داراد و این ملاقات فقیر آخر نیست تکیہ بخدا سازند۔ شنیدن این چنیں کلام از زبان مبارک حاضرین محفل در گریہ و زاری آمدند دریں میاں جناب مولوی محمود قیبرازی صاحب عرض نمود کہ قربانت شوم این کلمات کہ بیان فرمودہ اند از روئے الہام فرمودہ اند یا از سبب مرض حضرت قبلہ سکوت فرمودند بعد یک لحظہ ارشاد فرمودند کہ مارا قوت بیان نیست یک شب پیش از وفات اجازت غسل دادن بحقائق و معارف آگاہ جناب حضرت صاحبزادہ ولد ارشد اسعد مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ و عمرہٗ و رشدہٗ و جناب برادر عزیز خویش حضرت محمد سعید آخوندزادہ صاحب و جناب مولوی محمود قیبرازی صاحب را فرمودہ بودند بعدہٗ ۱۳۱۴ھ یک ہزار سہ صد و چہاردہ ہجری المقدس بتاریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم یوم سہ شنبہ بوقت اشراق حضرت خداوندی قبلہ عالم و عالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہٗ الاقدس و ضریحہ المقدس از این عالم فانی عنان عزیمت تافتند و بجہان جاودانی شتافتند و سلسلہ جمعیت احباب را گسیختند و خاک مصیبت بر فرق عالم ریختند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن وقت وفات از کثرت تہلیل تمام وجود جنبش میکرد و کلام وقت آخرین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بود و آنچہ غم و الم از انتقال حضرت قبلہ بر احباب گذشت تفصیل آن در تحریر نمیگنجد ؎

آنزمان خود آسمان گفت بازمین　　　گر قیامت را ندیدستی ببین

بعد ازاں طیار گی غسل کردہ شد وقتیکہ از تجہیز و تکفین فارغ شدند جنازہ مبارک را برداشتند کثرت مردمان از حد زیادہ بود کہ دست بچارپائی نمیرسید جناب میرا صاحب قلندر کہ طویل القامت و جسیم بودند بعد

مشکل تمام بود انگشت تا لب پای چارپائی رسیدند این چنین معلوم میشد که گویا جنازه مبارک بر ہوا میرود سبحان الله چه انوار در آن وقت از جنازه مبارک ظاہر گشتند که گویا تمام خانقاه شریف از نور پُر شده ع شنیده کی بود مانند دیده - و آوازه وفات حضرت قبله در یک آن دور دور رسید که صدہا مخلوقات از بلادہای اطراف و جوانب فی الفور برای جنازه حاضر آمدند پس جنازه مبارک را در صحن خانقاه شریف آورده نهادند و انتظام صف ها کردند و لکن انبوهی و ازدحام مخلوقات تا باین حد بود که در تمام خانقاه شریف جای پا نهادن نماند حتی که تا بیرون دروازه خانقاه شریف چند صف ها استادند برای جنازه مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امام شدند و نماز جنازه خواندند بعد فراغ نماز جناب مولوی محمد شیرازی صاحب در مجمع عام استاده بآواز بلند بیان فرمودند که من در غسل دادن شریک بودم چند کرامات از حضرت قبله بظهور آمدند که در این مجمع عام تفصیل آن بیان کرده نمیشود بعد نماز ظهر کار تدفین کرده شد - جناب حق داد خان صاحب ترین سکنه ڈیره اسمعیل خان که یکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه اند وقت انتقال حضرت قبله حاضر نبودند خبر کلفت اثر وصال حضرت ایشان رسید بمجرد شنیدن واقعه ناگزیر بسیار غم و اندوه بر دل طاری گشت و از کمال درد فراق این ابیات بزبان راندند -

مرثیه

بر سیه بختی من شام بلا میگرید — از پی ماتم من ابر قضا میگرید
روز و شب در نظرم گشت سراسر تیره — دل جدا ناله کند دیده جدا میگرید
تیر خوردم بدل و جان سپردم افسوس — چه شد از دیده ما صبح و مسا میگرید
وقت تودیع ندیدم رخ نور افشان را — آنکه از فرقت او خلق خدا میگرید
آرزوی دل من ماند کما کان بدل — شب غم از غم محرومی ما میگرید
مدت العمر اگر گریه کنم هست سزا — هر کسی را که فلک زد ابدا میگرید
محرمی حالت محرومی ما را چو شنید — گفت حقداد به حق داده چرا میگرید

حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

ولادت باسعادت حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه ۱۲۴۴ سنه یک هزار و دو صد و چهل و چهار هجری تا تاریخ و سنه بیعت حضرت ایشان شب شنبه بعد از صلوٰة مغرب نهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۶ سنه یک هزار و دو صد و شصت و شش هجری که از این حساب از روی تفریق عرصه درمیانی بست و دو سال میشود که اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرموده‌اند و از تاریخ و سنه بیعت حسب مندرجه بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس برمسند ارشاد حضرت ایشان شب دوشنبه بست و دویم ماه شوال المکرم ۱۲۸۴ سنه یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری که همین سنه وصال حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد صاحب برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف اظهر من الشمس است از روی حساب تفریق عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم می برآید که در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش کما حقه چنانکه باید و شاید گزرانیده‌اند و از تاریخ و سنه وقت جلوس برمسند ارشاد حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه انتقال حضرت مغفور وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم ۱۳۱۴ سنه یک هزار سه صد و چهارده هجری بحساب تفریق عرصه درمیانی بست و نه سال دو ماه حاصل آید که برمسند ارشاد نشسته اجرای طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرموده‌اند پس از این جمله حساب مندرجه بالا از سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه انتقال میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه هفتاد سال دو ماه سیزده یوم محقق گشت۔

سند باثبات عمر هفتاد سال و دو ماه سیزده یوم حضرت ایشان روزی که حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه در آخر موسم تابستان بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول ۱۳۱۴ سنه یک هزار و سه صد و چهارده هجری باین احقر مخاطب شده ارشاد فرمودند که عمر فقیر بهفتاد سال رسیده است یعنی این سال روان از عمر فقیر هفتادم سال است پس در همین سال آخری بوقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم ۱۳۱۴ سنه یک هزار سه صد و چهارده هجری المقدس از دار فانی بدار جاودانی رحلت فرموده اند لهٰذا از این تاریخ و سنه وفات ۱۲۴۴ سنه ولادت شریف استخراج کرده شده‌اند و درمیان هر دو سنین که مدت گذشت

تفصیل والد و تاریخ وارے لے کم و کاست ہفتاد سال دو ماہ سیزدہ یوم بثبوت پیوستند۔

سند اول باثبات تاریخ و سنہ بیعت حضرت ایشان از ملفوظ ہفتہ ہم تاریخ و سنہ حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ شب شنبہ بعد از صلوۃ مغرب نہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۶ ہجری یک ہزار دو صد و شصت و شش ہجری المقدس ظاہر است۔

سند ثانی دستخط خاص حضرت قبلہ ما قلبی و روحی فداہ کہ از دست مبارک خویش تاریخ و سنہ بیعت خویش برحاشیہ ورق کتاب ارقام فرمودہ اند نزد این احقر موجود است اگر کسی از برادران این طریقہ عالیہ درین اختلاف است نزد فقیر بیایند و ملاحظہ فرمایند۔

نقل مطابق اصل دستخط حضرت قبلۂ ما قلبی و روحی فداہ بی کم و کاست۔ فقیر حقیر لاشئ عثمان بیعت شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۶ نمودہ ع۲

---

[۱] میگوید حسین علی کہ مرقوم بقلم خود حضرت قبلہ نزد اکبر علی شاہ صاحب دیدہ ام و قصہ بیعت مع بیان تاریخ و سنہ مع جمیع حال از لسان دُرفشان حضرت قبلہ ہمیں طور شنیدہ ام ۱۲ منہ ع۲ ۵ در ملفوظات قلمیہ درج است کہ دریں وقت کمری حضرت حاجی صاحب در جنوب شہر چودہوان بمقام سماہیل کہ بفاصلہ دو گردہ از چودہوان است مقیم بودہ است ۱۲۔

(عطا محمد عفی عنہ)

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات تفصیل وار

۱	۲	۳	۴	۵
خانه تاریخ	خانه سنه	خانه کیفیت	خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
.	سنه ۱۲۴۴ یک هزار و دو صد و چهل و چهار هجری نبوی	ولادت شریف حضرت ایشان واقع شده و تاریخ به ثبوت نه پیوسته		
شب شنبه بعد از صلوٰة مغرب نهم ماه جمادی الثانی	سنه ۱۲۶۶ یک هزار و دو صد و شصت و شش هجری نبوی	بیعت حضرت ایشان بر دست مبارک جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری تحقیق گشته	۲۲ سال	از سنه ولادت تا تاریخ و سنه بیعت عرصه درمیانی که بیست و دو سال می شود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرموده اند
شب دوشنبه بست و دوم ماه شوال المکرم	سنه ۱۲۸۴ یک هزار و دو صد و هشتاد و چهار هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشان و وصال جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری برد الله مضجعه الشریف و نور الله مرقده المنیف واحد است	۱۸ سال ۴ ماه — ۱۳ یوم	از تاریخ و سنه بیعت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی هیجده سال چهار ماه سیزده یوم میشود در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش گذرانیده اند
وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ یکهزار سه صد و چهار ده هجری نبوی	وفات حضرت ایشان که مشهور جهان است واقع گردیده	۲۹ سال — ۱۰ ماه	از تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تا تاریخ و سنه وفات عرصه درمیانی که بست و نه سال ده ماه میشود بر مسند ارشاد نشسته اجرای طریقه عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرموده اند

میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه
از سنه ولادت تا تاریخ و سنه وفات ۷۰ سال ۲ ماه ۱۳ یوم

تاریخ وصال جناب حضرت قبلہ عالم وعالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس

ازفکر بکر جناب مولوی محمد شیرازی صاحب مدظلہ

حَمْداً لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْمَاجِدُ

ایضاً فی التاریخ

صلی اللہ علی سید المرسلین والہ وصحبہ کل اجمعین

ایضاً فی التاریخ

فیا واحداً ارخ وکمل بلغا ... سلامی علی مرکز الایمان عثمانا

ایضاً فی التاریخ

فلا زال محمود یقول مورخا ... سلامی علی حل عقل القلب عثمانا

ایضاً فی التاریخ

دع اللوم عنی ان قلبی متیم ... ولومک عدوان وقال اللہ عدوانا

مضی والمقتضی من لو ترایہ تریہ للانسان عیناً وللعین انسانا

بیوم قبیل الاربعاء صبیحۃ ... وثان وعشرین من شہر شعبانا

تشمر عن ساق المقاساۃ اسرارا ... شدیداً اباعباء الطریقۃ اعلانا

فاصبحت بیضاء لیلہا ونہارہا ... سواء وتزھو فی البریۃ برھانا

فارخ محمود وقال موحداً ... جزاہ اللہ عنہا مقعد الصدق عثمانا

ایضاً فی التاریخ

خیر اصحاب التقی عثمان ... قام باللہ الی امر اللہ

طال ما اشتاق الی موعدہ ... فالی حضرتہ القدوس دعاہ

غدوۃ الثانی من الاخیر من الشعبان فازبمناہ

نال ما نال ولمسمی فارغ القلب فی جار خلیل یہویہ

ارّخ المحمود فی رحلته	وسقی الله تعالی مثویه

ایضاً فی التاریخ

بست و دو از ماه شعبان روز سه شنبه صباح	یوسف مصر عطا از سجن دنیا شد برون

ایضاً فی التاریخ

بست و دو ماه شعبان سه شنبه بود	کز زہر ختنہ ہجران تلخم مذاق شد
عثمان شہی کہ ذروۂ عرشش رواق بود	این خاکدان کون وفادش وثاق شد
او با وصال یار دلارام خویش خفت	وز ہجر او چہ صبر وچہ طاقت کہ طاق شد
در ہجر او کہ کاش نمیدید مے شکیب	تکلیف شاق و عہدۂ مالایطاق شد
شیر آزی از ملال بتاریخ سال گفت	مہر سپہر عالم دین در محاق شد

ایضاً فی التاریخ

آسمان گو تا نگردد سال و ماه	ماه و خور گو تا بگرید صبح و شام
در فراق خسرو گردون سریر	در عزای خواجۂ کیوان غلام
غوث عالم خواجہ عثمان سترگ	قطب دوران خسرو درویش نام
بست و دو از ماہِ شعبان صبحدم	چہرہ بنہفت از شہود خاص و عام
گفت شیر آزی پیٔ تاریخ سال	در جوار قرب حق دادش مقام

تاریخ گفتہ جناب حقداد خان صاحب ترین

آہ از دست سپہر حیلہ ساز وقت بین	ہر زمان صد فتنہ ظاہر مے نماید از کمین
ہر کہ را دلشاد بیند غم برانگیزد براو	ہر کہ را بر تخت بیند می نشاند بر زمین
الغرض نبود در اکاری بجز آزار خلق	بیگمان نبود را تدبیر غیر از مکر و کین
صد دریغا کاین زمان آن مقتدای عارفان	آن امام اصفیا آن پیشوائے متقین
خواجۂ عثمان حبیب کبریا مقبولِ حق	رہنمائی جادۂ توحید و عرفان و یقین

آنچه حاصل میشدی در مجلس یک حلقه اش — می نشد حاصل چنان از دیگران در اربعین

بهره ور از خوان احسانش همه اهل جهان — فیضیاب از نسبت او چه کهین و چه مهین

داشت رنگ از وی طریق خواجگان نقشبند — مسند شاه مجدد را از و صد زیب و زین

چون وجودش بود سرتاپای گنج فیض وجود — عاقبت گردید مثل گنج پنهان در زمین

شوق دیدار جمال یار چون شد جاذبش — زین سبب از دیدهٔ مخلوق شد خلوت گزین

بست و دویم ماه شعبان یوم سه شنبه صباح — عزم رحلت کرد و بادا داخل خلد برین

کس نخواهد ماند قائم اندرین دار فنا — غیر ذات لایزال پاک رب العالمین

یا رب آن محبوب در درگاه تو مقبول باد — وز لقائے خاص تو باکام دل باد اقرین

شکر ایزد را که بعد از وصل او فرزند او — آن امام حق سراج الدین شده مسند نشین

یافت آن فرزند ارشد از حضور قبله گاه — خلعت ارشاد عالم دولت دنیا و دین

این دوم سالست کان مسند نشین با کمال — میکند القای نسبت در قلوب طالبین

هست دائم درمیان محفل جان بخش او — دور جام عشق و فیها لذة للشاربین

علم ظاهر علم باطن یافت آن محبوب حق — از عنایات خدای پاک در شش ده سنین

در حریم خانقاه روشن همان ماهست و مهر — وندران گلشن همان سرو و همان گل یاسمین

همچنان جامست و ساقی همچنان می همچنان — باد تا دور قیامت یا الهی همچنین

از پی تاریخ سال وصل آن غوث زمان — از دل غمدیده چون پرسید حقدارترین

اول آب آورد از چشم و ز درد هجر گفت — او بوصل دوست شاد و ما بهجر اندوهگین

گفتمش صنع ترا باید ازینجا آموختے — صنع دیگر باز گوے من باحسانت رهین

آخر از اندوه بیرون کرد خود را باز گفت — باد در فردوس عالی خواجهٔ دنیا و دین

گفتمش این صنع هائی تو مرا بنود پسند — صاف تر برگوی اگر داری تو فکر صاف بین

پس دل غمگین بسال رحلت آن شاه گفت — جان آن جان جهان شد از جهان رحلت گزین

ایضاً فی التاریخ

بازاز دستبرد دورِ سپہر	ناوکِ دردو غم بسینہ خلید
قطب ارشاد خواجۂ عثمان	آنکہ در عصر خویش بُود وحید
من چہ وصفش کنم کہ در عہدش	چشم دوراں نظیر او کم دید
بسکہ مشتاق وصل جاناں بود	از جہانِ فنا کنارہ گزید
بست و دو بود از مہ شعبان	صبح سہ شنبہ جام وصل چشید
نفس او خوش بخلد کرد رجوع	مژدۂ ارجعی ز غیب شنید
روح او کرد عزم باغ جنان	تن او از تکلف آرامید
بہر سال وصال او حقداد	بکمال ادب ز دل پرسید
دلِ محزون بسال وصلش گفت	دوست باکام دل بدوست رسید

۱۳ ھ ۱۴

تاریخ گفتہ جناب قاضی عبدالغفار صاحب کلاچی والہ

ہزار آہ شد منکسف خورِ عرفان	بزرگ و شاہ جہان خواجہ حضرتِ عثمان
چو مہر خرج ولایت بغرب وصل فتاد	برآمدہ شب دیجور بر زمین و زمان
کہ بود مطلع انوار فیض و برکت و یمن	چوں خور بعالم دین بود پرتوش تابان
مہی سپہر معانی ذکائے برج فیوض	بمثل شمس بر آفاق بود نور افشان
غیاثِ خلق خداوند مسندِ ارشاد	مغیث قدوۂ اوتاد صفوتِ غوثان
امام انس و پری مقتدای خاص و عوام	گزین و سرورِ اقطاب اسوۂ دوران
عزیز مصر معارف شہی مدینۂ علم	بقصر معرفت حق گزین درویشان
بزرگوار شہی کشور خدا دانی	شہی اریکۂ ارشاد ہمتای جہان
خدیوِ مسند اقلیم عالمِ جبروت	سریر نشین طریقت شہی خدا دانان

ظهیرِ تختِ اقالیمِ عالمِ ملکوت | خبیرِ عالمِ لاهوت عارفِ سبحان
شهی ولایتِ عرفان و علم بوقلمون | خلیفه دوست محمد حبیب خالق جان
بسال چار و سیم بعد سیزده صد هجری | بروز بیست و دویم در مه نکو شعبان
بوقت صبح بسه شنبه شاهِ عالمِ دین | گرفت مسند اقلیم وصل ذی غفران
وگر ز برج کنی جیم طرح دان تاریخ | سراج بُرج حقائق بگردشد پنهان
چو من ز دولت دیدار او شدم محروم | ز هجر او است دلم چاک چاک بس نالان
ز نوکِ خنجر هجران او دلم مجروح | بود جریح که تا هست در تنِ من جان
کدام دل که ازین واقعه نشد غمگین | کدام چشم که زین حادثه نشد گریان
وَلی که چو هست وَلیُ عهد او جگر گوشش | هزار حمد خدا باد و در جمیع احیان
که پور سِرِّ پدر هست بشنو این از من | ازان است منبع ارشاد و چشمهٔ فیضان
چو هست شمس معارف ذکائی چرخ علوم | بود منیر با نوار او جهان یکسان
وَلیّ عهد جگر گوشه اش سراج الدین | شهی بزرگ سلاطین و عارفین اوان
نقیب و قدوهٔ اهلِ فضائل و الکمال | نجیب و ماجد و والانقادهٔ اعیان
سعید و زیب طریقت ضیائی چشم سلوک | رواج مسند اسعاد و رونق احسان
بلیغ و بحر حقائق سحابِ فیض و کرم | فصیح و فاضل و ماوایٔ علم بی پایان
محیط دانشِ معقول و حاوی المنقول | دلش چو گنج پر از لعل و گوهر عرفان
مآبِ حلم کمال است مصدرِ فیض است | رشید و هادی راهِ دیانت و ایمان
مفیض و مخزن اسرار فیض ربانی است | مآل برکتُ و انوار سیدِ مردان
ضیائی هدایت مزاجِ انور او | بود مدام درخشنده بر جمیع اخوان
شموس فیض رسانیِ ذات فیاضش، | دوام باد بر احباب خویش جلوه کنان
چو دُرجِ گوهر و مرجان یمن و برکتُ و فیض | وجود هر سه جگر گوشهایٔ قطب زمان

دوم فروغِ نظرِ خلف او بہاؤ الدین | مصون باد وجودِ سعیدش از نیران

سیوم چراغِ بصر نورِ دیدہ سیف الدین | بود وجودِ عزیزش مصون ز چشم بدان

کہ ہر یکی است وحیدِ زمان گزین انام | چو آفتاب منوّر بخلق فیض رسان

بجاہ و عزتِ ایشان نگاہ کن یا رب | بما نحیف و شکستہ حزین و بی سامان

بیمن و برکت ایشان بہ بخش بر حالم | اگرچہ ہست سراپا وجودِ من عصیان

بزیر مغفرت آور تنم اثیم وکہین | بعزِّ شاہِ جہان خواجہ حضرت عثمان

سوائے وصفِ کمالات او چہ گویم باز | ولیک ہست صفاتش برون ز حد بیان

کہ بود بر سرِ عالم ہمائے اوجِ کمال | فیوض بخش برا انام بود جاویدان

ز من کمینہ غلام بیان اوصافش | بعمر خضر نیاید تمام زیں بنیان

چو ہست وصفِ کمالاتِ او ز حد برتر | ازیں سبب شدہ معرض قلم بریدہ زبان

بگفت مرثیہ ہذا ز جوشِ دل غمناک | حزین و غمزدہ عبد الغفار پر نقصان

تاریخ گفتہ جناب مولوی محمد حسن صاحب

ابتدا سازم بنامِ آن خدا | برگزیدہ از ما گروہ انبیا

کرد شاہنشاہ شان فخرِ رسل | ذاتِ پاکِ آن محمد مصطفیٰ

سکہ زد مہرِ نبوت را بہ ختم | نورِ او شد جلوہ گر در اولیا

بعد اہدائے ہدایائے صلوٰۃ | یاد سازم مرشدی ولی الرضا

یکہ تاز بزم گاہِ اصطفا | شہ سوارِ رزم گاہِ اتقا

شمعِ جمعِ سرِ عرفان و ہدا | تیرہ دل را نورِ او ظلمت زدا

رہنمائے گمرہانِ دشتِ کفر | سالکانِ راہ را مشعل نما

جانشینِ حضرتِ فخرِ رسل | واقفِ سرِّ حریمِ کبریا

مستِ اسرارِ بلیٰ محوِ الست | ہم حضوری نبی خیر الوریٰ

نیز بود آئینهٔ اخلاق رسول | هم ز فخر فقر پوشیده عبا
هم ز صدیقش بسر دستار صدق | هم بفرق از عدل فاروقی ردا
از غنی بسته آزار عصمتش ، | در قناعت خرقه پوشش از مرتضیٰ
دستگاه جودش از فیض حسن | هم ز تسلیم حسین او را عصا
خرقه خرقان و عمر بایزید | وز مجدد یافته مخفی رازها
اسم اعظم در دلش شاه نقشبند | سرخ رو شد زو بهاءالدین را
جان جانانش نموده شور عشق | فرحتی زو روح عبدالله را
چون مسیحا از دم احیا می نمود | از لبش دل مردگان فسق را
از نفس صیقل کن زنگار دل | غنچه دلها را ز رنج عقده کشا
زو مزین مسند مخدومیم | دوست محبوب حق خاص خدا
جان فدای خاک پاک خانقاه | حاجی صاحب غوث و صدر اولیا
بوده سجاده نشین آن حضور | این خلیفه صاحب آن باصفا
حاجی صاحب مولوی عثمان جی | نائب حضرت تقدس سرها
جان پاکش زین جهان پدرود کرد | منزلی کرده بفردوس علا
چون بعشق حق همه تن محو بود | شد بعلیین در از شوق لقا
سال تاریخ وفاتش از سروش | جستم اندر گوشم آمد این ندا
مرغ روحش بود چون قدسی وطن | شد بقدسی آشیانی متکا
روز سه شنبه ز شعبان بست و دوم | نقد جانش داد در رهِ لقا
یک هزار و سه صد و هم چارده | سن سال از هجرتش صل علی
پرتوش انداخت آن خورشید فیض | بر مه تو تاب برج اولیا
جلوه تو یافت از شمس کمال | این هلال غرهٔ یمن و هدا

یعنی [illegible]

یعنی [illegible]

شد خلافت از خلیفه با خلف — آنچه بود از دوست احمد شد عطا
من جناب الفیض حاجی صاحبی — ما وُجِدَ ما قد عطی اَیْنَ وفی
این خلافت داد با فرزندِ خویش — وان مقام پاک فرمودش عطا
کرد از اسرار فیض خواجگان — درج دُرج سینه اش گنجینه ها
بهر ما روشن سراج دین نمود — داد سجاده چو صاحبزاده را
گشت روشن این چراغ از مشعلش — شمع با شمع ز نور خواجه ها
این سراج از خواجهٔ عالم رسید — تا سراج الدین محمد پُر ضیا
شد خلیفه حمد حق این با خلف — یافت ورث اولیا و انبیا
پرتو فیض الهی تا قیام — نور گستر باد بر خلق خدا
هست امید حسن از درگهش — پوشد از ذیل کرم او را خطا
گر سراپا زشتم از فعلِ قبیح — گر پذیرد مسِ من گردد طلا
ور بخر مهره خری لے بوالهوس — مدحِ پاکان از زبان ناسزا
با تو افصح بس کن از حملِ محال — ای زبان خامه هرزه درا
پیش گاه حضرت عرش نما — هم جبین را بر زمین عجز سا
المدد حضرات والا همتان — عاقبت نیکم کند رب العلا
گرچه سرتاپا ببد آلوده ام — با طفیل تان حسن سازد مرا

تاریخ

از نتیجه فکر خاکپائی درویشان حافظ محمود حسین خان صاحب نازان چشتی سلیمانی رئیس اعظم جهجر من مضافات دهلی

بست و دوم ز ماهی شعبان محترم بود — رفته بسوی جنت کان هم سر فرشته
سال وفات حضرت بهر صواب نازان — عثمان نقشبندی کامل ولی نوشته
۱۴ — ۱۳

یکبار حضرت قبله ما قلبی و روحی فداه بامراض شدید مریض بودند و مردمان کثیر از اکناف آفاق
و اطراف عالم بخدمت سامیه برائی عیادت آمده بودند و جمیع مجمع حاضرین حاضر بحضور بودند
که حضرت قبله در آن محفل عام برائی نوشتن اجازت نامه جناب حقائق و معارف آگاه
حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب امر فرموده بودند و از قلم
فیض رقم جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نوشته شده بود بعینه ایراد مینمایم
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله المرشد علی الاطلاق بالحسنی الی الدرجات العلیا والطریقة
المثلی والصلوة والسلام علی من استخلفه بالخلافة علی العالمین کافةً محمد المبعوث بالهدایة
بحبوحة النبوة ومرکز الولایة وعلی اله واصحابه الاطهار لاسیما خلفائه الاحرار مادارت فی محافل
الصدق بالحق الباطل وانتفت سمات البلابل بلغات البلابل **امّا بعد** چوں در ترویج طریقت
و ادای امانتی که از حضرات کرام مشائخ مجددیه عظام بآبائی بتوسط قطب الواصلین وغوث الکاملین
قدوة الابرار و زبدة الاحرار سیدی و سندی و شیخی و وسیله یومی و غدی حضرت حاجی دوست محمد صاحب
بفقیر رسیده بود بقدر مقدور تا حال بتحریر بذل مجهود و سعی نامحدود کردم فادیت ماقدر الیه تعالی لی اداءه الی
من یسر الله تعالی الاداء الیه تا دریں وقت که عمر فقیر قریب بآخر رسیده و امارات قرب اجل موعود
ظاهر گردیده از مدتی در دل میداشت و بدرگاه حضرت احدیت بهمت مسئلت میگماشت که در ادائی
امانت مذکوره و ترویج نسبت مسطوره کسی را بلیاقت مقرر کنم تا سلک این جمیع بوجود او منتظم ماند و
سلسله این معنی بذات او از انقطاع محفوظ گردد تا دریں وقت که ولد ارشد محمد سراج الدین ارشده
الله تعالی الی احسن الطریق واسعد حاله و باله و هو ولی التوفیق بدرجه بلوغ و رشد شرعی و عرفی رسیده
و در علوم ضروریه معلومات و ملکه معتدبها حاصل کرده و در نسبت شریفه حضرات نقشبندیه مجددیه احمدیه
و چشتیه و قادریه و سهروردیه و قلندریه و شطاریه و مداریه و کبرویه توجهات یافت و نسبت مذکوره در باطن او
متمکن شده و ببرکات نسبت مذکوره بدولت تهذیب اخلاق صوفیه و استقامت بر شریعت علیه مشرف
گشته و همین معانی را خود نیز در باطن خویش مشاهده کرده جمعی از اصحاب فقیر که اهل بصیرت اند بوجدان

خویش در حصول این معانی گواہی دادہ از غیب بطریق وحی این در خاطر القا شد تا دلدار شد سابق الذکر را بہ
منتقر ارشاد طرق ثمانیہ مذکورہ قائم مقام خود کردہ و خلیفہ مطلق و نائب مناب برحق خویش نمودہ و جعلت یدہ
کیدی و قبولہ قبولی و ردہ ردی فرحم اللہ تعالی من اعانہ و خذل من اہانہ و تربیت جمیع متوسلین
حضرت شیخ بزرگوار موصوف الذکر خویش کہ بدین فقیر محول شدہ بود و جمیع منتسبان خود فقیر را کائنا من کان
بایشان حوالت کردم و امید واثق میدارم کہ متوسلین ایشاں ببرکات حضرات کرام قدسنا اللہ تعالے
باسرارہم الاعلام از برکات مخصوصہ این طریق خط وافر فرا گیرند و صحبت ایشاں از خصائص این قوم
نصیبی کامل حاصل نمایند اللّٰہم انصر من نصرہ واخذل من خذلہ وایدبہ الدین واجعلہ اماما
للمتقین وارزقہ الاستقامۃ علی السنۃ السنیۃ والشریعۃ العلیہ آمین آمین برحمتک
یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - مورخہ

۳ شہر ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ

العبدات بعضی از حاضرین کہ بر اصل اجازت نامہ ثبت اند درین جا نیز درج کردہ میشوند

العبد
جناب حضرت لعل شاہ صاحب سید ہمدانی بلاولی بقلم خود
العبد
ملا محمد سعید آخوندزادہ صاحب برادر حضرت قبلہ بقلم خود
العبد
سید امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی بقلم خود
العبد
جناب قاضی عبدالرسول صاحب بقلم خود
العبد
جناب مولوی نور خان صاحب بقلم خود
العبد
حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی بقلم خود

العبد
جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بقلم خود
العبد
میرا صاحب قلندر سکنہ پشین بقلم خود
العبد
حافظ محمد یار صاحب اوان بقلم خود
العبد
جناب مولوی حسین علی صاحب بقلم خود
العبد
حقداد خان صاحب ترین بقلم خود
العبد
محمد ربنواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل
رئیس موسیٰ زی ملقب بخان بہادر بقلم خود

حسب فرمودہ حضرت قبلہ ما قلبی وروحی فداہ جناب مولوی محمود شیرازی صاحب اجازت نامہ مندرجہ صدر با آواز بلند در مجمع عام خواندند وجمیع حاضرین محفل بجان ودل تسلیم کردند بلکہ حضرت قبلہ عالم قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاکرم فرمودند کہ آیا شما حاضرین را این امر خلافت کہ بصاحبزادہ مفوض شدہ منظور است از جمیع حاضرین آواز آمنا وسلمنا برآمد وحضرت لعل شاہ صاحب مرحوم فرمودند کہ پا پوشش حضرت صاحبزادہ صاحب تاج سر ماست ومیدانم بعد از اں حضرت قبلہ دستار خلافت دست مبارک خویش برسر جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحبزادہ صاحب بستند وہمہ مریدان ومخلصان کہ درآں وقت جمع بودند حمد پروردگار ادا نمودند وزبان در شکر خالق لایزال کشودند وتحیہ مبارکبادی پیشکش ساختند

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

الحمد للہ علی ذالک حمداً کثیراً۔

احوال تحصیل علوم ودستاربندی فضیلت جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظلہ وعمرہ ورشدہ

قرآن مجید از ملا شاہ محمد صاحب آخوند قوم باڑ خواندند۔ نثر ونظم در علم فارسی وصرف ونحو ومنطق وعقائد ومطول وعلم قرات ودر علم فقہ کنزالدقائق وشرح وقایہ جلدین اولین وہدایہ جلدین آخرین ودر علم اصول فقہ نورالانوار وقدری مولوی حسامی ودر علم تفسیر تفسیر جلالین ودر علم حدیث مشکوٰۃ شریف نصف اول وابن ماجہ نصف اول از جناب مولوی محمود شیرازی صاحب تحصیل کردند۔ ودیگر کتب علوم باقی۔ مولوی حسامی تا آخر وشرح وقایہ جلدین آخرین وہدایہ جلدین آخرین وہدایہ جلدین اولین وتفسیر مدارک وتنقیح الاصول تمام وتلخیص متن مطول وترجمہ قرآن شریف از یادہ ومشکوٰۃ شریف نصف آخر وصحیح بخاری وصحیح مسلم وجامع ترمذی وسنن ابوداؤد از جناب مولوی حسین علی صاحب سند کردند۔ ودر علم تصوف مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل ومکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ جلد کامل این شش دفتر با تحقیق ودیگر کتب تصوف کما حقہ

چنانچه باید وشاید بالتحقیق والتفصیل از حضرت والد ماجد خود قبلۂ عالم وعالمیان قدسنا الله بسره الاقدس
بهره یاب شدند وقتیکه جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح از تحصیل علوم مندرجه بالا فارغ گشتند
حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه بعضی خلفاء وعلماء وفضلاء ودیگر مردمان محبان ومخلصان را برائ شمول جلسۂ
دستاربندی آگاهی بخشیدند حسب منشاء مبارک مریدان از هر اطراف وجوانب جمع آمدند حضرت قبله
ماقلبی وروحی فداه بتاریخ ۱۴ ماه جمادی الاول ۱۳۱۳ھ روز پنجشنبه بوقت صبح بعد صلوٰة وختم معموله حضرات
خواجگان نقشبندیه مجددیه بمزار پرانوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت حاجی دوست محمد
صاحب برد الله مضجعه الشریف ونور الله مرقده المنیف ورضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا مع مجمع عام
حاضرین نشسته سه ختم کلام الله شریف کردند بعده چند حافظان وقاریان سورة های قرآن مجید بآواز بلند
چنانچه ختم کردن عادت پیران ماهست خواندند بعد اختتام ختم شریف حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه
بمزار شریف متوجه شده دعا تا دیر خواستند حتی که درین اثناء چند کسان مجذوب شدند بار دویم دعا
دیگر خواستند که جمیع حاضرین وغائبین منتسبان این طریقه علیه نقشبندیه مجددیه را حق تعالیٰ از فیض وبرکات و
انوار مالامال کناد بحرمة النون والصاد وبالنبی وآله الامجاد علیه وعلیهم الصلوٰة والتحیات بار سویم دعاء حاجات
وحل مشکلات برائ همه حاضرین محفل خواستند که الله تبارک وتعالیٰ همه امورات ومهمات دینیه ودنیویة الشان
را باحسن وجوه کفایت وسرانجام فرمایاد وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
بعد ازاں حضرت قبله ماقلبی وروحی فداه استاده شدند جمیع اهل مجلس تعظیماً برخواستند حضرت قبله اول
دستار فضیلت از دست مبارک خویش برسر جناب حقائق ومعارف آگاه حضرت صاحبزاده صاحب
مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب تا نصف دستار بستند وباقی دو پیچ از دستار مذکوره جناب مولوی
محمود شیرازی صاحب از دست خویش برسر جناب حضرت صاحبزاده صاحب پیچایندند باز دو پیچ ازیں
دستار جناب مولوی حسین علی صاحب برسر جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح پیچایندند وبقیه
دستار را جناب حضرت لعل شاه صاحب تبرکاً برسر جناب حضرت صاحبزاده صاف موصوف بستند بعده
ازاں حضرت قبله صاحبزاده عالی تبار را چه عده پوشانیدند پس جمیع حاضرین محفل زبان مبارکبادی کشادند پس

ازاں حضرت قبلہ دستار اوستادی برسر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بستند وچوغہ پوشانیدند کہ اُستاد اول بودند بعدہٗ دستار اُستادی برسر جناب مولوی حسین علی صاحب بستند وچوغہ پوشانیدند کہ استاد دوم بودند باز دستار فضیلت مانند حضرت صاحبزادہ صاحب سابق الذکر برسر جناب مولوی محمد عیسےٰ خان صاحب بستند وچوغہ پوشانیدند کہ ہم سبق جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح بودند وبطفیل ہمراہی وہم نشینی ایشاں بتحصیل علم کردند ۔

آہن کہ بپارس آشناشد ۔ آں ہم بصورت طلاشد

من بعد دستار بزرگی برسر جناب حضرت سیادت وسعادت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ حقائق ومعارف آگاہ سید لعل شاہ صاحب ہمدانی ملاولی بستند کہ خلیفہ جلیل القدر حضرت قبلہ ما بودند وبشارت صمدیت نیز از حضرت ایشاں حاصل نمودہ بودند وچوغہ پوشانیدند پس ازاں دستارہا برسر بعضی خلفاء وفضلاے اسامی مندرجہ ذیل بستند ۔

ملا محمد سعید آخوندزادہ صاحب برادرعزیز حضرت قبلہ ما	جناب حاجی فقیر خان صاحب رئیس مڈی

جناب حافظ محمد یار صاحب	قاضی عبدالرسول صاحب	جناب قاضی قمرالدین صاحب
سید امیر شاہ صاحب	این احقر راقم الحروف عفی عنہ	مولوی نورخان صاحب
مولوی ولی محمد صاحب	قاضی عبدالغفار صاحب	عبدالحمید اخوندزادہ صاحب
ملا قطار صاحب	ملا روئیداد صاحب	جناب مولوی نورالحق صاحب

بعد فراغ جلسہ دستاربندی تقسیم شیرینی کردند پس ازاں حضرت قبلہ ما وروحی فداہ دعاے آخری خواستند وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

پس از عرصۂ قلیل روز دوشنبہ بعد صلوٰۃ فجر ہفتم شہر ربیع الاول ۱۳۱۴ھ یک ہزار سہ صد وچہاردہ ہجری حضرت قبلۂ ما قبلی وروحی فداہ درحین حیات خویش جناب حقائق ومعارف آگاہ حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب را بعد صلوٰۃ فجر خلعت بحلقہ نمودن امر فرمودند پس جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح حسب الارشاد حضرت قبلہ ما بعد فراغ ختم حضرات حلقہ کردند ودرویشان خانقاہ شریف

ودیگر مریدان را توجه داده اند بسیار تاثیرات ظاهر گشتند راقم گویند عفی عنه در اول حلقه جناب حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح این احقر نیز شامل بود تاثیری عجیب رونمود الحمد لله علیٰ ذلک حمداً کثیراً متوافراً والشکر له شکراً متکاثراً پس از تاریخ مندرجه بالا تا وقت وفات حضرت قبله ما قلبی وروحی فداه جناب صاحبزاده صاحب موصوف بوقت هجوم امراض حضرت ایشان اکثر اوقات دو وقته حلقه می فرمودند و بعد وفات حضرت مغفور در همان روز بمسند ارشاد جلوس فرمودند پس از آن شب آینده بعد از نیم شب بر دست مبارک ایشان خلفا و علما و فضلا و درویشان خانقاه شریف و دیگر مردمان خاص و عام تجدید بیعت نمودند بعد فراغ صلوٰة فجر و ختم حضرات کرام علیهم الرضوان حلقه فرمودند بسیار مردمان خاص و عام داخل حلقه بودند بسیار تاثیرات در آن حلقه دادند گویند جناب خان والاشان عالی جاه رفیع جایگاه نواز خان صاحب بهادر میان خیل تاجو خیل رئیس موسیٰ زئی که یکی از خادمان حضرت قبله ما قلبی وروحی اند و در ولایت صغری حالات و تاثیرات عجیبه میدارند نیز در آن حلقه شریف شامل بودند از کمال غلبه عشق و محبت قلبی هر قدر که تصور صورت مبارک حضرت مغفور مد نظر داشت ولکن بالکل شبیه صورت مبارک حضرت ایشان در نظرش نیامد و دید که جمیع حضرات بر سر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت صاحبزاده مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب استاده اند و از کمال شفقت سایه کرده اند و فیض و انوار بر سر حضرت صاحبزاده صاحب ممدوح مے ریزند و قتیکه جناب خانصاحب موصوف این کیفیت را مشاهده کرد پس بکمال ادب متوجه جناب حضرت صاحبزاده صاحب شدند و مورد تاثیرات گشتند بعد وفات حضرت مغفور حضرت صاحبزاده صاحب ایشان هر روزه دو وقته صبح و شام حلقه شریف را مداومت می فرمایند و اکثر اوقات در ذکر و افکار و مراقبه مشغول اند و بعد از فراغ امور باطن در درویشان خانقاه شریف درا تدریس علم دینیه میفرمایند و ارشاد به دستور سابق مانند حضرت مغفور جاریست بلکه زیاده تر رجوع مردمان و قبول در مخلوقات بحضرت صاحبزاده صاحب موصوف شده است اللهم زد فزد و تمم زد۔ الله تبارک و تعالیٰ این سایه هما پایه را بر سر ما خادمان این درگاه سلامت با کرامت تا یوم القیام قیامت قائم و پائینده داراد بحرمة النون والصاد بالنبی و آله الامجاد علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

حالات تاریخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی
محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره و رشده از تاریخ و سنه وقت ولادت با سعادت
تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد تفصیل وار ولادت با سعادت جناب حضرت
صاحبزاده صاحب وقت اشراق روز دوشنبه پانزدهم محرم الحرام ١٢٩٧ سنه یک هزار و دو صد و نود و هفت
هجری تا تاریخ و سنه اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب ایشان سوم شهر ذی القعده الحرام ١٣١١ سنه
یک هزار سه صد و یازده هجری که از این حساب از روئی تفریق عرصه درمیانی چهارده سال نه ماه هیجده یوم
میشود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه عمر عزیز صرف فرمودند و از تاریخ و سنه اجازت نامه حسب مندرجه
بالا تا تاریخ و سنه جلسه دستار بندی فضیلت حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بوقت نماز چاشت
روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاولی ١٣١٣ سنه یک هزار سه صد و سیزده هجری که از روئی تفریق عرصه
درمیانی یک سال شش ماه یازده یوم می برآید در تحصیل علوم دینیه و علم تصوف و کسب سلوک باطن
گذرانیدند و از تاریخ و سنه جلسه دستار بندی فضیلت مطابق تحریر بالا تا تاریخ و سنه حلقه شروع
کردن حضرت صاحبزاده صاحب ایشان بعد صلوة فجر روز دوشنبه هفتم شهر ربیع الاول ١٣١٤ سنه
یک هزار سه صد و چهارده هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی نه ماه بیست و سه یوم حاصل آید در
حصول کسب سلوک باطن ذکر و اذکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرمودند و از تاریخ و سنه
حلقه شروع کردن حسب اندراج بالا تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت صاحبزاده
صاحب ایشان وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم ١٣١٤ سنه یکهزار سه صد و چهارده
هجری که بحساب تفریق عرصه درمیانی پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه و شب خیزی و حضور صحبت
حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برای القای فیض در قلوب مردمان
عمر عزیز را خرج فرمودند پس از این جمله حساب مندرجه بالا از تاریخ و سنه وقت ولادت با سعادت
تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد میزان کل عمر مبارک جناب حضرت صاحبزاده صاحب
هفده سال هفت ماه هفت یوم به ثبوت پیوسته.

نقشه حالات تاریخی و تعداد کل عمر مبارک جناب حقائق و معارف آگاه حضرت مولانا مولوی محمد سراج الدین صاحب مدظله و عمره از تاریخ و سنه و وقت ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه و وقت جلوس بر مسند ارشاد بتفصیل وار

۱	۲	۳	۴	۵
خانه تاریخ	خانه سنه	خانه کیفیت	خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
وقت اشراق روز دوشنبه پانزدهم محرم الحرام	سنه ۱۲۹۷ھ یکهزار و دو صد و نود و هفت هجری	ولادت باسعادت جناب حضرت صاحبزاده صاحب واقع شد	•	•
سوم شهر ذی القعده الحرام	سنه ۱۳۱۱ھ یکهزار و سه صد و یازده هجری	اجازت نامه حضرت صاحبزاده صاحب نوشته شده و حضرت قبله ایشان را قائم مقام خود کرده و خلیفه مطلق و نائب مناب برحق خویش نموده	۱۴ سال ۹ ماه ــــ ۱۸ یوم	از تاریخ و سنه ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه اجازت نامه عرصه درمیانی که چهارده سال نه ماه هیجده یوم میشود در اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه فرموده صرف فرمودند
وقت نماز چاشت روز پنجشنبه چهاردهم ماه جمادی الاولی	سنه ۱۳۱۳ھ یکهزار سه صد و سیزده هجری	جلسه دستاربندی فضیلت جناب حضرت صاحبزاده صاحب کرده شد	۱ سال ۶ ماه ــــ ۱۱ یوم	از تاریخ و سنه اجازت نامه تا تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت عرصه درمیانی که یک سال شش ماه یازده یوم میشود در تحصیل علوم دینیه و علم تصوف و کسب سلوک باطنی گذرانیده اند
بعد صلوة فجر روز دوشنبه هفتم شهر ربیع الاول	سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری	حضرت قبله در حین حیات خویش جناب حضرت صاحبزاده صاحب را خلعت بحلقه نمودن مرحمت فرمودند	۹ ماه ــــ ۲۳ یوم	از تاریخ و سنه جلسه دستاربندی فضیلت تا تاریخ و سنه حلقه شروع کردن عرصه درمیانی که نه ماه بست و سه یوم میشود در حصول کسب سلوک باطنی و ذکر و اذکار و اکثر اوقات در حضور صحبت حضرت قبله بسر فرمودند
وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دوم ماه شعبان المعظم	سنه ۱۳۱۴ھ یک هزار سه صد و چهارده هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد جناب حضرت صاحبزاده صاحب شائع گردید	۵ ماه ــــ ۱۵ یوم	از تاریخ و سنه حلقه شروع کردن تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی که پنج ماه پانزده یوم میشود در ذکر و اذکار و مراقبه و شب خیزی و حضور صحبت حضرت قبله و اکثر اوقات در هجوم امراض حضرت ایشان حلقه کردن برای القای فیض در قلوب مردمان عمر عزیز را خرچ ... فرمودند

میزان کل عمر مبارک حضرت جناب صاحب زاده صاحب
از تاریخ ولادت باسعادت تا تاریخ و سنه وقت جلوس بر مسند ارشاد
۱۷ سال ۷ ماه ۷ یوم

ہفت سلاسل

حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ۔ قادریہ۔ و چشتیہ۔ و سہروردیہ۔ و کبرویہ و مداریہ و قلندریہ کہ از حضرت پیرو مرشد خویش ایں احقر راست ارسیدہ اند از سلسلہ ہائی حضرت قبلہ کہ برآں مہر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری قدس سرہٗ برختم ہر سلسلہ ثبت بود و چند کلمات خاص دستخط حضرت حاجی صاحب مغفور در آخرش مرقوم بود بی کم و کاست بعینہ نقل کردہ بینگارم و در اختتام ہر سلسلہ اسم شریف حضرت حاجی دوست محمد صاحب و حضرت صاحب قبلہ بردالله مضجعہما و نور الله مرقدہما ایزاد کردہ ام:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلہ حضرات نقشبندیہ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی الله تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول الله صلی الله علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت صاحب سر رسول الله صلی الله علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی الله تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی الله تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی الله تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب
چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد[1] رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ[2]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عروۃ الوثقےٰ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت
سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن
دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمٰن حضرت شہید مرزا جان جاناں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروج شریعت مصطفےٰ حضرت مولانا و
سیدنا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت
مولانا و سیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت غوث زمان قطب دوران حافظ القرآن
المجید حضرت مولانا و سیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین
الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رضی
اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہاء راس العلماء
رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر
وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم درویش امکنگی نوشتہ است ۱۲ منہ
[2] در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم بیرنگ کابلی نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قادریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۃ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابو الفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ ابو الحسن علی المنکاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن اول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ فضیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خازن الرحمت شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

آلہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت عبد اللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت شاہ حضرت ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمان پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؂

سلسلہ حضرات چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آلہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ آلہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ آلہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

---

[۱] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ابراہیم ابن ادہم نوشتہ است ۱۲ منہ

[۲] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در اربع انہار ہبیرہ بصری و در نسخہ مولوی خیر محمد صاحب مرحوم ہبیرۃ البصری نوشتہ است ۱۲ منہ

[۳] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار ابو اسحاق شامی نوشتہ است ۱۲ منہ

[۴] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ ابو احمد ابدال چشتی نوشتہ است و در نسخہ اربع انہار ابو احمد چشتی نوشتہ است ۱۲ منہ

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن[1] سنجری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق رودولوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد[3] عارف رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد[4] الواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بغلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندہاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا ے الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ حسن سنجری چشتی بود در اربع انہار چشتی سنجری نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ بختیار کاکی و در اربع انہار فقط بختیار اوشی یافتہ شد ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ شیخ احمد عارف نوشتہ است

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و اربع انہار و نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات سہروردیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفۃ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد[1] دینوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت وجیہ[2] الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ[3] الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل بڑاچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بڈھن بڑاچی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد[4] الواحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

---

[1] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم شیخ احمد اسود نوشتہ است ۱۲ منہ

[2] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ وجیہ الدین عبد القاہر و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم فقط لفظ عبد القادر نوشتہ است ۱۲ منہ

[3] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ درمیان اسماء مبارک وجیہ الدین عبد القادر سہروردی و شیخ شہاب الدین سہروردی الٰہی بحرمت حضرت ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رضی اللہ عنہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم الٰہی بحرمت ابو النجیب سہروردی یافتہ شد ۱۲ منہ

[4] در کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہ و در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم عبد الاحد نوشتہ است ۱۲ منہ

یشخ محمد عابد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا ست الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا رشیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برھان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ؂

سلسلہ حضرات کبرویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوعلی کاتب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت شیخ روزبہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ مجد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ علی اللاہوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت

؂ در نسخہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم علی لالا نوشت است ۱۲ منہ

شیخ احمد جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد اللہ سفرائی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمود المردفانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت امیر عبد اللہ برزش آبادی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ احمد سہرندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جانان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا رئیس الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلہ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ۔

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم جورقانی نوشتہ است ۱۲ منہ

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم سغرانی نوشتہ است ۱۲ منہ

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم خواجہ اسحاق شہید جیلانی یافتہ شد ۱۲ منہ

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم بیدوازی نوشتہ است ۱۲ منہ

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم بیدوازی نوشتہ است ۱۲ منہ

لے در نسخہ مولوی فقیر محمد صاحب مرحوم خواری نوشتہ است ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات مداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت عبداللہ علم بردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید بدھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد بن قاسم اودہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ل۔ در معمولات مظہری یمین الدین یافتہ شد ۱۲ منہ

سلسلہ حضرات قلندریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت عبد العزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین بیناول رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد السلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ الٰہی بحرمت مخدوم الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشا سید الاولیا سند الاتقیا زبدۃ الفقہا راس العلما رئیس الفضلا شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نیات مراقبات مقامات مجددیہ

نیت مراقبہ احدیت

فیض میآید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفات کمال است ومنزہ از ہر نقصان وزوال مورد فیض لطیفہ قلب من است

مراقبات مشارب

اول مراقبہ لطیفہ قلب

لطیفہ قلب خود را مقابل لطیفہ قلب مبارک سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم داشتہ بزبان حال التجا کند کہ الہی فیض تجلیات افعالیہ کہ از لطیفہ قلب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفہ قلب حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ قلب من القا کن۔

ثانی مراقبہ لطیفہ روح

لطیفہ روح خود را مقابل لطیفہ روح مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ از لطیفہ روح مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ روح حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام افاضہ کردہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ روح من القا کن۔

ثالث مراقبہ لطیفہ سر

لطیفہ سر خود را مقابل لطیفہ سر مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الہی فیض تجلیات شئون ذاتیہ کہ از لطیفہ سر مبارک آن سرور علیہ السلام در لطیفہ سر حضرت موسی علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ سر من القا کن۔

رابع مراقبہ لطیفہ خفی

لطیفہ خفی خود را مقابل لطیفہ خفی مبارک سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم داشتہ بزبان حال

عرض کند الٰہی فیض صفات سلبیہ کہ از لطیفۂ خفی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفۂ خفی حضرت عیسٰے علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ خفی من القاکن۔

خامس مراقبہ لطیفہ اخفیٰ

لطیفۂ اخفائی خود را مقابل لطیفۂ اخفائی مبارک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داشتہ بزبان حال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شان جامع کہ در لطیفۂ اخفائی آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودہ بحرمتہ پیران کبار در لطیفہ اخفائی من القاکن۔

تنبیہ۔ باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ داشتہ وہمیں لطیفہ را از ہر یک از حضرات مشائخ کرام تا بسرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمنزلہ آئینہ ہای متقابلہ فرض کردہ بطریق تعاکس آن فیض مخصوص را در لطیفہ مخصوصہ خود منعکس انگارد تا بمقتضای انا عند ظن عبدی بی مامول بحصول انجامد وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

نیت مراقبہ معیت مضمون کریمہ وھو معکم اینما کنتم را ملحوظ داشتہ از صمیم قلب داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ با من است وبا ہر ذرہ از ذرات کائنات بہمان شان کہ مراد اوست تعالیٰ منشا فیض دائرہ ولایت صغریٰ نیست کہ ولایت اولیائے عظام ظل اسماء وصفات مقدسہ است مورد فیض لطیفہ قلب من۔

نیت مراقبات ولایت کبریٰ وآن مشتمل بر سہ دائرہ ویک قوس۔

نیت دائرہ اولیٰ

مضمون کریمہ۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ را ملحوظ داشتہ از روی باطن داند کہ فیض میآید از ذاتیکہ نزدیک تر است بمن از رگ جان من بہمان شان کہ مراد حق است سبحانہ مورد فیض لطیفۂ نفس ولطائف خمسہ عالم امر من است منشا فیض دائرہ اولائی ولایت کبریٰ است کہ ولایت انبیائے عظام واصل دائرہ ولایت صغریٰ نیست۔

دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارند کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد ومن اورا دوست میدارم منشار فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰست کہ ولایت انبیائے عظام واصل دائرہ اولیست مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ

مضمون کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در خیال آرد کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرا دوست می دارد ومن اورا دوست می دارم منشار فیض دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰست کہ ولایت انبیاء عظام علیہم السلام واصل دائرہ ثانیہ است مورد فیض لطیفہ نفس من است۔

قوس

مضمون کریمہ۔ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ را ملحوظ داشتہ در دل گذارند کہ فیض میآید از ذاتیکہ مرا دوست میدارد ومن اورا دوست میدارم منشار فیض قوس ولایت کبریٰ است کہ اصل دائرہ ثالثہ است موردِ فیض لطیفہ نفس من۔

مراقبہ اسم الظاہر

فیض میآید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم الظاہر مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من۔

مراقبہ اسم الباطن

فیض میآید از ذاتیکہ مسمّٰی است باسم الباطن منشار فیض دائرہ ولایت علیاست کہ ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ ست مورد فیض عناصر ثلثہ من سوائی عنصر خاک۔

مراقبہ کمالات نبوت

فیض میآید از ذات بحت کہ منشار کمالات نبوت است موردِ فیض لطیفہ عنصر خاک من است۔

مراقبہ کمالات رسالت

فیض میآید از ذات بحت کہ منشار کمالات رسالت است موردِ فیض ہیئت وحدانی من است۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم

فیض میآید از ذات بحت کہ منشار کمالات اولوالعزم ست مورد فیض ہیئت وحدانی من

مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

فیض میآید از ذات بحت کہ مسجود الیہ جمیع ممکنات و منشار حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت قرآن مجید

فیض میآید از مبدائے وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشار حقیقت قرآن مجید است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

فیض میآید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشار حقیقت صلوٰۃ است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض میآید از ذاتیکہ منشار معبودیت صرفہ است مورد فیض وحدانی من است۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حقیقت ابراہیمی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت موسوے

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حقیقت موسوی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت محمدی

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حقیقت محمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حقیقت احمدی

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حقیقت احمدی ست مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ حب صرف

فیض میآید از ذاتیکہ منشار حب صرف است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

مراقبہ دائرہ لاتعین

فیض میآید از ذات بحت کہ منشار دائرہ لاتعین است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

ختم اول بامداد

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم

سورۃ فاتحہ مبارکہ ہفت بار درود شریف یک صد بار سورۂ الم نشرح ہفتاد و نہ بار سورۂ اخلاص شریف یک ہزار بار سورۂ فاتحہ شریفہ ہفت بار درود شریف یک صد بار یَا قَاضِیَ الْحَاجَات یکصد بار یَا کَافِیَ الْمُہِمَّات یکصد بار یَا دَافِعَ الْبَلِیَّات یکصد بار یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض یکصد بار یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یکصد بار یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات یکصد بار یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یک صد بار بخواند و ثواب آں جملہ را بارواح جمیع حضرات نقشبندیہ بتفصیل سلسلہ و ترتیب آں خواندہ بخشد۔

ختم حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۞ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ پنجصد بار

ختم حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب دہلوی

درود شریف یک صد مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پنجصد مرتبہ درود شریف یکصد مرتبہ۔

ختم دویم ظہر

ختم حضرت حاجی عثمان صاحب دامانی

درود شریف یکصد مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۞ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ ۞ پانچ صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندہاری

درود شریف یکصد مرتبہ رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم شاہ احمد سعید صاحب دہلوی

درود شریف یکصد مرتبہ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ۔

ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی

درود شریف یک صد مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پنج صد مرتبہ درود شریف یک صد مرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقی

درود شریف یک صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پنج صد بار درود شریف یک صد بار۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

درود شریف یک صد بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پنج صد مرتبہ درود شریف یک مرتبہ

ختم حضرت خواجہ خواجگان شاہ نقشبند بخاری

درود شریف یک صد مرتبہ یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پنج صد بار درود شریف یک صد مرتبہ

ختم سویم عصر

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم

حسب ترتیب مندرجہ تحریر گذشتہ ختم سرور کائنات و مفخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

بِجَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بخواند سه صد و سیزده مرتبه ۰

قطعہ تاریخ تالیف کتاب مجموعہ فوائد عثمانی ساختہ جناب حقداد خان صاحب ترین ڈیرہ والہ

بحمد اللہ کہ از فضل الٰہے ۔ مکمل شد کتابِ لاجوابے

کتابے آنکہ ہرگز چشم دوران ۔ مثالش دیدہ کم باشد بخوابے

چگویم وصف این مجموعہ فیض ۔ کتاب معرفت را انتخابے

بود گنج ھدایت را کلیدی ۔ اقالیم صفا را فتح بابے

عجب انوار و اسرار حقایق ۔ درو مضمر بہر شغلے و بابے

ز سیر این گلستان سعادت ۔ بکام جان رسد بوی گلابے

مقامات جناب غوث عثمان ۔ سپہر معرفت را آفتابے

بہ تخت مسند شاہ محمد ۔ مبارک جانشین نائب منابے

فروزان شد ز نور او جہانی ۔ ز فیضش بہرہ ور ہر شیخ و شابے

چو تالیفش نمود اکبر علی شاہ ۔ بامید جزا مزد ثوابے

پئے تاریخ سال اختتامش ۔ ز ابجد خوان دل جستم حسابے

نوشت این مصرع تاریخ حقداد ۔ حسن تالیف گردیدہ کتابے

۱۳

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب گفتہ جناب قاضی عبد الغفار صاحب کلاچی والہ

بعد تحمید خدا و از درود و از سلام ۔ میدھم مژدہ خجستہ للادانی والعظام

سید اکبر علی شاہ مطلع انوار علم ۔ ساخت یک مجمع فوائد بہر فیض خاص و عام

از مکاتیب و کلام خواجہ عذب البیان ۔ آنکہ بد ذات عزیزش تکیہ گاہ متہام